فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَىٰ أَجَلٍ هُم بَالِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ ﴿۱۳۵﴾

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمْ ؛ پھر جب ہم نے اُن سے کھول دیا ۔ اَلرِّجْزَ ؛ عذاب کو ۔ اِلٰی اَجَلٍ ھُمْ بَالِغُوْهُ ؛ اس مدت تک جو اُن کو دی گئی تھی ۔ اور جس تک اُن کو پہنچنا تھا ۔ اِذَا ھُمْ یَنْکُثُوْنَ ؛ تو وہ فوراً عہد شکنی کرتے اور اپنے وعدہ سے ٹل جاتے ۔

ترجمہ :- پھر جب ہم اُن سے عذاب کو دفع کر دیتے (کھول دیتے) اُس مدّت تک جو اُن کو دی گئی تھی جس تک اُن کو پہنچنا تھا تو وہ فوراً عہد شکنی کرتے (اور ایمان لانے کے وعدہ کی خلاف ورزی کرتے) ۔

فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ﴿۱۳۶﴾

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ؛ پھر ہم نے اُن سے انتقام لیا ۔ اُن کو سزا دی ۔ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ ؛ پھر ہم نے اُن کو دریا میں ڈبو دیا ۔ غرق کر دیا ۔ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا ؛ کیونکہ انھوں نے تکذیب کی تھی ، جھٹلایا تھا ۔ بِاٰیٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں کو ۔ وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ ؛ اور وہ اُن سے بالکل غافل تھے ، بے پرواہ تھے ، بے خبر تھے ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے اُن کو سزا دی اور ان کو دریا میں (بحر قلزم ، بحر احمر یا ریڈ سی میں ڈبو دیا) غرق کر دیا ۔ کیونکہ وہ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے (اور اُن کو مانتے نہ تھے) اور اُن سے غفلت برتتے تھے (اور کچھ پرواہ نہ کرتے تھے) ۔

وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا ۖ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ ﴿۱۳۷﴾

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ ؛ اور ہم نے اس قوم کو وارث بنا دیا ۔ اَلَّذِیْنَ كَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ ؛ جو ضعیف اور کمزور خیال کی جاتی تھی ۔ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا ؛ مشرق سے مغرب تک ۔ اَلَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا ؛ جس میں ہم نے برکت دی تھی ۔ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰی ؛ اور پوری ہوگئی تیرے رب کی اچھی بات ، خدا کی دی ہوئی خوش خبری پوری ہوئی ۔ خدا کا نیک وعدہ پورا ہوا ۔ عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ؛ بنی اسرائیل کے متعلق ، اُن کے حق میں ۔ بِمَا صَبَرُوْا ؛ اُن کے صبر کی وجہ سے ۔ اُن کی سختیاں جھیلنے اور مصائب برداشت کرنے کی وجہ سے ۔ وَدَمَّرْنَا ؛ اور ہم نے ہلاک کر دیا ۔ تباہ کر دیا ۔ مَا كَانَ یَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ ؛ جس کو فرعون اور اس کی قوم کیا کرتے تھے ۔ وَمَا كَانُوْا یَعْرِشُوْنَ ؛ اور جو کچھ بلند عمارتیں وہ بناتے اور تعمیر کیا کرتے تھے ۔

ترجمہ :- ہم نے اُس قوم کو جو بالکل ضعیف سمجھی جاتی تھی اس سرزمین کے مشرقی مقامات اور مغربی مقامات کا وارث بنادیا جس میں ہم نے برکت دی تھی اور تمہارے رب کی خوش خبری بنی اسرائیل کے متعلق پوری ہوئی ۔ کیونکہ وہ صبر کرتے (اور مصائب جھیلتے تھے) اور ہم نے فرعون اور اس کی قوم نے جو کچھ (چھوٹی بڑی پست و) بلند عمارتیں بنائیں تھیں ان سب کو تباہ و برباد کردیا ۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰي قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓي اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰـهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝۱۳۸

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ اور ہم نے پار کردیا بنی اسرائیل کو ۔ اَلْبَحْرَ ؛ سمندر سے ۔ فَاَتَوْا عَلٰي قَوْمٍ ؛ پھر آئے وہ ایسی قوم کے پاس ۔ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓي اَصْنَامٍ لَّهُمْ ؛ جو جمے بیٹھے تھے اپنے بتوں پر ۔ قَالُوْا يٰمُوْسٰى ؛ بنی اسرائیل نے کہا اے موسیٰ ۔ اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰـهًا ؛ ہمارے لئے بھی ایک بُت ، معبود ، اسٹیچو بنادو ۔ كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؛ جیسا کہ اُن کے پاس معبود ہیں ۔ قَالَ ؛ موسیٰ نے کہا ۔ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ؛ تم بڑے جاہل لوگ ہو ۔

ترجمہ :- اور ہم نے بنی اسرائیل کو بحر (قلزم) سے پار اُتار دیا تو وہ ایک ایسی قوم کے پاس پہنچے جو اپنے بتوں کے پاس جمے بیٹھے تھے (ان کی پوجا کرتے تھے) ۔ (بنی اسرائیل نے) کہا ۔ اے موسیٰ ہمارے لئے بھی ایک معبود بنادے جیسے کہ ان کے ہیں (موسیٰ نے) کہا تم تو بڑے جاہل لوگ ہو (خدا کو چھوڑ کر بتوں کی پوجا کرنا چاہتے ہو) ۔

اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۳۹

اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ ؛ بے شک یہ لوگ ، بُت پرست ۔ مُتَبَّرٌ ؛ تباہ و برباد ہونے والا ۔ مَّا هُمْ فِيْهِ ؛ وہ دین وہ طریقہ جس میں وہ مشغول ہیں ۔ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں وہ بھی باطل ہے یعنی ان کا عقیدہ بھی خراب ہے اور عمل بھی ۔

ترجمہ :- بے شک یہ (بُت پرست) جس (دین) کے تابع ہیں برباد ہے ، (غلط ہے) اور جو کام یہ کر رہے ہیں وہ بھی غلط ہے (نہ اُن کا دین اچھا ہے اور نہ اُن کے اعمال اچھے ہیں) ۔

قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰـهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۴۰

قَالَ ؛ موسیٰ نے کہا ۔ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا ؛ کیا خدا کے سوا کسی اور معبود کو تمہارے لئے تلاش کروں ۔ ڈھونڈھوں ۔
وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ؛ حالانکہ اس نے تم کو سارے جہاں پر فضیلت دی ہے ، بزرگی عطا کی ۔
پرستش کئی قسم کی ہوتی ہے ۔ کہیں بُت پرستی ہے تو کہیں زر پرستی ہے ۔ خدا کو چھوڑ کر مال کا خیال رکھنا یہ بھی ایک قسم کی بُت پرستی نہیں ؟

ترجمہ :- (موسیٰ نے) کہا خدا کے سوائے تمہارے لئے معبود تلاش کروں ؟ حالانکہ اس نے تم کو سارے جہاں پر فضیلت دی ہے ۔
(مسجودِ ملائکہ کا کسی اور کو مسجود بنا لینا کس قدر جہل ہے ، حماقت ہے ، ناقدری ہے) ۔

وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ
۱۶ ع ۲ ۶ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾

وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ ؛ اور یاد کرو جب کہ ہم نے تم کو نجات دی ۔ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ ؛ فرعون کے لوگوں سے ۔ يَسُوْمُوْنَكُمْ ؛ تم کو چکھاتے ہیں ۔ مبتلا کرتے ہیں ۔ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؛ برا عذاب ۔ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ ؛ تمہارے بیٹوں کا خوب قتل کرتے تھے ۔ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؛ اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے ۔ وَفِيْ ذٰلِكُمْ ؛ اور تمہاری ان تکلیفات میں ۔ بَلَاۗءٌ ؛ امتحان اور آزمائش تھی ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کی طرف سے ۔ عَظِيْمٌ ؛ بڑی بَلَاۗءٌ کی صفت ہے ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے نجات دی (بچالیا) ۔ (وہ کیا کرتے تھے ؟) وہ تم کو سخت اور برے عذاب میں مبتلا کرتے تھے ۔ (وہ عذاب کیا تھا؟) وہ تمہارے لڑکوں کو مار ڈالتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے اور اس (عذاب) میں تمہارے رب کی طرف سے (تمہارا) بڑا امتحان تھا (کہ کیا تم ایمان پر قائم رہتے ہو یا نہیں ؟) ۔

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ
وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

وَوٰعَدْنَا ؛ اور ہم نے وعدہ کیا ۔ مُوْسٰى ؛ موسیٰ سے ۔ ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً ؛ تیس راتوں کا ۔ اُردو میں دن کا ذکر کیا جاتا ہے اور عربی میں رات کا ۔ اُردو والے کہتے ہیں دس دن ، پندرہ دن ، تیس دن اور عربی میں کہا جاتا ہے تیس راتیں ، بیس راتیں ، کیونکہ دن کے وقت آدمی ایک جگہ نہیں رہتا البتہ رات میں اپنے گھر میں رہتا ہے ۔ لہذا رہنے کا اعتبار رات سے ہے ۔

وَاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ ؛ اور ہم نے اس کو پورا کیا اور دس راتوں کو ملا کر ۔ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّہٖٓ ؛ پھر اُن کے رب کا وعدہ پورا ہوا ۔ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ؛ چالیس راتوں کا یعنی موسٰی نے چالیس دن کا چِلّہ کیا ۔ اعتکاف کیا ۔ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ ؛ اور موسٰی نے اپنے بھائی ہارون سے چِلّہ بیٹھنے جاتے وقت کہا ۔ اُخْلُفْنِيْ ؛ میرے بعد میرا کام کرو ۔ میرا خلیفہ بنو ۔ میری نیابت کرو ۔ میری قائم مقامی کرو ۔ فِيْ قَوْمِيْ ؛ میری قوم میں ۔ وَاَصْلِحْ ؛ اور اُن کی اصلاح کرو ۔ اور دُرستی کرتے رہو ۔ وَلَا تَتَّبِعْ ؛ اور اتباع نہ کرو ۔ اور پیروی نہ کرو ۔ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ؛ مفسدون کے راستے کی ۔ اور مفسدوں کے قدم بہ قدم نہ چلو ۔ اُن کی راہ اختیار نہ کرو ۔

ترجمہ :- اور ہم نے موسٰی سے تیس (۳۰) دن کا وعدہ کیا اور اس کا تتمہ دس (۱۰) سے کیا ۔ پس اُن کے رب کا وعدہ پورے چالیس (۴۰) دن کا ہوا ۔ (یعنی حضرت موسٰی نے پورا چِلّہ کیا) اور (جاتے جاتے) موسٰی نے اپنے بھائی ہارون سے کہا : (میرے جانے کے بعد) میری قوم میں میرے خلیفہ (اور نیابت) کے فرائض انجام دینا (اور میری قائم مقامی اچھی طرح سے کرنا) اور ان کی اصلاح و دُرستی کرتے رہنا اور مفسدوں کی چال پر نہ چلنا ۔

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى ؛ اور جب موسٰی جا پہنچے ۔ لِمِيْقَاتِنَا ؛ ہمارے مقررہ وقت پر ۔ وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ؛ اور اُن سے اُن کے رب نے کلام کیا ۔ گفتگو کی ۔ کلام نے دل پر اثر کیا ۔ آنکھیں دیدار کی طالب ہوئیں ۔ چلّا اُٹھے ۔ کہا قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؛ موسٰی نے کہا ۔ اے میرے رب مجھے تیری رویت سے سرفراز کر ۔ دیدار سے ممتاز کر کہ تجھے دیکھوں ۔ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ ؛ اللہ تعالٰی نے فرمایا ۔ تم مجھے نہ دیکھو گے ۔ (کیونکہ یہ محمد کا حصہ ہے ۔) وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ ؛ اور لیکن پہاڑ کی طرف دیکھو ۔ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ ؛ اگر وہ اپنی جگہ پر برقرار رہے ۔ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ؛ تو تم مجھے دیکھو گے ۔ فَلَمَّا تَجَلّٰى ؛ پس جب کہ تجلّی کی ۔ ظہور فرمایا ۔ رَبُّهٗ ؛ اُن کے رب نے ۔ لِلْجَبَلِ ؛ پہاڑ پر ، کوہ طور پر ۔ جَعَلَهٗ دَكًّا ؛ تو اس کو چورہ چورہ کر دیا ، اس کو توڑ پھوڑ ڈالا ، ریزہ ریزہ کر دیا ۔ وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ؛ اور موسٰی چیخ مار کر گر پڑے ۔ فَلَمَّآ اَفَاقَ ؛ پھر جب اُن کو افاقہ ہوا ، ہوش آیا ۔ قَالَ سُبْحٰنَكَ ؛ عرض کیا تو پاک ہے ۔ تُبْتُ اِلَيْكَ ؛ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں ، توبہ کرتا ہوں ، معافی کا طلب گار ہوں ۔ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور میں یقین لانے والوں کی پہلی جماعت میں ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں ہوں ۔ چونکہ موسٰی علیہ السلام پیغمبر تھے لہذا اُن کا ایمان اوّل ہے اور اُن کی اُمّت کا ایمان بعد ۔

ترجمہ :- اور جب موسٰی ہمارے معیّنہ وقت پر آ پہنچے اور اُن کے ربّ نے (اللہ تعالٰی نے) اُن سے کلام فرمایا تو (موسٰی نے) عرض کیا میرے پروردگار مجھے رویت اور دیدار سے سرفراز کر، کہ تجھے دیکھوں ۔ (اللہ تعالٰی نے) فرمایا نہیں ، تم مجھے نہیں دیکھو گے ، ہاں پہاڑ پر نظر کرو اگر وہ (میری تجلّی کے وقت) اپنے مکان پر برقرار رہے تو تم مجھے دیکھ لو گے ۔ جب ان کے ربّ نے (اللہ نے) کوہِ طور پر تجلّی فرمائی تو اس کو ریزہ ریزہ کردیا اور موسٰی چیخ مار کر گر پڑے ۔ جب اُن کو افاقہ ہوا ، (ہوش آیا) عرض کیا تو پاک ہے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں ، (توبہ کرتا ہوں) اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں ہوں ۔

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ ۖ
فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

قَالَ ؛ اللہ نے فرمایا ۔ يٰمُوْسٰى ؛ اے موسٰی ۔ اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ ؛ میں نے تم کو فضیلت دی ہے لوگوں پر میں نے تم کو انتخاب کیا ہے ۔ اس کا مادّہ صَفْوٌ ہے ۔ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ ؛ میرے پیغاموں سے اور ہم کلامی سے ، ہمارے فرستادہ احکام سے ۔ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ ؛ پھر لے لو اُن احکام کو جو میں نے تم کو دے دیئے ہیں ۔ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ؛اور شکر گزاروں میں داخل ہو جاؤ ، شکر گزاری کرو ۔

ترجمہ :- (اللہ تعالی نے) فرمایا اے موسٰی ! میں نے تم کو لوگوں پر اپنے فرستادہ احکام اور ہم کلامی سے سرفراز اور ممتاز کیا پھر تم کو جو کچھ دیا گیا ہے اس کو لے لو اور شکر گزاروں میں داخل ہو جاؤ ۔ (خدا کا شکر بجالاؤ اور عطایائے الٰہی کی قدر کرو) ۔

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ
فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۭ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ ؛ اور ہم نے موسٰی کے لئے تختیوں پر لکھ دیا ۔ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً ؛ ہر قسم کا وعظ و نصیحت ۔ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ؛ اور ہر شئے کو جدا جدا جس سے سمجھنے میں کوئی پیچیدگی نہ ہو ۔ ہم نے واضح طور سے اُصول اور کلیات بیان کردیئے ۔ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ ؛ پس ان کو مضبوطی سے پکڑو اور ان کے مطابق عمل کرو ۔ وَاْمُرْ قَوْمَكَ ؛ اور تم اپنی قوم کو حکم کرو اور امر کرو ۔ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؛ اُن تختیوں کی اچھی باتوں کو لیں ۔ دنیا میں جو اچھی باتیں ہوئیں تھیں وہ یہی ہیں ۔ اور

ان پر عمل کریں ۔ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ؛ عنقریب میں تم کو بدکاروں کے گھر بتادوں گا کہ وہ کہاں ہیں کس حال میں ہیں ۔
سَاُورِيْكُمْ ؛ کے املاء میں واؤ زائد ہے جو پڑھا نہیں جاتا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کے لئے (موسیٰ کے لئے) تختیوں میں ہر قسم کے وعظ و نصیحت اور ہر قسم کے احکام کی تفصیل لکھ دی ہے (موسیٰ !) تم اُن (احکام اور مواعظ) کو مضبوطی سے پکڑو (اور ان پر عمل کرو) اور اپنی قوم کو حکم دو کہ (جو بدکار ہیں تحتِ قانونِ الٰہی نہیں) وہ ان اچھے احکام کو لے لے ، قریب میں تم کو میں بتادوں گا کہ ان بدکاروں کا گھر کہاں ہے (اور وہ کس حال میں ہیں ، وہ دوزخ میں ہیں اور برے حال میں ہیں) ۔

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

سَاَصْرِفُ ؛ عنقریب میں پھیر دوں گا ۔ عَنْ اٰيٰتِيَ ؛ میری آیتوں سے ۔ یعنی وہ راستے پر نہیں آئیں گے ۔ مگر کن کو؟ اَلَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؛ ان لوگوں کو جو زمین میں تکبّر کرتے ہیں ، خود کو بڑا سمجھتے ہیں ، اطاعتِ خدا اور رسول کو اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں ۔ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؛ ناحق ۔ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ ؛ اور اگر وہ ہر طرح کی نشانیاں دیکھ بھی لیں ۔ لَا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؛ تو وہ کبھی ان پر ایمان نہیں لائیں گے ۔ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ ؛ اور اگر وہ راہِ راست کو دیکھ بھی لیں ۔ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ؛ تو وہ اس کو اپنا راستہ نہ بنائیں گے ۔ یعنی اس پر عمل نہ کریں گے ۔ اس پر نہ چلیں گے ۔ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ ؛ اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھیں ۔ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ؛ تو وہ اس پر ضرور چلیں گے ۔ یہ گمراہی کیوں ہو رہی ہے؟ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؛ یہ اس لئے کہ اُنھوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی ۔ ہماری نشانیوں کو نہ مانا ۔ اُن کو جھٹلایا ۔ وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ؛ اور وہ اُن سے غافل تھے ۔ بے پرواہ تھے ۔

ترجمہ :- عنقریب میں اپنی آیتوں سے پھیر دوں گا (بے رُخ کردوں گا کن کو؟) ان لوگوں کو جو ناحق زمین میں تکبّر کیا کرتے ہیں اور وہ ہر قسم کی آیتوں کو (نشانیوں کو) دیکھ بھی لیں تو اُن پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے اور اگر رشد و ہدایت کا راستہ دیکھ بھی لیں تو اس کو اپنا راستہ کبھی نہ بنائیں گے (یعنی اس پر کبھی عمل نہ کریں گے) اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھیں تو اس کو ضرور اپنا راستہ بنائیں گے (اس پر عمل کریں گے ، اس پر کاربند رہیں گے ۔ یہ سب کیوں ہوا؟) اس وجہ سے کہ وہ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے (ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے تھے) اور اُن سے بالکل غافل (اور بے پروا) تھے ۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ
هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا ؛ اور جنھوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی اور اُنھیں جھٹلایا ۔ وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ ؛ اور آخرت اور قیامت کے دن کے آنے کو بھی جھٹلایا ۔ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؛ ان کے سارے اعمال ضائع ہوگئے ۔ ان کا کِیا دھرا سب اکارت ۔ هَلْ يُجْزَوْنَ ؛ کیا یہ جزاء دیئے جائیں گے ؟ استفہامِ انکاری ہے ۔ نہیں جزا دیئے جائیں گے ۔ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ مگر اُن کاموں کی کہ وہ کیا کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اور جنھوں نے ہماری آیتوں اور آخرت کے آنے کی تکذیب کی (اُنھیں نہ مانا) اُن کے سارے اعمال ضائع ہوگئے ۔ اُنھیں اُن کے اعمال ہی کی سزا دی جائے گی (جزا دی جائے گی ، اُن کو ان کے کرتوت کا پھل ملے گا) ۔

ركوع ۱۷

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ
اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾

وقف لازم

وَاتَّخَذَ ؛ اور بنالیا ۔ قَوْمُ مُوْسٰى ؛ موسٰی کی قوم نے ۔ مِنْ بَعْدِهٖ ؛ موسٰی کے کوہِ طور پر اعتکاف بیٹھنے کے بعد ۔ مِنْ حُلِيِّهِمْ ؛ اُن کے زیور سے ۔ حِلِیٌّ کی اصل حُلُوْیٌ ۔ بعض دفعہ حاء کو کسرہ بھی دیتے ہیں ۔ عِجْلًا جَسَدًا ؛ گوسالہ کا پُتلا ۔ ڈھانچہ ۔ لَهٗ خُوَارٌ ؛ اُس گوسالہ کے لئے آواز ہے ۔ کہتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام گھوڑے پر بیٹھ کر جارہے تھے ۔ ان کی روحانیت کی وجہ سے جہاں گھوڑے کا سُم پڑتا وہاں کی زمین سرسبز ہوجاتی ۔ یہ دیکھ کر سامری نے اُس کے پیر تلے کی مٹی کو گوسالہ کے منھ میں ڈال دیا ۔ وہ لگا امبھیا امبھیا کرنے ۔ بے وقوفوں کو اتنی سی عجیب بات کی ضرورت ہے ۔ اب لگے اُسی کی پوجا کرنے ۔ اَلَمْ يَرَوْا ؛ کیا انھوں نے نہیں دیکھا ، کیا ان کو معلوم نہیں ؟ اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ ؛ کہ وہ گوسالہ ان سے بات تک نہیں کرتا ۔ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ؛ اور ان کو راہِ خدا کی ہدایت نہیں کرتا ۔ اِتَّخَذُوْهُ ؛ انھوں نے اس کو اپنا دیوتا بنالیا تھا ۔ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ؛ اور وہ بڑے ظالم تھے ۔ شرک و کفر سے بڑھ کر کون سا ظلم ہوگا ۔

ترجمہ :- اور موسٰی کی قوم نے اُن کے (اعتکاف کو جانے کے) بعد اُن کے زیور سے ایک گوسالہ کا بُت بنالیا وہ لگا آواز کرنے ۔ اُن لوگوں نے کیا اتنا نہ سمجھا کہ یہ (گوسالہ) نہ اُن سے بات کرتا ہے اور نہ اُن کو (خدا کا) راستہ دکھاتا ہے اور یہ ہیں کہ اُس کو اپنا دیوتا بنالیے ہیں ۔ یہ لوگ بڑے ظالم اور ناحق پرست تھے ۔

صاحبو! اس واقعہ سے روحانیت کا اثر تو ثابت ہے۔ اچھوں کی صحبت سے جان تک پڑ جاتی ہے، گوسالہ زندہ ہوگیا تو دلوں کا زندہ ہوجانا کونسی بڑی بات ہے۔

صاحبو! ہمارے زمانے میں ایک نمائش ہوئی تھی اُس میں ایک شخص نے اپنے منتر اور توجہ سے ایک بیل کو متاثر کردیا تھا۔ وہ بیل والا کچھ پیسے لے کر بیل سے پوچھتا کہ فلاں صاحب کہاں ہیں اُن کو بتادو تو بیل اس شخص کے پاس چلا جاتا اور اس کو بتا دیتا۔ وہ کمبخت نہ بات کرسکتا اور نہ کسی کو خدا کا راستہ دکھاتا۔ اس بیل کے پاس احمقوں کا ایک ہجوم رہتا۔ مَردوں کا بھی اور عورتوں کا بھی۔ ہمارے بعض لوگوں میں سے کسی نے اپنی توجہ اس بیل پر ڈالی اب لاکھ کہا جاتا ہے کسی کو نہیں پہچانتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ بھی توجہ اور تخیل کی ایک صورت تھی۔

وَلَمَّا سُقِطَ فِيٓ اَيۡدِيۡهِمۡ وَرَاَوۡا اَنَّهُمۡ قَدۡ ضَلُّوۡا ۙ قَالُوۡا لَئِنۡ لَّمۡ يَرۡحَمۡنَا رَبُّنَا وَيَغۡفِرۡ لَنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۱۴۹﴾

وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ ؛ یہ محاورہ ہے اس کے معنٰی ہیں شرمندہ ہونا، پچھتانا۔ اور جب وہ پچھتائے اور شرمندگی میں اپنے ہاتھ ملنے لگے۔ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ ؛ اور انھوں نے دیکھ لیا کہ وہ۔ سمجھ لیا کہ وہ۔ قَدْضَلُّوْا ؛ گمراہ ہوگئے ہیں، راستے سے بھٹک گئے ہیں۔ قَالُوْا ؛ تو انھوں نے کہا۔ تو وہ کہنے لگے۔ لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا ؛ اگر ہم پر ہمارا رب رحم نہ کرے۔ وَيَغْفِرْلَنَا ؛ اور ہماری مغفرت نہ فرمائے، اور ہمارے گناہوں کو اپنی رحمت میں چھپا نہ لے۔ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ؛ تو ہم بے شک خسارے میں پڑ جائیں گے تو ہمارا بڑا نقصان ہوگا۔

ترجمہ:- اور جب وہ لوگ کفِ افسوس ملنے لگے (اور اپنے کئے پر نادم اور شرمندہ ہوئے) اور دیکھ لیا کہ انھوں نے بڑی گمراہی کی تو کہہ اٹھے: اگر ہمارا پروردگار ہم پر رحم نہ کرے اور مغفرت نہ فرمائے تو ہم بڑے ہی خسارہ میں پڑجائیں گے۔

وَلَمَّا رَجَعَ مُوۡسٰٓى اِلٰى قَوۡمِهٖ غَضۡبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئۡسَمَا خَلَفۡتُمُوۡنِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِىۡ ۚ اَعَجِلۡتُمۡ اَمۡرَ رَبِّكُمۡ ۚ وَاَلۡقَى الۡاَلۡوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاۡسِ اَخِيۡهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيۡهِ ؕ قَالَ ابۡنَ اُمَّ اِنَّ الۡقَوۡمَ اسۡتَضۡعَفُوۡنِىۡ وَكَادُوۡا يَقۡتُلُوۡنَنِىۡ ۖ فَلَا تُشۡمِتۡ بِىَ الۡاَعۡدَآءَ وَلَا تَجۡعَلۡنِىۡ مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۱۵۰﴾

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰى اِلٰى قَوْمِهٖ ؛ اور جب موسٰی اپنے چلّہ اور اربعین سے فارغ ہوکر اپنی قوم کی طرف واپس ہوئے۔ غَضْبَانَ ؛ غصہ میں بھرے ہوئے۔غضب ناک حالت میں ۔ اَسِفًا ؛ افسوس کرتے ہوئے۔ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ ؛موسٰی نے کہاتم نے کیا ہی برا کام کیا میرے پیچھے۔ مِنْ بَعْدِيْ ؛ میرے بعد، میرے اربعین کو جانے کے بعد۔ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ؛ کیا تم حکمِ خدا ملنے سے قبل یہ کام جھٹ پٹ کر بیٹھے۔کیا امر رب سے پہلے تم نے عجلت کی ،کیا تم نے جلد بازی سے بُت پرستی شروع کرادی ؟ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ ؛ اور موسٰی نے تختیاں ڈال دیں۔ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ؛ اور لگے اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹنے ۔ قَالَ ابْنَ اُمَّ ؛ ہارون نے کہا۔اے میری ماں کے بیٹے ۔اے ماں جائے ۔ ماں کا نام رحم پیدا کرنے کے لئے کہا گیا۔ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ ؛ بے شک ان لوگوں نے تو مجھے ضعیف و ناتواں سمجھا۔ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ؛ اور مجھے مار ڈالنے بیٹھے،قریب تھا کہ مجھے قتل کردیں ۔ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ ؛ پس مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسواؤ۔ شماتتِ اعداء نہ کرواؤ۔ وَلَا تَجْعَلْنِيْ ؛ اور مجھے داخل نہ کرو۔شریک نہ کرو۔ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ؛ ظالم لوگوں میں ۔ اور مجھے بھی ظالم نہ سمجھو۔

ترجمہ :- اور جب موسٰی (اربعین سے) اپنی قوم کی طرف غیض وغضب میں بھرے ہوئے افسوس کرتے ہوئے پلٹے تو کہا تم نے میرے بعد کیا ہی برا کام کیا ۔ کیا تم نے جلد بازی میں حکم رب کا بھی انتظار نہ کیا ؟ اور (موسٰی نے) تختیوں کو (زمین پر) ڈال دیا اور لگے اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹنے ۔ (ہارون نے) کہا میرے بھائی ، (میری ماں جائے) بے شک ان لوگوں نے مجھے ضعیف و ناتوان سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کردیں ۔ اب تم مجھ پر (سختی کرکے) شماتتِ اعداء نہ کراؤ (مجھ پر میرے دشمنوں کو نہ ہنسواؤ) اور مجھے ظالموں میں شامل نہ سمجھو۔

۱۸ع ۸ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝۱۵۱

قَالَ ؛ موسٰی علیہ السلام نے دُعا کی ۔ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ ؛ خدایا ! مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے ۔اُن کی مغفرت کر۔ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ؛ اور ہم کو تو اپنی رحمت میں داخل کر۔ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ؛ اور یا اللہ تو ارحم الراحمین ہے ۔ اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا تو ہی ہے ۔

ترجمہ :- (موسٰی نے) دُعا کی (بارِ خدایا !) اے میرے پروردگار ! مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور اپنی رحمت میں ہم کو داخل کر اور تو ارحم الراحمین ہے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ۝۱۵۲

اِنَّ الَّذِیْنَ ؛ بے شک جو لوگ ۔ اِتَّخَذُوا الْعِجْلَ ؛ گوسالے کو اپنا بُت بنالیا اور اس کی پوجا کرنے لگے ۔ سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ ؛ تو عنقریب ان پر غضب نازل ہوگا، خدا کا عتاب ہوگا ۔ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؛ ان کے رب کی طرف سے ، خدا کی طرف سے وَذِلَّةٌ ؛ اور ذِلّت پہنچے گی ۔ اور ان کی خواری ہوگی ۔ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؛ دنیوی زندگی میں ۔ وَکَذٰلِکَ ؛ اور اسی طرح ۔ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ؛ ہم جھوٹ کہنے والوں اور افترا پردازوں کو جزا دیں گے ۔ دنیا میں اس سے زیادہ کیا خواری ہوگی کہ خدائے تعالیٰ نے آدمی کو اشرف المخلوقات بنایا تھا وہ گائے کی پوجا کرتا ہے ، قسم کھاتا ہے تو گائے کی دُم پکڑتا ہے ۔ اس سے زیادہ بیوقوفی کیا ہوگی ۔ برادرانِ وطن کے افعال بھی عجیب وغریب ہیں ۔ گائے کی پوجا کرتے ہیں اور اس کے خاوند بیل پر کونسا ظلم ہے کہ نہیں کرتے ۔ ان کی روایات کے مطابق بیل کے سینگ پر دنیا قائم ہے ۔ سینگ بدلتا ہے تو زلزلہ ہوتا ہے ۔ ان کے بزرگوں کا صرف اتنا خیال تھا کہ گائے سے آدمیوں کو بہت فائدہ ہے ۔ اگر گائے سے فائدہ ہے تو بیل سے کب فائدہ نہیں ہے غریب زراعت کرتا ہے ، گاڑی کھینچتا ہے ، بوجھ ڈھوتا ہے ۔ گائے کی اتنی تعظیم اور بیل کی اتنی تحقیر ! سخت افسوس ناک ہے ۔

ترجمہ :- بے شک جن لوگوں نے بچھڑے کی پوجا کی اُن پر خدا کی طرف سے غضب نازل ہوگا اور دنیا میں ذِلّت وخواری ہوگی ۔ ہم اسی طرح ان افترا پردازوں کو سخت سزا دیں گے ۔

وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْۤا اِنَّ رَبَّکَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۵۳﴾

وَالَّذِیْنَ ؛ اور جن لوگوں نے ۔ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ؛ برے کام کئے ۔ اعمالِ سیّئہ کئے ۔ ثُمَّ تَابُوْا ؛ پھر توبہ کرلی ، پھر خدا کی طرف رجوع کیا ۔ مِنْ بَعْدِهَا ؛ اس کے بعد ، ان اعمالِ بد کے بعد ۔ وَاٰمَنُوْآ ؛ اور ایمان لائے ۔ اِنَّ رَبَّکَ ؛ بے شک تمہارا پروردگار ، تمہارا رب ۔ مِنْ بَعْدِهَا ؛ توبہ کے بعد ۔ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ البتہ غفور و رحیم ہے ۔ مغفرت بھی کرتا ہے اور رحم بھی ۔

ترجمہ :- اور جن لوگوں نے برے کام کئے ، پھر اس کے بعد توبہ کرلی اور ایمان لے آئے تو بے شک تیرا رب اس (توبہ) کے بعد غفور و رحیم ہے ۔

وَلَمَّا سَکَتَ عَنْ مُّوْسَی الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖ وَفِیْ نُسْخَتِهَا هُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ ؛ اور جب موسٰی خاموش ہوگئے اور اظہارِ غضب سے سکوت اختیار کیا ۔ اور جب موسٰی کا غصہ فرد ہوگیا اور آتشِ غیظ وغضب ٹھنڈی ہوگئی ۔ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ؛ تو موسٰی نے الواح یعنی تختیوں کو اُٹھا لیا ۔ وَفِیْ نُسْخَتِهَا ؛ اور ان الواح کی تحریر میں ، نسخے میں ۔ هُدًى وَّرَحْمَةٌ ؛ ہدایت اور رحمت تھی ۔ مگر کن کے لئے ۔ لِّلَّذِیْنَ هُمْ ؛ ان کے لئے جو ۔ لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ ؛ اپنے خدا سے ڈرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جب موسٰی کا غصہ ٹھنڈا ہوا (اور اظہارِ غضب سے خاموش ہوگئے) تو تختیوں کو اُٹھالیا اور ان کی تحریر میں خدا ترسوں کے لئے ہدایت اور رحمت تھی ۔

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا لِّمِیْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِیَّایَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِیَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ۝

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ ؛ اور موسٰی نے چُن لیا اپنی قوم میں سے ۔ اصل میں مِنْ قَوْمِهٖ ہے منصوب بنزع خافض سَبْعِیْنَ رَجُلًا ؛ ستر (۷۰) آدمیوں کو ۔ لِمِیْقَاتِنَا ؛ ہماری میقات کے لئے ۔ ہماری مقرر کردہ میعادِ وقت کے لئے ۔ وہ بھی ریاضت کرتے اور چلّہ بیٹھتے تھے ۔ مگر انھوں نے کیا کیا ؟ کہنے لگے کہ خدا ہم کو کھلم کھلا نظر آجائے ۔ حالانکہ ان کو معلوم تھا کہ اللہ تعالےٰ نے موسٰی علیہ السلام کو فرمایا لَنْ تَرَانِیْ ؛ اس گستاخی کا کیا نتیجہ نکلا ؟ ایک کڑا کا ہوا ۔ جس کے ساتھ زلزلہ بھی ہوا ۔ اور سب بے ہوش ہوگئے ۔ فَلَمَّاۤ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ ؛ پھر جب اُن کو بھونچال نے آگھیرا ۔ قَالَ ؛ تو موسٰی نے کہا ۔ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ ؛ اے میرے پروردگار ! اگر تو چاہتا تو ان کو ہلاک کردے سکتا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس واقعہ سے پہلے ہی ۔ وَاِیَّایَ ؛ اور مجھ کو بھی ۔ اَتُهْلِكُنَا ؛ کیا تو ہم کو ہلاک کرتا ہے ۔ بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ؛ ان کاموں کی وجہ سے کہ ہمارے نادانوں نے کیا ہے ۔ سُفَهَآءُ جمع سَفِیْهٌ ؛ سُبک سر ، ہلکی طبیعت کا ۔ اِنْ هِیَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؛ یہ سارا تیرا امتحان ہے ۔ نہیں ہے یہ مگر تیری آزمائش ۔ یہ سارے تیرے کرشمے ہیں ۔ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ ؛ اس فتنہ سے تو جس کو چاہے گمراہ کردے ۔ وَتَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُ ؛ اور جسے چاہے راہ پر لگادے ، ہدایت کردے ۔ اَنْتَ وَلِیُّنَا ؛ تو ہمارا آقا ہے ، مالک ہے ، فَاغْفِرْ لَنَا ؛ پس ہماری مغفرت فرمادے ۔ وَارْحَمْنَا ؛ اور ہم پر رحم فرما ۔ وَاَنْتَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ ؛ اور تو سب سے زیادہ بہتر مغفرت کرنے والا ، معاف کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- اور موسٰی نے اپنی قوم میں سے ستر (۷۰) آدمیوں کو ہماری میقات (اور ایک مدتِ معینہ کی عبادت اور اعتکاف) کے لئے انتخاب کیا ۔ پھر جب اُن لوگوں کو زلزلہ نے آگھیرا (اور سب کے سب

بے ہوش ہوگئے) تو (موسٰی نے) عرض کیا میرے پروردگار! تو چاہتا تو اس سے پہلے ہی اُن کو اور مجھ کو ہلاک کرسکتا تھا۔ کیا تو ہمارے ان بیوقوفوں کے کام کی وجہ سے ہم کو ہلاک کردیتا ہے۔ یہ سارے تیرے ہی (کرشمے ہیں) امتحان ہیں، اس سے تو جس کو چاہتا ہے ضلالت اور گمراہی میں گرفتار کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت اور رہنمائی کرتا ہے۔ تو ہمارا مالک ہے پس ہماری مغفرت کر، ہم پر رحم کر، تو تمام مغفرت کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۟

وَاكْتُبْ لَنَا ؛ اور لکھ دے ہمارے لئے ۔ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا ؛ اس دنیا میں ۔ حَسَنَةً ؛ نیکی کو۔ بہتری کو ۔ وَفِي الْاٰخِرَةِ ؛ اور آخرت میں بھی ۔ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؛ ہم نے تیری طرف رجوع کیا ۔ ہم تجھ سے توبہ کرتے ہیں ۔ قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ عَذَابِيْ ؛ میرا عذاب ۔ اُصِيْبُ بِهٖ ؛ میں اس کو ڈالتا ہوں اور نازل کرتا ہوں، میں مبتلائے مصیبت کرتا ہوں ۔ مَنْ اَشَآءُ ؛ جس کو چاہوں ۔ مگر اس کے ساتھ وَرَحْمَتِيْ ؛ اور میری رحمت ۔ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؛ اس میں وسعت ہے ہر شئے کی، اس میں ہر چیز کی گنجائش ہے، وہ ہر چیز کو شامل ہے ۔ فَسَاَكْتُبُهَا ؛ پس میں اس کو عنقریب لکھے دیتا ہوں، اس کو واجب کردیتا ہوں ۔ لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں ۔ پرہیز گاری کرتے ہیں ۔ خدا کی ناخوشی سے بچتے ہیں ۔ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ ؛ اور زکوٰۃ دیتے ہیں ۔ اٰتٰی يَاْتِيْ اِتْيَانًا ؛ آنا ۔ اٰتٰی يُؤْتِيْ اِيْتَاءً ؛ دینا ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ ؛ اور جو لوگ ہیں ۔ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں، ہماری آیتوں کا یقین رکھتے ہیں ۔

ترجمہ:- (یا اللہ!) اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھلائی لکھ اور آخرت میں بھی ۔ (کیونکہ) ہم نے تیری طرف رجوع کیا ہے (توبہ کی ہے) ۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا میں جس کو چاہتا ہوں عذاب کرتا ہوں اور میری رحمت میں سب کی گنجائش ہے ۔ پس میں اپنی رحمت کو ان لوگوں کے لئے (واجب کرتا ہوں) لکھے دیتا ہوں جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں ۔

الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ
فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ
وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ
۱۹ ع ۹ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ ؛ جو لوگ رسول کی اتباع کرتے ہیں ، ان کے قدم بہ قدم چلتے ہیں ۔ النَّبِيَّ ؛ رسول ، نبی ۔ اَلْاُمِّيَّ ؛ اُمّ ، اصل ۔ اُمّی ؛ وہ شخص جو اپنی اصل فطرت پر ہو ۔ کسی سے پڑھا لکھا نہ ہو ۔ بعض کہتے ہیں کہ اُمّی ، اُمُّ القُریٰ سے ہے ۔ یعنی مکہ والے ۔ اَلَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ ؛ جس کو وہ لوگ پاتے ہیں ، جس کے نام کو پاتے ہیں ۔ مَكْتُوْبًا ؛ لکھا ہوا ۔ عِنْدَهُمْ ؛ ان کے پاس ، اہلِ کتاب کے پاس ۔ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ؛ توراۃ و انجیل میں ، آسمانی کتابوں میں احمد بھی ہے ۔ حمدث بھی ہے اس کا ترجمہ فارقلیط بھی ہے ۔ ظالموں نے نبی کریم ﷺ کا نامِ پاک چھپانے کے لئے اصل لفظ احمد یا حمدث کے عوض ترجمہ کردیا ۔ حالانکہ شخصی نام اور علَم کا ترجمہ کرنے کا قاعدہ نہیں ہے ۔ وہ پیغمبر کیا تعلیم دیتا ہے ؟ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ انھیں اچھی بات کا حکم دیتا ہے ، ایسی بات کا حکم ان کو دیتا ہے جس کے اچھے ہونے کو سب جانتے ہیں ۔ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ ؛ اور ان کو بری بات سے منع کرتا ہے ۔ قابلِ انکار بات سے نہی کرتا ہے ۔ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ ؛ اور ان کے لئے اچھی چیزوں کو حلال کرتا ہے ۔ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ ؛ اور خبیث اور بری باتوں کو ان پر حرام کرتا اور روکتا ہے ۔ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ ؛ اور ان سے اُتار کر رکھ دیتا ہے ۔ ان کے بارِ گراں کو ، ان کے گناہوں کو ، اور ان کے لئے ناقابلِ برداشت احکام کو ۔ وَالْاَغْلٰلَ ؛ اور طوقوں کو ۔ جمع غُلٌّ ؛ طوق ۔ ایسے حکم جو ان کے گلے میں طوق کی طرح تکلیف دہ تھے ۔ اَلَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؛ جو اُن پر پڑے تھے ۔ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ ؛ پھر جو لوگ ان پر ایمان لائے ۔ وَعَزَّرُوْهُ ؛ اور ان کی مدد کی ۔ عَزَّرَ ؛ مدد کی ، دشمنوں کو روکا ۔ عزت کی ، قوت دی ۔ وَنَصَرُوْهُ ؛ اور ان کی مدد کی ، دشمنوں پر فتحیاب کیا ۔ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ ؛ اور نور کی اتباع کی ۔ نور سے مراد کیا ہے ؟ اَلَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗ ؛ وہ تعلیم ، وہ قرآن جو پیغمبر کے ساتھ اُتارا گیا ہے ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؛ یہی لوگ ہیں کامیاب ، بامراد ، فلاح پانے والے ۔

تقویٰ اور زکوٰۃ اور تمام نیک اعمال اسی وقت کام آتے ہیں ، جب اتباعِ نبیؐ کریں ۔ فرماتا ہے :-

ترجمہ :- جو لوگ رسول اور نبیٔ اُمی کی اتباع کرتے ہیں (ان کے قدم بہ قدم چلتے ہیں ، ان کے فرامین پر عمل کرتے ہیں) ۔ (وہ ایک مسلّم پیغمبر ہیں) جن کا نام ان کے پاس توراۃ اور انجیل میں لکھا ہوا ہے ۔

(وہ کیا حکم دیتے ہیں ؟) ان کو اچھی بات کا حکم دیتے ہیں اور بری بات سے منع کرتے ہیں اور اُن کے لئے پاک چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر ناپاک چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور ان سے بارِ گراں کو اور ان طوقوں کو جو ان کے گلے میں پڑے تھے اُتار کر رکھ دیتے ہیں ۔ (بہت سے سخت احکام جو سابقہ مذاہب میں تھے اسلام میں وہ تکلیف دہ احکام بدل دیئے گئے اور ممکنہ سہولتیں پیدا کردی گئیں) اور جو لوگ پیغمبر پر ایمان لائے ، ان کی تعظیم و تکریم کی ، (دشمنوں کے مقابل) ان کی تائید کی اور اس نور (یعنی قرآن و اسلام) کی اتباع کی ، جو ان کے ساتھ اُتارا گیا ، وہی ہیں کامیاب و بامراد ۔

اتباعِ نبی ہی سے کام نکلتا ہے

صاحبو ! آج کل ایک بدنصیبی ، بے ادبی ، بدمذہبی ، لوگوں میں پھیل رہی ہے ۔ رات دن اس دھن میں لگے ہوئے ہیں کہ کسی طور سے اللہ کے حبیبؐ کی تعظیم میں فرق پیدا کریں ۔ شرک کے معنٰی تو سمجھتے نہیں اور تعظیمِ نبیؐ کو شرک سمجھتے ہیں ۔ بعض ایسے نادان بھی پیدا ہوگئے ہیں ، وہ کہتے ہیں اچھے کام کرو خواہ ہندو رہو خواہ مسلمان ، خواہ یہودی رہو ، خواہ نصرانی ۔ مسلمان ہونا کوئی ضروری نہیں ۔ کوئی ان سے پوچھے خیر و شر کا معیار ، اچھے برے کی تمیز تمہارے پاس کیا ہے؟ ہمارے پاس تو خاتم النبیینؐ کی تعلیم ہی معیارِ خیر و شر ہے ۔ صاحبِ وحی ہی اچھی طرح سے برے بھلے کو جانتا ہے ۔ ہماری ناقص عقل کے کسی چیز کو اچھا یا برا سمجھنے سے کیا ہوتا ہے ، تماشا یہ کہ یہ نادان خود کو مسلمان بھی سمجھتے ہیں اور اسلامی نام سے موسوم بھی ہوتے ہیں ۔

خلافِ پیمبرؐ کسے رہ گزید ÷ کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

اس سے پہلے حکم دیا گیا تھا کہ نبی اُمی کی اتباع کرو ، جن کا نام آسمانی کتابوں میں لکھا ہوا ہے ۔ اب حضرتؐ کو حکم فرماتا ہے :

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ؛ اے نبی کریم ! تم کہو ، اے لوگو ! اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرتؐ کی نبوت عام ہے ۔ کسی قوم ، کسی سرزمین سے خاص نہیں ۔ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؛ بے شک میں اللہ کا رسول ہوں ۔ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ؛ تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں ۔ کس کی طرف سے بھیجا گیا ہوں؟ اللہ کی طرف سے ۔ کیسا اللہ؟ اَلَّذِىْ لَهٗ ؛ جس کی ہے ۔ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ ؛ بادشاہی ، مملکت آسمانوں اور زمین کی ۔ جس کو چاہا پیغمبر بنایا ۔ جس کو چاہا خاص قوم کے لئے پیغمبر بنایا ، اور جس کو چاہا تمام عالم کے لئے پیغمبر بنایا ۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ؛ اس کے سوائے کوئی معبود نہیں ، بندگی کے قابل نہیں ۔ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؛ وہی حیات دیتا ہے وہی موت ۔ وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے ۔ ایسے زبردست خدا اور اس کے بھیجے ہوئے رسول پر فَـاٰمِنُوْا بِـاللّٰهِ ؛ پس اللہ پر ایمان لاؤ ، اس کو واجب اطاعت سمجھ کر اس کے احکام مانو ۔ وَرَسُوْلِهِ ؛ اور اس کے رسول پر بھی ایمان لاؤ ۔ کیسا رسول ؟ اَلـنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ؛ اللہ کی وحی پہچاننے والا جو اپنی فطرت پر ہے ۔ خدا کے سوائے اس کو کوئی تعلیم دینے والا نہیں ۔ وہ شاگرد ہے تو خدا کا ۔ وہ کیا کرتا ہے ؟ اَلَّذِيْ يُـؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ ؛ وہ اللہ پر اور اُس کی تعلیمات پر ایمان رکھتا ہے ۔ اس کے احکام کی اتباع کرتا ہے ۔ وَاتَّبِعُوْهُ ؛ اور تم بھی اس کی اتباع کرو ۔ اس کے احکام مانو ۔ اس کی چال پر چلو ۔ لَعَلَّـكُمْ تَهْتَدُوْنَ ؛ تا کہ تم کو بھی ہدایت ہو جائے ، خدا کا راستہ مل جائے ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر !) تم کہو ۔ لوگو ! میں تم سب کی طرف اللہ کا پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ہوں جس کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہی ہے ۔ اس کے سوائے کوئی معبود نہیں ، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے لہذا (اے لوگو !) اللہ اور اس کے نبیِ اُمّی پر ایمان لاؤ جو اللہ اور اس کی تعلیمات پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی اتباع کرو (اس کی پیروی کرو) تا کہ (تم کو خدا کا راستہ ملے اور) تم کو ہدایت ہو جائے ۔

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

جناب موسٰی علیہ السلام کی اُمت میں بھی تمام لوگ ایک طرح کے نہیں ہیں ۔

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰى ؛ اور موسٰی کی قوم میں سے ۔ اُمَّـةٌ ؛ ایک جماعت ہے ۔ يَهْـدُوْنَ بِالْحَقِّ ؛ خود بھی اچھے ہیں اور دوسروں کو حق کے مطابق ہدایت کرتے ہیں ۔ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ؛ اور حق کے مطابق عدل و انصاف کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور موسٰی کی قوم میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو حق کی رہنمائی و ہدایت اور حق سے عدل و انصاف بھی کرتے ہیں ۔

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۚ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

وَقَطَّعْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو جُدا جُدا کردیا۔ قطعہ قطعہ کردیا۔ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ ؛ بارہ (۱۲)۔ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؛ اَسْبَاطُ سِبْطٌ کی جمع ہے۔ بنی اسرائیل کے گروہوں اور شاخوں کو اسباط کہا جاتا ہے اور اُمَمًا عربوں کے قبیلے۔ اُمَّةٌ کی جمع ہے۔ گروہ، یعنی ہم نے بنی اسرائیل کے بارہ (۱۲) گروہ بنادیئے۔ وَاَوْحَيْنَآ ؛ اور ہم نے وحی بھیجی۔ اِلٰى مُوْسٰى ؛ موسٰی کی طرف۔ اِذِاسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗ ؛ جب کہ موسٰی کی قوم نے ان سے پانی مانگا۔ سَقٰى يَسْقِي سَقْيًا ؛ پانی پلانا۔ اِسْتِسْقَاءٌ ؛ پانی طلب کرنا۔ اسی سے صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاء ہے۔ مسلمانوں کی عادت ہے یا عادت تھی کہ جب پانی نہ برستا تو کسی میدان میں جمع ہوتے۔ اپنے ساتھ عورتوں اور جانوروں اور معصوم بچوں کو لے کر دو رکعت نماز پڑھتے اور خدا کے دربار میں عاجزی سے دُعا کرتے اور خدائے تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے پانی برسا بھی دیتا۔ آج کل کا زمانہ مادّیت کا ہے۔ نہ خدا کو ماننا ہے نہ خدا سے پانی کے لئے دُعا کرنا ہے۔ خیر! اللہ تعالیٰ نے حکم دیا: اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؛ کہ مار اپنے عصا سے پتھر کو۔ فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ ؛ پھر اس میں سے پھٹ پڑے۔ پھوٹ نکلے۔ اِثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؛ بارہ (۱۲) چشمے۔ قَدْعَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ ؛ ہر شخص نے جان لیا اور اس کو معلوم ہوگیا۔ مَشْرَبَهُمْ ؛ اس کے پانی پینے کی جگہ۔ اپنے پن گھٹ کو۔ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ ؛ اور ہم نے ان پر بادل کا سایہ بھی کردیا۔ غَمَّ ۔ يَغُمُّ ۔ غَمًّا ؛ چھا جانا اسی سے غم بمعنی رنج بھی ہے۔ اسی سے غمام بمعنی ابر بھی ہے۔ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ ؛ اور ہم نے ان پر نازل کیا۔ اُتارا، بھیجا۔ اَلْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؛ من وسلوٰی کو۔ مَنْ ایک قسم کا اناج تھا۔ اور سَلْوٰی بٹیر۔ اور ان کو حکم دیا: كُلُوْا ۔ کھاؤ۔ مِنْ طَيِّبٰتِ مَارَزَقْنٰكُمْ ؛ تم کو ہماری دی ہوئی پاک چیزوں سے۔ وہ بھلا اس پر کیا صبر کرتے۔ کھیتی باڑی کرنے والے، دال پیاز کھانے والے۔ وَمَا ظَلَمُوْنَا ؛ اور انھوں نے ہم پر تو کچھ ظلم نہیں کیا۔ ہمارا تو کچھ نہ بگاڑا۔ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ؛ مگر خود اپنے ہی پر ظلم وستم کیا اور اپنے آپ کو تباہ و برباد کیا۔

ترجمہ :- اور ان کے (بنی اسرائیل کے) ہم نے بارہ اسباط جُدا جُدا کردیئے اور موسٰی کو وحی کی جب کہ ان کی قوم نے پانی مانگا کہ اپنا عصا پتھر پر مارو۔ پھر اُس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ ہر ایک نے اپنا گھاٹ معلوم کرلیا۔ اور ہم نے ان پر (گھٹا ٹوپ) ابر کا سایہ بھی کردیا اور (کھانے کے لئے) ان پر من و سلوٰی اُتارا (اور ان کو حکم دیا کہ) ہماری دی ہوئی پاک چیزوں میں سے کھاؤ۔ (مگر اُنھوں نے کچھ صبر نہیں کیا۔ ہمارے عطیہ کی کچھ قدر نہ کی۔ نتیجہ کیا ہوا؟) اور ہمارا تو کچھ نہ بگاڑا، اپنے آپ کو تباہ کرلیا۔ (اپنے پیروں پر اپنے ہاتھوں کلھاڑی ماری)۔

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ
وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓــٰٔتِكُمْ ؕ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمْ ؛ اور جب اُن سے کہا گیا ۔ اُسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ ؛ سکونت اختیار کرو اس قریہ میں ، اسی گاؤں میں ۔ وَكُلُوْا مِنْهَا ؛ اور اس سے کھاؤ ۔ حَيْثُ شِئْتُمْ ؛ جہاں سے چاہو ۔ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ ۔ اور کہو ہمارا مطلوب معافی ہے یعنی ہم اپنی خطاؤں سے معافی چاہتے ہیں ۔ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا ؛ اور اس قریہ کے دروازہ میں داخل ہو تو سجدہ کرتے ہوئے ، عاجزی سے ۔ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓــٰٔتِكُمْ ؛ تو ہم تمہاری بھول چوک اور غلطیوں کو معاف کردیں گے ۔ مغفرت کردیں گے ۔ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ؛ اور ہم نیکوکاری اور احسان کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے اور سرفراز کریں گے ۔

ترجمہ :- اور جب ان کو (یعنی بنی اسرائیل کو) کہا گیا ، (حکم دیا گیا) کہ تم اس قریہ میں سکونت اختیار کرو (جا بسو) اور اس (قریہ) میں سے ، جہاں سے چاہو کھاؤ ۔ اور کہو ہم معافی کے طالب ہیں (اس بوجھ کو ہمارے سر سے اُتار دے) ۔ اور (اس قریہ کے) دروازہ میں داخل ہو تو (سر جھکائے ہوئے) سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو تو ہم (تمہاری غلطیوں کو ، تمہاری بھول چوک کو) تمہاری خطاؤں کو معاف کردیں گے (مغفرت کردیں گے) اور جو نیک کام کرتے ہیں ، احسان کرتے ہیں ان کو اور زیادہ دیں گے (اور سرفراز کریں گے) ۔

مگر اُنھوں نے کیا کیا ؟ احکامِ الٰہی کو بدل دیا ۔

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ
رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ ۲۰ ع۵ ۱۰

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ؛ پھر بدل دیا اُن میں کے ظالموں نے ۔ قَوْلًا ؛ بات کو ۔ غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ ؛ اس بات کو جو اُن سے کہی گئی تھی ، اُس حکم کو جو اُن کو دیا گیا تھا ۔ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ ؛ تو ہم نے بھی اُن پر بھیج دیا ، نازل کردیا ۔ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان سے عذاب ۔ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ؛ اُن کے مظالم کی وجہ سے ۔ اس وجہ سے کہ وہ ظلم کیا کرتے تھے اور اپنی مٹی آپ پلید کرتے تھے ۔

ترجمہ :- پھر ان میں سے بعض ظالموں نے اس بات کو جو اُن سے کہی گئی تھی (اس حکم کو جو اُن کو دیا گیا تھا)

بدل دیا تو ہم نے بھی آسمان سے اُن پر عذاب بھیجا اُن کے مظالم کی وجہ سے (اُن کی بدکاری کی وجہ سے۔اُن کی نافرمانی کی وجہ سے)۔

وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ كَذَلِكَ نَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝

وقف لازم ع النصف عند المتأخرين

وَسْئَلْهُمْ ؛ اے نبی تم اُن سے پوچھو۔ عَنِ الْقَرْيَةِ ؛ اس گاؤں کا حال۔ اُس قریہ کا حال۔ اَلَّتِي كَانَتْ ؛ جو تھا۔ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ؛ سمندر کے کنارے۔ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ ؛ جب کہ وہ یوم السبت یعنی روزِ شنبہ منانے میں تعدّی کرتے تھے، حد سے تجاوز کرتے تھے۔ جو حکم دیا گیا تھا اس کو بے اثر کرنے کے لیے تدابیر نکالتے تھے۔ اِذْ تَاْتِيْهِمْ ؛ جب کہ آتی تھیں اُن کے پاس۔ حِيْتَانُهُمْ ؛ اُن کی مچھلیاں۔ جمع حُوت۔ يَوْمَ سَبْتِهِمْ ؛ اُن کے سبت منانے کے دن۔ شُرَّعًا جمع شَارِعٌ ؛ سر اُٹھائے ہوئے۔ بالکل ظاہر۔ شَرَعَ الشَّيْءَ ؛ رَفَعَهُ ؛ یعنی بلند کیا، اُٹھایا۔ وَالْاَمْرَ شُرُوْعًا ؛ ابتدا کی۔ وَالرُّمْحَ۔ بھالے کو سیدھا کیا۔ وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ؛ اور جس دن شنبہ نہیں مناتے تھے۔ لَا تَاْتِيْهِمْ ؛ تو وہ مچھلیاں اُن کے پاس نہ آتیں۔ كَذٰلِكَ ؛ یوں ہی۔ نَبْلُوْهُمْ ؛ اُن کو ہم مبتلائے امتحان کرتے ہیں، آزماتے ہیں، بلاؤں میں ڈالتے ہیں۔ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ؛ اُن کاموں میں جن سے وہ نافرمانی کرتے، اُن کے فسق و فجور کی وجہ سے۔

ترجمہ:- (اے نبی) ذرا اُن سے پوچھو اس قریہ (اور قصبہ) کا حال جو سمندر کے پاس تھا جب کہ یہ سبت منانے میں (تاویلِ بے جا کرکے) حد سے تجاوز کرتے تھے (سبت میں ہوتا کیا تھا؟) جس دن وہ سبت مناتے مچھلیاں سر اُٹھائی پانی پر آجاتیں اور جب سبت نہ مناتے تو نہ آتیں۔ یوں ہی ہم اُن کا امتحان لیتے (مصائب میں مبتلا کرتے) ہیں (وہ کیوں؟) اُن کے فسق و فجور کی وجہ سے (ان کی نافرمانی کی وجہ سے)۔

صاحبو! ہر قوم میں ہفتہ میں ایک دن عبادت کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ جمعہ مسلمانوں کی ہفتہ واری عید ہے۔ شنبہ یہودیوں کی۔ یکشنبہ عیسائیوں کی عید کا دن ہے، عبادت کا زمانہ ہے، وقت ہے۔ یہ یہودی جب سبت مناتے تو مچھلیاں سمندر کے کنارے سر اُٹھائے آتیں۔ دوسرے دنوں میں نہ آتیں۔ یہ حال دیکھ کر اُن کے منہ میں پانی بھر آتا۔ سبت کے دن وہ مچھلیوں کا شکار تو نہ کرتے مگر ایک بند سا بنا کر اُن مچھلیوں کو روک لیتے اور دوسرے دن پکڑ لیتے۔ سبت کی غرض تھی کہ شکار نہ کریں، تجارت نہ کریں۔ اُس دن عبادت ہی کریں۔ تاویل یہ کرتے تھے کہ ہم سبت یا شنبہ کے دن مچھلیوں کا شکار نہیں کرتے بلکہ دوسرے دن شکار کرتے ہیں۔ بند اور کنٹے بنانے کو شکار میں شریک نہ کرتے۔ یہ تاویلِ بے جا، مذہب کو دل لگی اور تماشا

تاویل بے جا مذہب سے دل لگی ہے

بنا دیتی ہے ۔ سود کھانا جائز ہے دارالحرب میں ! سیول میاریج ہندو عورتوں سے بھی جائز ہے ! اب تو مسلمان عورتیں بھی اس کمبخت میاریج پر اُتر آئیں ۔ مسلمانوں کی عبادت کا دن جمعہ کا ہے ۔ مگر ہو رہا ہے کیا ؟ ہفتہ میں ایک دن تعطیل کا ملا ہے ۔ کیا اس میں بھی سنیما نہ دیکھیں ؟ باغ میں سیر کرنے نہ جائیں ۔ گارڈن پارٹی نہ کریں ۔ جمعہ کی نماز ایک طرف ۔ جو کام نہ ہونے کے ہیں آج وہ ضرور ہوں گے ۔ قوم کی بدنصیبی ہے ۔ کوئی صحیح بات ان کو سجھائی ہی نہیں دیتی ۔

گزشتہ زمانے میں چند ہماری طرح دل جلے بھی نصیحت کرتے تھے اُس کو خدائے تعالیٰ یاد دلاتا ہے :

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَاۨ ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ ؛ اور یاد کرو ، خیال کرو ، جب کہ ایک جماعت نے کہا ۔ مِنْهُمْ ؛ اُن میں کی ۔ لِمَ تَعِظُوْنَ ؛ کیوں تم وعظ ونصیحت کرتے ہو ۔ یہ ہرگز ماننے والے نہیں ہیں ۔ باتوں کے بنانے میں بڑے استاد ہیں ۔ تاویلات کرنے میں امتیاز خاص رکھتے ہیں ۔ قَوْمًا ؛ اُس قوم کو ۔ اَللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ ؛ جس کو اللہ ہلاک کرنے والا ہے ۔ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؛ یا اللہ ، اُن کو سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے ۔ ان دل جلے وعظ و پند کرنے والوں نے کیا کہا ۔ قَالُوْا مَعْذِرَةً ؛ کہا ہم معذرت حاصل کرتے ہیں ۔ عذر کرنے کے لئے ۔ اِلٰى رَبِّكُمْ ؛ تمہارے پروردگار کی طرف ، تمہارے رب کی طرف ۔ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ؛ اور شاید کہ وہ تقویٰ اختیار کریں ۔ اُن کے دل میں بھی کچھ خوفِ خدا آ جائے ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ اُن میں سے ایک گروہ نے کہا اس قوم کو (ان بدنصیبوں کو) کیوں وعظ و نصیحت کرتے ہو (یہ ہرگز تقویٰ اختیار نہ کریں گے) ان کو تو خدا برباد کرنے والا ہے یا ان پر سخت عذاب نازل فرمانے والا ہے ۔ (نصیحت کرنے والوں نے) کہا ہم تمہارے پروردگار کے پاس (اپنے رب کے پاس) عذر تو پیدا کرلیں گے اور ممکن ہے کہ وہ تقویٰ اختیار کرلیں ۔ (اُن کے دل میں کچھ خوفِ خدا آ جائے) ۔

کیا اُنھوں نے نصیحت قبول کی ؟ بڑے سخت دل ہیں کیا مانتے ؟

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ ؛ پھر جب وہ بھول گئے ، کوئی توجہ نہیں کی اُن نصیحتوں پر جو اُن کو کی گئیں اور اُن یاد دہانیوں پر کان نہ دھرا ۔ اَنْجَيْنَا ؛ ہم نے نجات دی ۔ بچالیا ۔ اَلَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ ؛ جو نہی کرتے تھے ۔ روکتے اور منع کرتے تھے ۔ عَنِ

السُّوْٓءِ ؛ بری بات سے ۔ وَاَخَذْنَا ؛ اور ہم نے پکڑ لیا ۔ گرفتار کرلیا ۔ اَلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؛ ان لوگوں کو جنھوں نے ظلم وستم کیا ۔ عدول حکمیاں کیں ، ہمارے احکام کو نہ مانا ۔ بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ ؛ بدترین سزائیں ۔ بَئِيْسٌ ؛ شدید برا ۔ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ؛ اُن کے فسق و فجور کی وجہ سے ۔ اُن کی نافرمانی کی وجہ سے ۔

ترجمہ :- پھر جب اُنھوں نے نصیحتوں پر کان نہ دھرا تو ہم نے ان لوگوں کو بچالیا جو (دوسروں کو) بری باتوں سے روکتے تھے (اُن کو نہی اور منع کرتے تھے) اور اُن لوگوں کو جنھوں نے ظلم وستم کیا بدترین عذاب میں گرفتار کرلیا ان کے فسق و فجور کی وجہ سے ۔

[جوظلم وستم کرتے تھے اور فسق و فجور میں مبتلا تھے اُن کی بدکاری اُن کی تباہی کا باعث ہوئی]

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۱۶۶﴾

فَلَمَّا عَتَوْا ؛ جب اُنھوں نے نافرمانی کی ، سرکشی کی ، باز نہ آئے ۔ عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ ؛ اُن کاموں سے کہ اُن کو روکا گیا تھا ۔ ان کی ممانعت کی گئی تھی ۔ قُلْنَا لَهُمْ ؛ ہم نے اُن سے کہا ۔ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ؛ اب تم پھٹکارے ہوئے بندر بن جاؤ ۔ بدتمیز اور جاہل بن کر جیتے رہو ، زندہ رہو ۔

ترجمہ :- پھر جب کہ ان لوگوں نے اُن کاموں کو نہ چھوڑا جن سے اُن کو منع کیا گیا تھا تو ہم نے اُن سے کہہ دیا : اب تم ذلیل وخوار بندر بن کر جیو ۔

صاحبو ! کیا یہ سب لوگ بندر ہوگئے تھے ؟ تعجب کی کیا بات ہے ۔ خدا پر کونسی بات دشوار ہے ۔ بندروں کی طرح اُچھلتے کودتے پھرنا ۔ مقاصدِ دین کی تاویلِ بے جا کرنا ۔ احکامِ الٰہی کے سامنے اپنی چھوٹی اور ناقص عقل کو کام میں لانا یہ بندر پن نہیں تو کیا ہے ؟ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ

اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۷﴾

وَاِذْ تَاَذَّنَ ؛ اور یاد کرو جب کہ اطلاع دی ۔ اعلان کردیا ۔ جتا دیا ۔ رَبُّكَ ؛ تمہارے رب نے ۔ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ ؛ ضرور ان کے پاس بھیجے گا ۔ اُن پر ایسا حاکم مسلّط کردے گا ۔ ایسے شخص کو کھڑا کردے گا ، اُٹھائے گا ۔ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت تک ۔ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ ؛ جو اُن کو پہنچایا کرے ۔ اُن کو مزہ چکھائے ۔ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؛ برے عذاب کا ۔ سخت تکلیف کا ۔ اِنَّ رَبَّكَ ؛ بے شک تمہارا رب ۔ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ؛ البتہ بہ سُرعت عذاب کرنے والا ہے ۔ عِقَابٌ ۔ سزا ۔ کیونکہ وہ جرم

اور نافرمانی کے بعد ہوتی ہے۔ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ اور بے شک وہ مغفرت اور رحم کرنے والا ہے، وہ معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ تمہارے رب نے سنا دیا تھا (اور اس کا اعلان کر دیا تھا) کہ ضرور کوئی نہ کوئی اُن کے لئے اُٹھا کھڑا کرے گا جو قیامت تک اُن کو بدترین عذاب کِیا کرے۔ بے شک تمہارا رب جلد سزا اور عقوبت دینے والا ہے۔ مگر وہ غفور و رحیم بھی ہے۔

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾

وَقَطَّعْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے اُن کو متفرق کر دیا۔ حصّہ حصّہ کر دیا۔ قطعہ قطعہ کر دیا۔ جُدا جُدا کر دیا۔ فِى الْاَرْضِ ؛ زمین میں۔ اُمَمًا ؛ جمع اُمَّةٌ۔ جماعت جماعت۔ جرگہ جرگہ۔ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ ؛ ان میں سے بعض صالح اور نیک ہیں۔ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ؛ اور بعض اس کے سوا ہیں، اور طرح کے بھی ہیں۔ غیر صالح بھی ہیں۔ وَبَلَوْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو آزمایا۔ ان کا امتحان لیا۔ مبتلا کیا۔ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ ؛ خوش حالی اور بدحالی سے۔ نعمتوں اور سختیوں سے۔ نیکی اور بدی سے۔ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ؛ تاکہ وہ راہِ راست کی طرف رجوع کریں، لوٹ آئیں۔

ترجمہ :- اور ہم نے روئے زمین پر ان کو (بنی اسرائیل کو) جماعت جماعت کر دیا (ایک قبیلہ کو دوسرے سے جُدا کر دیا)۔ اُن میں سے بعض اچھے نکلے اور بعض برے۔ اور خوش حالی اور بدحالی میں مبتلا کر کے اُن کو آزمایا۔ تاکہ راہِ راست کی طرف رجوع کریں (لوٹ آئیں، نیک بن جائیں)۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

فَخَلَفَ ؛ پس بعد آئی۔ خَلَفَ ؛ بعد آیا۔ خَلْفٌ۔ پیچھے۔ خَلِيْفَةٌ۔ بعد آنے والا۔ قائم مقام۔ خَلْفٌ۔ بہ سکونِ لام، نالائق اولاد۔ خَلَفٌ۔ بہ فتح لام، لائق اولاد۔ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؛ اُن کے بعد۔ خَلْفٌ۔ نا اہل۔ نا خلف اولاد۔ وَرِثُوا

الْكِتٰبَ ؛ کتابُ اللہ کے وارث ہوئے ۔ اُن کے پاس کتاب پہنچی ۔ يَاْخُذُوْنَ ؛ لیتے ہیں ۔ عَرَضَ ؛ چیزیں ۔ سامان ۔ هٰذَا الْاَدْنٰى ؛ اس دنیا کا ۔ وَيَقُوْلُوْنَ ؛ اور یہ کہتے ہیں ۔ سَيُغْفَرُ لَنَا ؛ ہم کو معافی ہو ہی جائے گی ، ہماری مغفرت تو آخر ہونے ہی والی ہے ۔ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ ؛ اور اگر اُن کے پاس آجائے ۔ عَرَضٌ ۔ اسباب سامان ۔ چیزیں ۔ مِثْلُهٗ ؛ ویسے ہی ۔ اتنے ہی ۔ اُس کے مثل ۔ يَاْخُذُوْهُ ؛ اس کو لے لیں گے ۔ ہاتھ سے جانے نہ دیں گے ۔ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ ؛ کیا اُن سے نہیں لیا گیا ، کیا اُن پر واجب نہیں ٹھہرایا گیا ۔ مِيْثَاقُ الْكِتٰبِ ؛ عہد اور میثاق کتاب کا ۔ اس کتاب میں جو کچھ لکھا گیا ہے کیا اُن سے اس کا اقرار اور وعدہ نہیں لیا گیا تھا ۔ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا ؛ کہ نہ کہو ۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ اللہ پر ۔ اِلَّا الْحَقَّ ؛ مگر حق بات ۔ وَدَرَسُوْا ؛ اور پڑھ بھی لیا تھا ۔ دَرْسٌ ۔ سبق جو پڑھا جاتا ہے ۔ مُدَرِّسٌ ؛ پڑھانے والا ۔ مَافِيْهِ ؛ جو کچھ اس کتاب میں ہے ۔ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ ؛ آخرت کا گھر ۔ آں جہاں ۔ عاقبت ۔ خَيْرٌ ؛ خیر ہے ۔ بہتر ہے ۔ لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو متقی اور پرہیز گار ہیں ۔ خدا سے ڈرتے ہیں ۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ؛ کیا تم اس بات کو نہیں سمجھتے ۔ کیا تم کو اتنی بھی عقل نہیں ۔

ترجمہ :- پس اُن کے بعد (نا اہل اولاد) نالائق قائم مقام آئے اور وارثِ کتابُ (اللہ) ہوئے ۔ اُن کو اس خسیس دنیا کی کوئی چیز ملتی تو اس کو (ہاتھ سے جانے نہ دیتے) لے ہی لیتے اور کہتے ہم کو معافی ہو ہی جائے گی اور لوگوں کے پاس ویسا ہی مال و اسباب آجائے تو وہ بھی اسے لے لیتے ہیں ۔ کیا ان سے کتاب (اللہ) میں عہد نہیں لیا گیا کہ خدا پر جھوٹ نہ بولو اور اس عہد کو اُن لوگوں نے پڑھ بھی لیا تھا اور دارِ آخرت خدا ترسوں کے لئے بہتر ہے ۔ کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے ؟

صاحبو ! موجودہ زمانے کے نا اہل بزرگ زادے بھی یہی کہتے ہیں ۔ ان کے پاس عمل کوئی چیز نہیں ۔ بزرگوں کی چال پر نہیں چلتے ۔ اُن کی عملی مخالفت کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بزرگ ہمارے کام آئیں گے ۔ ہم تو بزرگ زادے ہیں ۔ سیّد ہیں ۔ شیخ ہیں بخشے ہی جائیں گے ۔ درگاہ کے مجاور ہیں ۔ بزرگوں کے زیر سایہ رہتے ہیں بھلا ہماری مغفرت کیوں کر نہ ہوگی ۔ دنیا کا سامان ملے تو اس کے لینے سے کبھی نہ چوکیں گے ۔ کیا اُن کو اُن کے بزرگوں نے اس بات کی تعلیم نہیں دی تھی کہ خدا اور رسولؐ کے احکام کی اتباع کرو ۔ اُن کے پابند رہو یہ (عالمانہ صورت و شکل) کیا کام آئے گی جب کہ عمل اس کے لائق نہیں ۔ کسی بزرگ نے فرمایا ہے :-

''صوفی کی عزت خرقہ کے ہاتھ میں نہیں بلکہ خرقہ کی عزت صوفی کے ہاتھ میں ہے''۔

بزرگ زادگی کام نہیں آئی

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿١٧٠﴾

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ ؛ جو مضبوط پکڑتے ہیں ۔ تَمَسَّكَ ۔ اَمْسَكَ ۔ پکڑا ۔ مَسَّكَ ۔ مضبوط پکڑا ۔ بِالْكِتٰبِ ؛ کتاب کو ۔ جو کتاب اللہ پر یقین رکھتے اور اُس پر عمل کرتے ہیں ۔ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؛ اور نماز کو قائم رکھتے ہیں ، اس کو پابندی

اور دُرستی سے پڑھتے ہیں ۔ اِنَّا لَا نُضِیْعُ ؛ ہم ضائع نہیں کرتے ۔ برباد نہیں کرتے ۔ اَجْرَا لْمُصْلِحِیْنَ ؛ نیکوکاروں کا بدلہ ۔

ترجمہ :- جو لوگ پابندِ کتاب (اللہ) ہیں (اور اس کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے) اور نماز پابندی اور دُرستی سے پڑھتے ہیں تو ہم نیکوکاروں کے اجر وثواب کو ضائع نہیں کرتے ۔

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ

۲۱ ع ۹ ۱۱

خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾

وَاِذْنَتَقْنَا ؛ اور یاد کرو جب کہ ہم نے اُٹھایا ۔ نَتَقَ الشَّیْءَ یَنْتِقُهٗ نَتْقًا ؛ باب نَصَرَ وَ سَمِعَ ہلا دیا ۔ توڑ دیا ، اُٹھایا ۔ بچھایا ۔ اَلْجَبَلَ ۔ پہاڑ کو ۔ فَوْقَهُمْ ؛ اُن کے اوپر ۔ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ ؛ گویا کہ وہ سائبان ہے ۔ وَظَنُّوْٓا ؛ اور اُنھوں نے گمان کیا ۔ اَنَّهٗ وَاقِعٌ بِهِمْ ؛ کہ وہ اُن پر آ ہی پڑتا ہے ، اُن پر گرتا ہی ہے ۔ اُن کو کچلتا ہی ہے ۔ اور ہم نے حکم دیا خُذُوْا ؛ لو ۔ مانو اور اُس پر عمل کرو ۔ مَآ اٰتَیْنٰكُمْ ؛ ہم نے تم کو جو کچھ دیا ۔ بِقُوَّةٍ ؛ مضبوطی سے ۔ وَاذْكُرُوْا مَافِیْهِ ؛ اور اس میں جو کچھ ہے اُس کو یاد رکھو ۔ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ؛ تاکہ تم متقی بن جاؤ ۔

ترجمہ :- اور جب کہ ہم نے پہاڑ کو ان کے اوپر (اُن کے سر پر) کھڑا کر دیا تو (اُن کے سر پر) ایسا ہوگیا جیسے سائبان ۔ اور وہ یہ سمجھنے لگے کہ یہ پہاڑ ہم پر گرتا ہی ہے (اور ہم نے اُن کو مجبور کرکے حکم دیا کہ) ہم نے تم کو جو کچھ احکام دیئے ہیں ان کو مضبوطی سے پکڑو اور اُس میں جو کچھ ہے اس کو یاد رکھو تاکہ تم متقی پرہیزگار ہو جاؤ ۔

صاحبو ! خدائے تعالیٰ کی عظیم الشان قدرت کے ماننے والوں کے پاس پہاڑ کا سائبان کی طرح سر پر آ جانا کوئی محال بات نہیں ہے ۔ جو معجزے کے قائل نہیں وہی لوگ انکار کرتے ہیں ۔ جو قدرتِ الٰہی کو محدود سمجھتے ہیں وہ ان خوارق عادات کو نہیں مانتے ۔ اُن کے خیال میں پہاڑ سر پر آ جانے سے مُراد احکامِ توراۃ کی گراں باری کی طرف اشارہ ہے ۔ یہ نادان اتنا نہیں سمجھتے کہ امرِ کُن کا کاف ، نون سے ملنے تک دنیا پیدا ہو جاتی ہے ۔ یہ لوگ محال اور مشکل میں تمیز نہیں کر سکتے ۔ عادت اور خرقِ عادت میں فرق نہیں کر سکتے ۔ اُن کا خیالِ کاذب کہتا ہے کہ جس چیز کو ہم نہیں جانتے ، جس کو ہم نے نہیں دیکھا وہ موجود ہی نہیں ، وہ ممکن ہی نہیں ۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں جس کام کو ہم نہیں کر سکتے ، خدا بھی نہیں کر سکتا ۔ اپنے عدمِ علم کو عدمِ وجود کے مساوی سمجھتے ہیں اپنے عجز کو محال سمجھتے ہیں ۔

خدا کی قدرت کے آگے کچھ بھی محال نہیں

مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ یَشَاءْ لَمْ یَكُنْ ------- اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔

(اللہ نے جو چاہا وہ ہو کر رہا اور جو نہیں چاہا نہیں ہوا میں جانتا ہوں کہ بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے) ۔

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيٓ ءَادَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا۟ بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَآ ۛ أَن تَقُولُوا۟ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَٰفِلِينَ ﴿١٧٢﴾

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ ؛ اور جب کہ تیرے رب نے لیا ۔ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ ؛ بنی آدم سے ۔ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ؛ ان کی پشتوں سے ۔ ظُھُوْر جمع ظَھر ؛ پشت ۔ ذُرِّیَّتَھُمْ ؛ ان کی اولاد ۔ وَاَشْھَدَ ھُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ ؛ اور انھیں کو اُن پر گواہ بنایا ۔ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ ؛ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں ۔؟ قَالُوْا بَلٰی ؛ سب لوگوں نے کہا : کیوں نہیں ۔ ہاں ! شَھِدْنَا ؛ ہم بھی شہادت دیتے ہیں ۔ اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ؛ یہ اشہاد اور گواہ بنانا کیوں ہوا ؟ اس لئے کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہو ۔ اِنَّا کُنَّا ؛ ہم تھے ۔ عَنْ ھٰذَا غٰفِلِیْنَ ؛ اس سے بے خبر ۔

ترجمہ :- اور جب کہ تمہارے رب نے بنی آدم میں سے ، اُن کی پشتوں میں سے ، اُن کی ذریت (و اولاد) کو نکالا اور خود اُن پر اُنہی کو گواہ بنا کر فرمایا : کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں ؟ سب نے عرض کیا کیوں نہیں ، (ہاں ! یعنی تو ہمارا رب ہے) ہم اس پر گواہ ہیں (تم کو گواہ اس بات پر بنایا ، یا اس وجہ سے بنایا گیا) کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ بیٹھو کہ اس سے ہم غافل تھے ، (بے خبر تھے) ۔

ذریت آدم سے عالم ارواح میں میثاق لیا گیا

صاحبو ! بنی آدم سے میثاق کب لیا گیا ، کب ذریتِ آدم کو اُن کی پشتوں سے نکالا گیا ؟ عالمِ ارواح میں ۔ اس کا مرتبہ عالمِ شہادت سے پہلے ہے ۔ اس کے ماسوا عالمِ فطرت میں سے ابھی تک یہ سوال کیا جارہا ہے اور بَلٰی سے جواب دیا جارہا ہے ۔ سننے والے اب بھی سن رہے ہیں ۔ جو تاریکیِ جہل میں گرفتار ہیں وہ برسرِ انکار ہیں ۔

أَوْ تَقُولُوٓا۟ إِنَّمَآ أَشْرَكَ ءَابَآؤُنَا مِن قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنۢ بَعْدِهِمْ ۖ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ ٱلْمُبْطِلُونَ ﴿١٧٣﴾

اَوْتَقُوْلُوْا ؛ یا یہ کہنے لگو ۔ اِنَّمَآ اَشْرَکَ ؛ اس کے سوا نہیں کہ شرک کیا ۔ یقیناً شرک کیا ۔ اٰبَآؤُنَا ؛ ہمارے باپ دادا نے ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ ہم سے پہلے ۔ وَکُنَّا ذُرِّیَّۃً ؛ اور ہم اُن کی اولاد تھے ۔ مِنْ بَعْدِھِمْ ؛ ان کے بعد ۔ اَفَتُھْلِکُنَا ؛ کیا پھر تو ہم کو ہلاک کرتا ہے ۔ بِمَا فَعَلَ ؛ اُن افعال کی وجہ سے کہ کیا ۔ اَلْمُبْطِلُوْنَ ؛ باطل پرستوں نے ۔ غلط کار لوگوں نے ۔

یہاں سوال یہ ہے کہ کیا یہ لوگ کہ باوجودیکہ ان کو غلط کار سمجھتے تھے کیا ان کو مانتے تھے یا نہیں ؟ مانتے نہ تھے تو کیوں رسولِ خدا

ﷺ کو نہ مانا۔؟ یہ کیا بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو حق سمجھیں، اپنے بزرگوں کو باطل سمجھیں اور پھر اُن کی (اپنے بزرگوں کی) چال نہ چھوڑیں۔

ترجمہ:- یا تم یہ کہنے لگو کہ شرک تو (ہم سے) پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا تھا اور ہم اُن کے بعد ان کی اولاد تھے۔ کیا (ان) باطل پرستوں کے کام سے تو ہم کو ہلاک کرتا ہے۔

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾

وَكَذٰلِكَ ؛ اور اسی طرح۔ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ ؛ آیات کو اور نشانیوں کو ہم تفصیل وار بتاتے، جُدا جُدا کر کے بتاتے ہیں۔ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ؛ تاکہ وہ حق کی طرف رجوع کریں اور اپنی باطل پرستی سے پلٹ جائیں۔

ترجمہ:- اور ہم اسی طرح (اپنی) آیتوں (اور نشانیوں) کو بہ تفصیل (واضح طور پر) بیان کرتے ہیں تاکہ وہ (حق کی طرف) رجوع کریں (اور باطل سے پلٹ جائیں)۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ ؛ اور اُن کو پڑھ کر سُنا۔ اُن پر تلاوت کر۔ نَبَاَ۔ حال۔ خبر۔ اَلَّذِيْ ؛ اس کی جس کو۔ اٰتَيْنٰهُ ؛ ہم نے اس کو دیا۔ ہم نے اس کو دیں۔ اٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتیں۔ فَانْسَلَخَ مِنْهَا ؛ پھر وہ نکل گیا اُن سے، اُس نے ہماری آیتوں کے خلاف کیا۔ سَلْخ۔ جانور کا پوست اُتارنا۔ اسی سے مسلخ ہے۔ اِنْسِلَاخ۔ نکل جانا۔ فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ ؛ تو اُس کے پیچھے پڑ گیا شیطان۔ فَكَانَ ؛ علمِ الٰہی میں تھا، پھر ہوگیا۔ مِنَ الْغٰوِيْنَ ؛ سرکشوں اور گمراہوں میں سے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے بلعم بن باعوراء نامی ایک راہب یا پادری تھا۔ اُس کو تین دُعاؤں کی اجازت دی گئی تھی اور ان کی قبولیت کا وعدہ کیا گیا تھا۔ بیوی کے چکر میں آ کر تینوں دُعائیں برباد کریں اور خود بھی تباہ اور برباد ہوگیا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ شخص اُمیہ بن الصّلت تھا جو ابتداءً دینداری کے خیالات رکھتا تھا مگر پیغمبر ﷺ کی بزرگی کو ایک آنکھ دیکھ نہیں سکتا تھا۔ اس کا انجام بھی برا ہی ہوا۔

ترجمہ:- اور ذرا ان کو اُس شخص کی حالت سنا دو جس کو ہم نے ہماری آیتیں دی تھیں (نشانیاں دی تھیں) پھر وہ اُن سے صاف نکل گیا (یعنی اُس کے موافق عمل نہ کیا نہ اُن سے فائدہ اُٹھایا) تو شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا اور وہ سرکشوں میں سے ہوگیا۔

صاحبو ! اللہ تعالیٰ نے شیطان کے شر کو فرمایا ''اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ''۔ یعنی شیطان کا شر ضعیف ہے۔ اور عورتوں کے شر کو فرمایا۔ اِنَّ كَيْدَ كُنَّ عَظِيْمٌ ؛ یعنی عورتوں کا شر عظیم الشان ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَلنِّسَآءُ حَبَآئِلُ الشَّيْطٰنِ ؛ یعنی عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں، پھندے ہیں۔ جب خود شیطان کی نہیں چل سکتی تو ان سے کام لیتا ہے۔ صِنفِ نازک کا اثر دلوں پر سخت ہوجاتا ہے۔ متنبّی کہتا ہے ۔

وُقِیَ الْاَمِیْرُ هَوَی الْعُیُوْنِ فَاِنَّهٗ ÷ مَا لَایَزُوْلُ بِبَاْسِهٖ وَسَخَائِهٖ

یعنی اے بادشاہ ! خدا آپ کو ان فتنہ انگیز آنکھوں کے شر سے بچائے کیونکہ اس کے سامنے آپ کی شجاعت کام آتی ہے نہ سخاوت۔

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

وَلَوْ شِئْنَا ؛ اور اگر ہم چاہتے۔ لَرَفَعْنٰهُ ؛ تو ہم اُس کو اُٹھاتے، بلند کرتے۔ بِهَا ؛ اُن آیتوں، نشانیوں اور کرامتوں کی وجہ سے۔ وَلٰكِنَّهٗ ؛ اور مگر وہ۔ اَخْلَدَ ؛ لگا رہا۔ ہمیشہ رہا۔ مائل رہا۔ اِلَى الْاَرْضِ ؛ زمین کی طرف۔ پستی کی طرف۔ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ؛ اور اُس نے اتباع کی، اپنے ہوا و ہوس کی۔ وہ چلا اپنی خواہش پر۔ وہ اپنی نفسانی خواہشوں کا تابع رہا۔ فَمَثَلُهٗ ؛ پھر اُس کی مثال، اُس کی مشابہت، اُس کی کہاوت۔ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ؛ مثل کُتّے کے ہے۔ کُتّے کی کہاوت ہے۔ یعنی وہ کُتّے کے جیسا ہے۔ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ ؛ اگر تو اس پر بوجھ ڈالے، کسی کام کا بار ڈالے۔ يَلْهَثْ ؛ زبان نکال کر ہانپتا ہے۔ اَوْتَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؛ اگر تو اُس کو چھوڑ بھی دے تو بھی وہ ہانپتا ہے۔ اور تو اس پر کسی کام کا بوجھ بھی نہ ڈالے تب بھی چیختے چیختے ہانپنے لگتا ہے۔ ذٰلِكَ ؛ وہ۔ يَلْهَثْ کو ذٰلِکَ کے ساتھ ملائیں تو ثا ذال میں مُدغم ہوکر يَلْهَثْ ذٰلِكَ ہوگا۔ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ؛ مثال ہے اُن لوگوں کی جنھوں نے۔ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں کی تکذیب کی، ہماری نشانیوں کو جھٹلایا، ہمارے احکام کو نہ مانا۔ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ ؛ تو ان کے سامنے قصّے بیان کردو۔ واقعات کا اظہار کردو۔ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ؛ تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

ترجمہ :- اگر ہم چاہتے تو ان (آیتوں) کی وجہ سے اُس کو بلند مرتبہ کردیتے۔ مگر وہ ہمیشہ زمین (اور پستی) کی طرف مائل رہا اور اپنی دِلی خواہشوں کی اتباع کی پھر اس کی مثال تو کُتّے کی سی ہے کہ اُس پر

بار ڈالو تو زبان نکال کر ہانپے یا اُس کو چھوڑ دو (اُس پر کسی قسم کا بار نہ ڈالو) تو بھی ہانپے ۔ (غرض کہ چیخ چیخ کر ہانپنا اس کا کام ہے اور کام کرنا اس کا کام نہیں) ۔ یہی حال اُن لوگوں کا ہے جنھوں نے (ہماری نشانیوں کو نہ سمجھا) ہماری آیتوں کی تکذیب کی تو یہ واقعات (آیتیں) (اُن لوگوں کے سامنے) بیان کرو شاید کہ وہ غور وفکر کرنے لگیں ۔

سَآءَ مَثَلًا ۨالْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

سَـآءَ مَثَـلًا ۨالْقَوْمُ ؛ وہ مثال کے لحاظ سے کتنے برے لوگ ہیں ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ جو ۔ كَـذَّبُوْا بِـاٰيٰـتِـنَا ؛ جنھوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی ، ہماری نشانیوں کو جھٹلایا ۔ وَاَنْـفُسَـهُـمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ؛ اور اپنی جانوں پر ظلم وستم کیا ، اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو تباہ کیا ۔

ترجمہ :- کیا بری حالت ہے اُس قوم کی جس نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی (جھٹلایا) اور اپنی جانوں پر ظلم وستم کیا (خود اپنے آپ کو تباہ کیا) ۔

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ ؛ جس کو اللہ ہدایت دے ۔ جس کو اللہ سیدھا راستہ بتائے ۔ جس کی خدا رہبری کرے ۔ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ؛ پھر وہی ہے ہدایت یافتہ ۔ وہی ہے سیدھا راستہ چلنے والا ۔ وَمَـنْ يُّـضْـلِـلْ ؛ اور جس کو خدا راستہ نہ دکھائے اور جس کی بری فطرت کی وجہ سے ضلالت وگمراہی میں رہنے دے ۔ فَـاُولٰٓـئِكَ هُـمُ الْخٰسِرُوْنَ ؛ تو وہی لوگ ہیں خسارے اور نقصان میں رہنے والے ، ناکامی میں گرفتار ۔

ترجمہ :- جس کو خدا ہدایت کرے وہی ہے ہدایت پانے والا اور جس کو ہدایت نہ کرے تو وہی ہیں خسارے (اور نقصان) میں رہنے والے ۔

کافروں کی عادت تھی کہ رسولِ خدا ﷺ سے خواہ مخواہ واہی تباہی سوالات کرتے ۔ وہ اپنی دانست میں سمجھتے تھے کہ ہم اس طرح سوالات سے پیغمبر کو عاجز کردیں گے ۔ قیامت کب آنے والی ہے ؟ کل کیا ہونے والا ہے ؟ ان سب باتوں کا جب تک خدا کا حکم نہ ہو آپ بیان نہ فرماتے تھے ۔ ان نادانوں کو پیغمبروں کے اغراض و مقاصد سے بالکل ناواقفیت تھی ۔ بے ضرورت باتوں کا دریافت کرنا یا اُن کا جواب دینا پیغمبروں کے فرائض سے خارج ہے ۔ ایک دفعہ جبرئیل علیہ السلام نے حضرتؐ سے پوچھا قیامت کب آنے والی ہے ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ میں اس مسئلہ کو تم سے زیادہ نہیں جانتا ۔ اور اس کے علامات

بیان فرما دیئے ۔ ہم کو سمجھنا چاہیئے کہ جب ہم مریں گے تو ہماری قیامت تو ہو چکی ۔ قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے ۔ وہی بدکاریاں ہیں، وہی بداعتقادیاں ہیں پھر قیامت کے سوال سے کیا حاصل ؟ اپنی حالت کو سنبھالو ۔ اخلاق کو دُرست کرو ۔

بعد از سرِ من کُن فیکوں شد، شدہ باشد

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۝

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا ؛ اور ہم نے پیدا کیا ۔ لِجَهَنَّمَ ؛ جہنم کے لئے ۔ كَثِيرًا ؛ بہت سوں کو ۔ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ؛ جن اور اِنس میں سے ۔ وہ اس کے مستحق کیوں ہوئے ۔ لَهُمْ قُلُوبٌ ؛ ان کے دل تو ہیں ۔ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا ؛ جن سے ایمان کی بات نہیں سمجھتے ۔ وَلَهُمْ أَعْيُنٌ ؛ اور ان کی آنکھیں تو ہیں ۔ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا ؛ جن سے حق بات نہیں دیکھتے ۔ وَلَهُمْ آذَانٌ ؛ اور اُن کے کان تو ہیں ۔ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا ؛ جن سے سنتے نہیں ۔ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ ؛ یہ لوگ جانوروں کے جیسے ہیں ۔ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ؛ بلکہ اُن سے بھی بدتر ہیں ۔ اُن سے بھی زیادہ گمراہ ہیں ۔ خدا نے انسان کو عقل دی تھی اور جانور عقل سے محروم تھے ۔ جانوروں نے اگر کوئی کام خراب کیا تو کیا تعجب کی بات تھی ۔ یہ حضرتِ انسان خلیفۃ الرحمان ہوکر ضلالت میں پڑے ہیں، جہالت میں مبتلا ہیں ۔ لہذا اُن سے بدتر ۔ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ؛ یہی غافل ہیں ۔ یہی بے خبر ہیں ۔ ان کی بے توجہی نے ان کو تباہ کیا ۔ ان کو راہِ راست پر آنے نہ دیا، چلنے نہ دیا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے جہنم کے لئے بہت سے جن و اِنس کو پیدا کیا ۔ اُن کے دل ہیں مگر (ان سے کام نہیں لیتے) نہ کچھ سمجھتے ہیں نہ بوجھتے ہیں اور اُن کی آنکھیں بھی ہیں مگر اُن سے (حق بات) نہیں دیکھتے اور اُن کے کان بھی ہیں مگر وہ اُن سے کچھ سنتے ہی نہیں ۔ (یعنی خدا کے دل، آنکھ، کان دینے کے اغراض و مقاصد پورے نہیں کرتے) ۔ یہ جانوروں کے جیسے ہیں، بلکہ اُس سے بھی بدتر ہیں، یہی غافل ہیں (یہ تو خوابِ غفلت میں پڑے سو رہے ہیں) ۔

وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؛ اور اللہ کے بہترین نام ہیں ۔ یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ صفت غیر مستقل بات ہوتی ہے جیسے رحمت ، رحمانیت ، رحیمیت ۔ اُس سے جو موصوف ہوتا ہے اُس کی ذات کہلاتا ہے ۔ یعنی ذات مرجعِ صفت کو کہتے ہیں ۔ ذات اور صفت دونوں کے مجموعہ کو اسم کہتے ہیں ۔ پس رحم صفت ہے اور رحمان و رحیم اسماءِ الٰہی ہیں ۔ ان کا موصوف یعنی خدا ، اُن کی ذات ہے ۔ حُسْنٰى ، اَحْسَنْ کا مؤنث ہے یعنی بہتر ۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ ہر فعل سے اسم فاعل بنا کر خدائے تعالیٰ کی صفت کے طور پر استعمال نہیں کر سکتے ۔ یُضِلُّ فعل ہے ۔ اُس سے مُضِلْ خدا کی صفت نہیں ہوسکتی ۔ کیونکہ یُضِلُّ کا فعل قرینہ سے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خدا اُن لوگوں کو راہِ راست پر نہیں لگاتا جن کی فطرت ناقص تھی ، جنہوں نے احکامِ الٰہی سے غفلت برتی ۔ بخلاف لفظ مُضِلْ کے کہ وہ قرائن پر موقوف نہیں ۔ اس وجہ سے علماء کہتے ہیں اسماءِ الٰہی توقیفی ہیں یعنی قرآن و حدیث میں جتنے اسماء آئے ہیں ہم اُن ہی کو اللہ کی صفت کہہ سکتے ہیں ۔ اسی واسطے فرمایا کہ اس کے سب نام بہترین ہیں ۔ اس کے سب نام اسماءِ حُسنٰی ہیں ۔ کوئی ایسا نام خدا کے لئے استعمال نہیں کرسکتے جو اُس کی شانِ عظمت کے خلاف ہو ۔ بعض لوگوں نے یہ خیال کیا ہے کہ نو دونہ (یعنی ننانوے ۹۹) نام ہی اَسمائے حُسنٰی ہیں ۔ بے شک نو دونہ اسماءِ حُسنٰی ہیں مگر یہ سمجھنا کہ دوسرے اسماء ، اسمائے حسنٰی سے نہیں ہیں غلط ہے ۔ قرآن و حدیث میں جتنے اسماء اللہ تعالیٰ کے لئے وارد ہیں وہ سب اسماءِ حسنٰی ہیں مثلاً قَدِیْر نو دونہ نام میں نہیں ہے مگر قرآن میں کتنی جگہ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہے ۔ فَادْعُوْهُ بِهَا ؛ خدا کو پکارو تو ان ہی ناموں کو لے کر پکارو ۔ کیا اللہ تعالیٰ کے لئے خدا کا لفظ ہم استعمال کرسکتے ہیں یا نہیں ؟ استعمال کرسکتے ہیں کیوں کہ وہ اللہ ہی کا ترجمہ ہے ۔ وَذَرُوا الَّذِيْنَ ؛ اور اُن لوگوں کو چھوڑو ، جانے دو ۔ وہ لوگ ناقابلِ التفات ہیں ۔ يُلْحِدُوْنَ ؛ جو کج روی کرتے ہیں ، بے موقع استعمال کرتے ہیں ۔ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؛ اُس کے ناموں میں ۔ جو نام اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں وہ دوسرے کے لئے استعمال کرتے ہیں ۔ جو اس کے شایان نہیں وہ خدا کے لئے استعمال کرتے ہیں ۔ بعض جاہل ایسے بھی ہیں کہ اپنے ہم جنسوں اور کافروں کے لئے کسی فعل یا اسم کے استعمال کو شرک نہیں سمجھتے ہیں اور بزرگوں کے ساتھ استعمال کریں تو شرک سمجھتے ہیں ۔ جیسے دستگیر ، مشکل کشا ۔ یہ مادّہ پرست موحد شرک کے دلدل میں لوٹ پوٹ ہیں ۔ درحقیقت یہ نادان بالذات اور بالعرض میں تمیز نہیں کرتے ۔ اُن کے مُنھ سے کفر کا فوارہ اُڑتا ہے اور اُنھیں پر گرتا ہے ۔ ان عذابِ جان موحدوں کی ہم کو پرواہ نہ کرنی چاہیے ۔ سَيُجْزَوْنَ ؛ پس وہ عنقریب جزاء دیئے جائیں گے ، اُن کو بدلہ ملے گا ۔ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ اُن کاموں کا کہ وہ کرتے تھے ۔ اُن کے اعمالِ بد کا ۔

قرآن و حدیث میں جتنے اسماء اللہ تعالیٰ کے لئے وارد ہوئے ہیں وہ سب اسماء حسنیٰ ہیں

ترجمہ :- اور اللہ کے تمام اسماء اچھے ہیں (بہتر ہیں) ۔ پس ان کو لے کر خدا کو پکارو اور اُن لوگوں کو چھوڑو جو اس کے اسماء میں کج روی اور الحاد کرتے ہیں ۔ وہ عنقریب اپنے کیے کی سزا پائیں گے ۔

ع ۲۲ / ۱۲

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ ؛ اور اُن میں سے کہ ہم نے پیدا کیا ۔ ہماری مخلوقات میں ۔ اُمَّةٌ ؛ جماعت ، گروہ ، جرگہ ، لوگ ۔

یَھْدُوْنَ بِالْحَقِّ ؛ حق بات کی ہدایت کرتے ہیں ، سچی بات کی رہنمائی کرتے ہیں ۔ وَبِہٖ یَعْدِلُوْنَ ؛ اور حق ہی سے عدل کرتے ہیں ، اُن کا کام انصاف کے مطابق ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- اور ہماری مخلوقات میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو سچی بات کی ہدایت کرتے ہیں اور اُسی کے مطابق عدل (و انصاف) کرتے ہیں ۔

وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُھُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾

وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؛ اور جنھوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی ۔ اُن کو جھٹلایا ۔ سَنَسْتَدْرِجُھُمْ ؛ ہم ان کو آہستہ آہستہ دھر گھسیٹیں گے ، پکڑلیں گے ، گرفتار کرلیں گے ۔ مِنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ؛ ایسے طریقہ سے جس سے ان کو خبر بھی نہ ہو ، علم بھی نہ ہو ۔

ترجمہ :- اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی ، ہم اُن کو آہستہ آہستہ اس طرح سے پکڑ لیں گے کہ اُن کو علم تک نہ ہوگا (خبر تک نہ ہوگی) ۔

وَاُمْلِیْ لَھُمْ ؕ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ ﴿۱۸۳﴾

وَاُمْلِیْ لَھُمْ ؛ اور میں اُن کو کچھ ڈھیل بھی دوں گا ، مہلت بھی دوں گا کہ سنبھل جائیں ۔ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ ؛ بے شک میری تدبیر بڑی مضبوط اور مستحکم ہے ۔

ترجمہ :- اور میں انھیں کچھ مہلت بھی دوں گا مگر میری (تجویز اور) تدبیر (پختہ اور) مستحکم ہے ۔

اَوَلَمْ یَتَفَکَّرُوْا ؐ مَا بِصَاحِبِھِمْ مِّنْ جِنَّۃٍ ؕ اِنْ ھُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸۴﴾

اَوَلَمْ یَتَفَکَّرُوْا ؛ کیا اُنھوں نے اتنا بھی غور وفکر نہیں کیا ۔ مَا بِصَاحِبِھِمْ مِّنْ جِنَّۃٍ ؛ کہ اُن کے دوست کو جنون تو ہے نہیں کہ بے سروپا باتیں کریں گے ۔ اِنْ ھُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ؛ وہ نہیں ہے مگر ظاہر طور سے ڈرانے والا ۔ صاف صاف سمجھا دینے والا ۔ نقصان دہ باتوں کو سُنانے والا ۔

ترجمہ :- کیا وہ غور وفکر نہیں کرتے کہ اُن کا دوست (یعنی پیغمبر) مجنون تو ہے نہیں (کہ واہی تباہی باتیں کرتا) وہ تو کھلے طور پر (نقصان دہ کاموں سے) ڈرانے والا ہے ۔

اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنْ شَیْءٍ ۙ

وَّ اَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا ؛ کیا انھوں نے دیکھا نہیں ۔ نظر و فکر نہیں کیا ۔ فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ حکومت و انتظام میں آسمانوں اور زمین کے ۔ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ؛ اور اس چیز میں کہ خدا نے پیدا کیا ہے ۔ خدا کی تمام مخلوقات میں ۔ اور کیا اُنھوں نے اس میں بھی غور و فکر نہیں کیا ۔ وَاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ ؛ اور شاید یہ بات ہو ۔ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ؛ کہ اُن کی اجل قریب آ گئی ہو، موت سر پر کھڑی ہو ۔ جب خدا کے انتظام کو نہیں دیکھتے اور قدرت کی باقاعدگی پر غور نہیں کرتے ، مرنے جیسی چیز سے غافل ہیں ۔ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ ؛ تو اس کے بعد کونسی بات ہے ، اب کیا رہ گیا ہے؟ يُؤْمِنُوْنَ ؛ جس پر ایمان لائیں گے ۔

ترجمہ :- کیا انھوں نے (ان نادانوں نے) آسمانوں اور زمین اور تمام مخلوقاتِ خدا میں جو انتظام ہے اُس میں غور و فکر نہیں کیا ۔ اور نہ اس کو سوچا کہ موت سر پر کھڑی ہے (جو یقینی اور قطعی ہے) تو پھر کونسی بات ہے کہ اتنا جاننے کے بعد بھی ایمان لائیں گے؟

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ ؛ جس بدطینت کو خدا گمراہ کرے ، ضلالت میں رکھے ۔ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؛ تو اس کا ہادی نہیں ۔ پھر کوئی اس کو ہدایت پر نہیں لگا سکتا ۔ سیدھا راستہ نہیں بتا سکتا ۔ وَيَذَرُهُمْ ؛ اور ان کو چھوڑ دیتا ہے ۔ فِيْ طُغْيَانِهِمْ ؛ ان کی سرکشی اور گمراہی میں ۔ يَعْمَهُوْنَ ؛ سرگرداں اور بھٹکتے ہوئے ۔

ترجمہ :- جس کو خدا گمراہ کرے (ضلالت میں رکھے) اس کا کوئی ہادی نہیں (اس کو کون ہدایت دے سکتا ہے؟) اور اُن کو اُن کی سرکشی اور طغیانی میں بھٹکتا (اور سرگردان) چھوڑ دیتا ہے ۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ
لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۘ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ
يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

وقف لازم

يَسْـَٔلُوْنَكَ ؛ وہ تم سے پوچھتے ہیں ۔ عَنِ السَّاعَةِ ؛ قیامت کے متعلق ۔ اَيَّانَ ؛ کب ہے ۔ مُرْسٰىهَا ؛ اس کا لنگر دینا ،

قربِ قیامت کی علامتیں

اس کا آنا ۔ بھاری چیز کے ٹھیرنے کو اِرْسَاءٌ کہتے ہیں اور کسی سخت چیز کے آنے کو بھی جیسے اَلسَّاعَةُ ؛ قیامت ۔ اَلنَّجْمُ ؛ ثُریا ۔ الف لام اس کا جزو ہے ۔ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا ؛ پیغمبر ! تم کہہ دو کہ سوا اس کے نہیں کہ قیامت کا علم ۔ عِنْدَ رَبِّیْ ؛ میرے رب کے پاس ہے ۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ قیامت کب ہے ۔ لَا یُجَلِّیْهَا ؛ ظاہر نہیں کرتا قیامت کو ۔ لِوَقْتِهَآ ؛ قیامت کے وقت کو ۔ اِلَّا هُـــوَ ؛ مگر وہی یعنی خدا ۔ جب خدا بتائے گا تو دوسروں کو معلوم ہوگا ۔ ہاں ! رسولِ خدا ﷺ نے اس کی بہت سی علامتیں بتادی ہیں ۔ مثلاً بہت سے دجّالوں اور مدعیانِ نبوت کا پیدا ہونا ۔ بیٹوں کا ماں کا ادب نہ کرنا ، ان کے ساتھ باندیوں کا سا سلوک کرنا ۔ زمین کی چال کا بدل جانا اور آفتاب کا بجائے مشرق کے مغرب سے نکلنا ۔ دَابَّـةُ الْاَرْض کا نکلنا جو تھوڑی مدت میں ساری دنیا کا سفر کرے گا ۔ دولت کا اس قدر زیادہ ہونا کہ جو لوگ بکریاں چَراتے تھے ، اُن کے بھی عالی شان محل بنیں گے ۔ ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ وہ قیامت کا حادثہ آسمانوں اور زمین کے لئے بھی بھاری ٹھیرے گا ۔ وہ ٹوٹ پھوٹ جائیں گے ۔ لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؛ وہ قیامت تمہارے پاس نہ ہوگی مگر دفعتہً ، اچانک ، ناگہانی طور سے ۔ یَسْئَلُوْنَکَ ؛ وہ تم سے پوچھتے ہیں ۔ کَاَنَّکَ حَفِیٌّ عَنْهَا ؛ گویا کہ تم اس کے بڑے شوقین تھے ۔ قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہہ دو ۔ اِنَّـمَا عِلْـمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؛ اس کے سوا نہیں کہ قیامت کا علم اللہ کے پاس ہے ، اس سے تو صرف خدا ہی واقف ہے ۔ وَلٰـکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ ؛ مگر اکثر لوگ ۔ لَا یَعْلَمُوْنَ ؛ نہیں جانتے اور بے فائدہ قیامت کے متعلق سوالات کرتے اور اتنا نہیں سمجھتے کہ جب ہم مرگئے تو ہماری قیامت تو ہوچکی ۔

ترجمہ :- تم سے یہ لوگ پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی ؟ تم کہہ دو '' اس کا علم تو خدا ہی کو ہے ۔ اس کا وقت صرف خدا بتائے گا ۔ (قیامت) بڑا زبردست حادثہ ہے آسمانوں اور زمین کے حق میں (بڑا سخت اور بھاری ہے وہ قیامت) تمہارے پاس آئے گی تو دفعتہً آئے گی'' ۔ وہ تم سے سوال کرتے ہیں گویا کہ تم اس کے بڑے شوقین ہو ۔ (پیغمبر !) تم کہہ دو '' اس کا علم تو اللہ کے پاس ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے'' ۔

قیامت سے پہلے کے آثار

صاحبو ! ایک تو قیامتِ کبریٰ ہے جس میں آسمان زمین سب نیست و نابود ہوجائیں گے ۔ دوسرے ، قیامتِ کبریٰ کے جو بچے ہیں جو اپنی ماں سے پہلے پیدا ہورہے ہیں وہ کیا ہیں ؟ عام تباہ کن حالات ۔ دَابَّـةُ الْاَرْض کے بچّے ریلیں ، موٹریں ، ہوائی جہاز ہیں ۔ دجّالوں کی تو کیا کمی پڑی ہے ۔ مدعیانِ نبوت بھی کچھ کم نہیں ہیں ، حتّٰی کہ روز ایک مدعیِ نبوت پیدا ہورہا ہے ۔ بعض مدعیان نبوت سے میری بھی ملاقات ہوئی ہے ۔ زلزلوں اور کشت و خون کا تو کچھ نہ پوچھو ۔ ہزاروں نہیں ، لاکھوں نہیں کروڑوں آدمی ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں ۔ یہ تو فرزندانِ قیامت ہیں ۔ آگے اصل قیامت کے وقت کیا کیا ہونے والا ہے خدا ہی اس سے بچائے ۔

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ
لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ ع ۲۳ ۷ ۱۴ ع عند المتاخرین

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہہ دو ۔ لَآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ؛ میں اپنے لئے بھی مالک نہیں ، میرے لئے بھی میرے ہاتھ میں نہیں ۔ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؛ نہ نفع نہ ضرر ۔ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؛ مگر اسی قدر جس قدر خدا چاہے گا ۔ معمولی سمجھ کے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم یا دوسرے کچھ خیر و شر کے مالک ہیں اور جو لوگ اپنے عدمِ ذاتی سے واقف ہوتے ہیں ، جو اپنے وجود بالعرض کے قائل ہیں ، جو یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کے سوا کسی کے ہاتھ میں کچھ نہیں ، وہی بندگی کو سمجھتے ہیں ۔ وہ اپنی عاجزی کا اِدراک رکھتے ہیں ۔ جو کچھ کرتے ہیں وہ سمجھ کر کرتے ہیں ۔ کہ یہ خدا کی قدرت اور اس کی قوت کا ظہور ہے ۔ ع

آنانکہ غنی تراند محتاج تراند ۔

بڑے لوگوں کو ان کی عاجزی اور فقر کا دوسروں سے زیادہ علم ہوتا ہے ۔ ان کے پاس شرک فی القدرت نہیں پھٹکتا ۔ وہ ہمیشہ اپنے پیشِ نظر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رکھتے ہیں ۔ بندگی میں جو مزے ہیں وہ خدائی کے دعوے میں نہیں ۔ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ ؛ اور اگر میں علمِ غیب رکھتا ۔ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ؛ تو بہت کچھ خیر اور فائدہ حاصل کر لیتا ۔ [اس فقرِ ذاتی جہلِ ذاتی کا نتیجہ کیا ہے ۔؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؛ ہم نے تم کو خیرِ کثیر دیا ۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؛ اور تم کو وہ سب کچھ بتا دیا جو تمہیں معلوم نہ تھا ۔ حدیث میں ہے : اُوْتِيْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ؛ مجھے اوّلین و آخرین سب کا علم دیا گیا ہے ۔ اگلے اور پچھلوں کے علم سے سرفراز کیا گیا ہے ۔ سب کچھ ہوا مگر خدا کے سامنے اس کی نسبت کرتے ، بندے کے بندے ، فقیر کے فقیر رہے ۔ اس فقیری پر صد مرحبا ، اس لاعلمی پر صد آفریں ۔] وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ؛ اور مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچتا ۔ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ؛ میں تو صرف نذیر و بشیر ہوں ، بری بات سے ڈراتا ہوں اور اچھی بات کی خوش خبری دیتا ہوں ۔ میرا کام صرف تبلیغ ہے احکامِ الٰہی کا پہنچانا ہے نہ کہ کسی کو نفع یا نقصان پہنچانا ۔ مگر یہ ڈرانا اور بشارت دینا کس کے لئے ہے ۔ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ؛ مسلمانوں کے لئے ۔ ایمان داروں کے لئے ۔ ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں ۔ دل میں ایمان نہیں تو پیغمبر کی کسی نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہہ دو : نفع و نقصان میرے ہاتھ میں اپنے لئے بھی کچھ نہیں مگر جتنا خدا چاہے اور اگر مجھے غیب کی باتیں معلوم ہوتیں تو بہت کچھ بھلائی حاصل کر لیتا اور مجھے کسی قسم کا نقصان نہ پہنچتا ۔ ڈرانا اور خوش خبری دینا میرا کام ہے ایمان داروں کے لئے (میں تو صرف پیغمبر ہوں ، اس کو وہی سمجھتے ہیں جن کو کچھ ایمان ہے) ۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۸۹﴾

هُوَ الَّذِیْ ؛ وہی تو ہے جو ۔ خَلَقَكُمْ ؛ جس نے تم کو پیدا کیا ، مخلوق کیا ۔ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؛ ایک شخص سے ۔ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا ؛ اور اسی کی جنس سے اس کا جوڑا بھی پیدا کیا ۔ لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ؛ تاکہ اس کے پاس پہنچ کر آرام پائے ، سکون حاصل کرے ۔ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا ؛ پھر جب اس سے ملا ، اس پر چھا گیا ، اس سے لپٹ پڑا ۔ حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا ؛ تو ابتداءً ہلکا سا بار معلوم ہوا ، ہلکا حمل ہوا ۔ فَمَرَّتْ بِهٖ ؛ پھر اس کو لے کر چلتی پھرتی تھی ۔ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ ؛ پھر جب حمل بڑا ہوگیا اس کو گرانی ہونے لگی ۔ وہ بوجھل ہوگئی ۔ دَعَوَا اللّٰهَ ؛ تو میاں بیوی ، دونوں نے اللہ سے دُعا شروع کی ۔ رَبَّهُمَا ؛ جو ان کا رب ہے ۔ لَىِٕنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا ؛ اگر تو ہم کو پورا پاٹھا بچہ دے ، اچھا خاصا بچہ دے ۔ لَنَكُوْنَنَّ ؛ تو ہم ہوجائیں گے ۔ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ؛ شکر گزاروں میں سے ۔

ترجمہ :- وہی تو ہے جس نے تم کو ایک ہی شخص سے پیدا کیا اور اُس کی جنس سے اُس کا جوڑا بھی دیا تاکہ اس سے (آدمی اپنی بیوی سے) سکون حاصل کرے ۔ پھر جب وہ اس پر چھا گیا (جب دونوں ملے) تو (ابتداءً) کچھ خفیف سا بار معلوم ہوا ۔ پھر وہ اس کو لے کر چلتی پھرتی تھی ۔ پھر جب حمل بڑا ہوگیا تو اس نے گرانی محسوس کی ، اب (میاں بیوی) دونوں مل کر اللہ سے جو اُن کا رب ہے دُعا کرنے لگے (یا اللہ !) اگر تم ہم کو پورا پاٹھا بیٹا دے گا تو ہم تیری شکر گزاری کیا کریں گے ۔

فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَاۤ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾

فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا ؛ پس جب اللہ تعالیٰ نے اُن (ماں باپ) کو اچھا خاصا پورا پاٹھا بیٹا عطا فرمایا ۔ جَعَلَا لَهٗ ؛ تو اُن دونوں نے اس کے لئے کیا ۔ شُرَكَآءَ ؛ شریکوں کو ، حصّہ داروں کو ۔ فِیْمَاۤ اٰتٰىهُمَا ؛ اس بچے کے متعلق جس کو خدا نے ان ماں باپ کو دیا ۔ اب کوئی کہتا ہے ڈاکٹر صاحب و فلاں حکیم صاحب کے علاج سے بچہ پیدا ہوا ہے ۔ کوئی کہتا ہے فلاں مقام میں جانے سے مُراد پوری ہوئی ۔ کسی کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے ۔ دیکھو ! نسبتِ مجازی لگاؤ تو نسبتِ حقیقی کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھو ۔ ظاہری اسباب کو حقیقی نہ سمجھو ۔ خالقِ حقیقی خدا ۔ قادر بالذات خدا ۔ یوں مجازی نسبت میں لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا بھی آیا ہے ۔ مگر مجاز کے ساتھ حقیقت کو بھول نہ جاؤ ۔ فَتَعٰلَى اللّٰهُ ؛ خدا تو اس سے اعلیٰ و ارفع ہے ۔ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ؛ کہ

لوگ اس سے شرک کریں ۔ ہمیشہ یاد رکھو! بالعرض، بالذات کے سامنے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

ترجمہ :- پس جب خدا نے اُن کو (ماں باپ کو) اچھا خاصا بیٹا عطا کیا تو وہ اُس کے متعلق لگے دوسروں کو اُس کا (اللہ کا) شریک بنانے ۔ خدا تو اعلیٰ و ارفع ہے کہ اس سے شرک کریں ۔

اَیُشْرِکُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْئًا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾

اَیُشْرِکُوْنَ ؛ کیا یہ شرک کرتے ہیں ۔شریک کرتے ہیں، حصہ دار بناتے ہیں ۔ مَالَا یَخْلُقُ شَیْئًا ؛ ایسی چیز کو جو کچھ نہیں پیدا کرسکتی ۔ وَهُمْ یُخْلَقُوْنَ ؛ اور وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں جس کی اصل عدم ہے وہ مُردہ ہے ۔ بھلا وہ مُردہ کو کیا پیدا کرے گا ؟

ع خفتہ را خفتہ کے کند بیدار؟ (سوئے ہوئے کو سویا ہوا کیونکر جگا سکتا ہے ۔؟) ۔

معدوم سے موجود کیوں کر پیدا ہوگا ؟

ترجمہ :- کیا وہ ایسوں کو شریک ٹھیراتے ہیں جو خود کسی کے خالق نہیں اور وہ خود مخلوق ہیں ۔

وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّ لَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾

وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ؛ اور وہ نہیں کرسکتے ۔ استطاعت اور قوت نہیں رکھتے ۔ لَهُمْ ؛ اُن کی ۔ نَصْرًا ؛ مدد ۔ وَلَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ؛ اور نہ اپنی ہی کچھ مدد کرسکتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور وہ اُن کی مدد نہیں کرسکتے اور نہ خود اپنی آپ ہی مدد کرسکتے ہیں ۔

وَ اِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَتَّبِعُوْكُمْ ؕ

سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ ؛ اور اگر تم ان کو بُلاؤ ۔ اِلَى الْهُدٰى ؛ ہدایت کی طرف ۔ لَا یَتَّبِعُوْكُمْ ؛ تو تمہاری اتباع ہرگز نہ کریں گے ۔ تمہارے قدم بہ قدم ہرگز نہ چلیں گے ۔ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ ؛ تمہارے حق میں برابر ہے، یکساں ہے ۔ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ ؛ چاہے تم اُن کو بُلاؤ، پکارو ۔ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ؛ چاہے خاموش رہو، چُپ چاپ رہو ۔ یا ساکت اور صامت رہو ۔ یہ نہ ماننے ہیں نہ مانیں گے ۔

ترجمہ :- اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بُلاؤ تو وہ تمہاری اتباع نہ کریں گے (تمہاری ایک نہ سُنیں گے) تمہارے حق میں (دونوں) برابر ہیں، چاہے تم ان کو بُلاؤ یا چُپ چاپ (بیٹھے) رہو ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ ؛ بے شک تم جن لوگوں کو پکارتے ہو ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ عِبَادٌ ۔ بندے ہیں ۔ اَمْثَالُكُمْ ؛ تمہارے مثل ۔ تمہارے جیسے ۔ تمہاری طرح ۔ فَادْعُوْهُمْ ؛ پھر تم ان کو پکارو ۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ ؛ پھر ان کو چاہئے کہ تمہارا جواب دیں ۔ تمہاری فریاد رسی کریں ۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگر تم سچے ہو ۔

ترجمہ :- بے شک جن لوگوں کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو وہ بھی تمہاری طرح بندے ہیں ۔ اچھا ! تم ان کو پکارو ۔ پھر ان کو تو چاہئے کہ تمہاری فریادرسی کریں اگر تم سچے ہو (کہ وہ تمہاری سُنتے ہیں ۔ تمہاری مدد کر سکتے ہیں) ۔

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ ؛ کیا ان کے پیر ہیں ؟ يَمْشُوْنَ بِهَا ؛ جن سے چلتے ہیں ۔ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ ؛ کیا ان کے ہاتھ ہیں ؟ يَبْطِشُوْنَ بِهَآ ؛ جن سے پکڑتے ہیں ، اور کام کرتے ہیں ، دباتے ہیں ، بھینچتے ہیں ۔ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ ؛ کیا ان کی آنکھیں ہیں ؟ يُبْصِرُوْنَ بِهَآ ؛ جن سے دیکھتے ہیں ۔ اپنی بصارت سے کام لیتے ہیں ۔ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ ؛ کیا ان کے کان ہیں ؟ يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؛ جن سے وہ سُنتے ہیں ۔ قُلْ ؛ اے پیغمبر ! تم کہو ۔ اُدْعُوْا ؛ بُلاؤ ، پکارو ۔ شُرَكَآءَكُمْ ؛ اپنے معبودوں کو ، ان کو جن سے تم شرک کرتے ہو ۔ ثُمَّ كِيْدُوْنِ ؛ پھر تم میرے لئے تجویزیں کرو ۔ کید و مکر کرو ، داؤں کرو ۔ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ؛ اور مجھے مہلت نہ دو ۔ کسی قسم کے انتظار میں نہ رہو ۔

ترجمہ :- کیا اُن (بتوں) کے پیر ہیں جن سے وہ چلیں یا اُن کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑیں یا اُن کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھیں یا اُن کے کان ہیں جن سے وہ سنیں ۔ (اے پیغمبر) تم کہہ دو کہ تم اپنے شریکوں کو بُلا لو ۔ (اپنے معبودوں کو پکارو) پھر (تم سے جس قدر ہو سکے) میرے لئے کید (اور مکر) کرو اور مجھے مہلت نہ دو ۔ تم میرا کچھ بگاڑ نہ سکو گے ۔ نہ تمہارے بُت مجھے نقصان پہنچا سکیں گے ۔

کیونکہ :-

إِنَّ وَلِيِّـۧ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾

اِنَّ ؛ بے شک ۔ وَلِیّٖ ؛ مددگار ۔ سرپرست ۔ وَلِیِّ یَ ؛ میرا کارساز ، یار و مددگار ۔ میرا سرپرست ۔ اَللّٰہُ ؛ اللہ ہے ۔ اَلَّذِیْ ؛ جو ۔ جس نے ۔ نَزَّلَ الْکِتٰبَ ؛ کتاب نازل کی ، اُتاری ۔ وَھُوَ یَتَوَلّٰی ؛ اور وہ مدد فرماتا ہے ، سرپرستی فرماتا ہے ۔ اَلصّٰلِحِیْنَ ؛ نیکوں کی ۔

ترجمہ :- بے شک میرا سرپرست تو اللہ ہے جس نے یہ کتاب (یعنی قرآن) اُتاری اور وہی اچھوں کی سرپرستی فرماتا ہے ۔ (نیک کام کرنے والوں کی مدد فرماتا ہے) ۔

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾

وَالَّذِیْنَ ؛ اور وہ لوگ ۔ یعنی وہ معبود ۔ تَدْعُوْنَ ؛ جن کو تم پکارتے ہو ۔ مِنْ دُوْنِہٖ ؛ اُس کے سوا خدا کو چھوڑ کر ۔ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ؛ اُنہیں استطاعت نہیں ، قدرت نہیں ، وہ کر نہیں سکتے ۔ نَصْرَکُمْ ؛ تمہاری مدد ۔ تمہاری نصرت ۔ وَلَآ اَنْفُسَھُمْ یَنْصُرُوْنَ ؛ اور نہ وہ خود اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور تم جن کو (یعنی معبودوں اور بتوں کو) خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ نہ تم کو نصرت دے سکتے ہیں نہ اپنے آپ کو (نہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں نہ اپنی) ۔

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ۗ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾

وَاِنْ تَدْعُوْھُمْ ؛ اور اگر تم ان کو یعنی مشرکوں کو بلاؤ ۔ اِلَی الْھُدٰی ؛ ہدایت کی طرف ۔ لَا یَسْمَعُوْا ؛ تو نہ سُنیں ۔ اور نہ مانیں ، قبول نہ کریں ۔ وَتَرٰھُمْ ؛ اور تم ان کو دیکھتے ہو کہ بظاہر ۔ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ ؛ تم کو دیکھتے ہیں ۔ وَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ؛ اور حقیقتاً یہ دل کے اندھے تم کو نہیں دیکھتے نہ سمجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بُلاؤ تو وہ (کبھی) نہ سُنیں اور تم ان کو دیکھتے ہو کہ وہ تم کو دیکھتے ہیں حالانکہ وہ (حقیقتاً) نہیں دیکھتے ۔ (یہ نادان ، یہ کور باطن نہ کچھ سوچتے ہیں نہ سمجھتے ہیں) ۔

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾

خُذِ الْعَفْوَ ؛ (پیغمبر! ان کے ساتھ) عفو سے کام لو ۔ درگزر کرو ۔ جانے بھی دو ۔ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ ؛ اور اچھی باتوں کا حکم دو ۔ اور حسبِ عادت اپنے حکم دیئے جاؤ ۔ وَاَعْرِضْ ؛ اور اعراض کرو ۔ روگردانی کرو ۔ کنارہ کرو ۔ عَنِ الْجٰھِلِیْنَ ؛ ان جاہلوں سے ۔ نادانوں سے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) عفو سے کام لو (درگزر کرو)۔اچھی باتوں کا حکم دو ۔ (اور دستور کے موافق احکام دیتے رہو) اور (ان) جاہلوں سے اعراض کرو ۔ (ممکن ہے کہ ان میں سے چند لوگ تمہاری سُنیں اور راستی پر آجائیں)۔

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۰۰

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّکَ ؛ اور اگر تم کو چھیڑیں ۔تم کو ستائیں ۔ مِنَ الشَّيْطٰنِ ؛ شیطان سے ۔ نَزْغٌ ؛ چھیڑ ۔ وسوسہ ۔ اس کے قریب ہیں نغزٌ اور نَخسٌ اور نَسغٌ ؛ شیطان تم کو چھیڑے ۔ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؛ تو اللہ کی پناہ مانگو ۔ اس کی حفاظت میں آجاؤ ۔ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؛ بے شک وہ سمیع وعلیم ہے ۔ وہ سب کی سنتا ہے، سب کا علم رکھتا ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر تم سے شیطان کچھ چھیڑ کرے تو تم اللہ کی پناہ مانگو ۔ بے شک وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے ۔ (وہ تم کو ان کے شر سے بچائے گا)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰۗىِٕفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝۲۰۱ۚ

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؛ بے شک جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں ۔غضبِ الٰہی سے بچاؤ کرتے ہیں ۔ اللہ سے ڈرتے ہیں ۔ اِذَا مَسَّهُمْ ؛ جب ان کو چھو جائے ۔ ٹھیس لگ جائے ۔ طٰۗىِٕفٌ ؛ گردش کرنے والا خیال ۔ خطرہ ۔ مِنَ الشَّيْطٰنِ ؛ شیطان سے ۔ شیطان کا ۔ تَذَكَّرُوْا ؛ فوراً خدا کو یاد کر لیتے ہیں ۔متنبہ ہوجاتے ہیں ۔ فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ؛ تو فوراً ہی دیکھتے اور سوچتے ہیں ۔ ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں ۔ ان کو حق و باطل میں تمیز ہوجاتی ہے ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ متقی ہیں جب ان کو شیطانی خیال (اور اس کا خطرہ ٹھیس لگاتا ہے) تو فوراً متنبہ ہوجاتے ہیں اور وہ دیکھنے لگتے ہیں ۔ (اور ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں)۔

وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ۝۲۰۲

وَاِخْوَانُهُمْ ؛ اور ان کے بھائی ۔ یعنی کافروں کے ہم خیال ۔ يَمُدُّوْنَهُمْ ؛ ان کو بڑھاتے ہیں ۔ گھسیٹے لئے جاتے ہیں ۔ ان کی تائید کرتے ہیں ۔ فِي الْغَيِّ ؛ سرکشی میں ۔ گمراہی میں ۔ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ؛ پھر کچھ کمی نہیں کرتے ۔ کچھ کوتاہی وتقصیر نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- اور جو ان کے بھائی (اور ہم خیال) ہیں ، ان کو سرکشی میں گھسیٹے لئے جاتے ہیں اور کچھ کمی نہیں کرتے ۔

وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۭ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ

هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

وَ اِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ ؛ اور جب تم ان کے پاس نہ آؤ ۔ بِاٰيَةٍ ؛ آیت کو لے کر ۔ جب تم اُن کے پاس کوئی آیت نہ لاؤ ۔ قَالُوْا ؛ تو کہتے ہیں (یہ منکر) ۔ لَوْلَا ؛ کیوں نہیں ؟ اِجْتَبَيْتَهَا ؛ چھانٹ لیا ان کو تم نے ۔ یعنی کوئی منتخب آیت کیوں نہیں لاتے ؟ کیوں واضح دلیل نہیں بیان کرتے ۔ کیوں نا قابلِ انکار معجزہ نہیں بتاتے ۔ قُلْ ؛ اے پیغمبر! تم کہو ۔ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ ؛ میں تو صرف اتباع کرتا ہوں ۔ پیروی کرتا ہوں ۔ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؛ اس کی جو میری طرف وحی کی جاتی ہے ۔ مِنْ رَّبِّيْ ؛ میرے رب کے پاس سے ۔ هٰذَا بَصَآئِرُ ؛ یہ بصیرت افزا باتیں ہیں ۔ یہ قرآن بینائی پیدا کرتا ہے ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کے پاس سے ۔ وَهُدًى ؛ اور سراپا ہدایت ہے ۔ وَرَحْمَةٌ ؛ اور رحمت ہے ۔ (مگر کن کے لئے) لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں ۔ ان کے لئے جن کے دل میں نورِ ایمان ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر تم ان کے پاس کوئی آیت (کوئی نشانی ۔ کوئی معجزہ) نہ لاؤ تو وہ کہتے ہیں کیوں نہیں منتخب آیت لاتے ۔ تم کہو :- میں تو صرف وحیِ الٰہی کی اتباع کرتا ہوں (جو خدا فرماتا ہے وہی کہہ دیتا ہوں) ۔ یہ تمہارے رب کے پاس سے بصیرت افزا باتیں اور ہدایت و رحمت ہے (مگر کن کے لئے) ایمان داروں کے لئے (ان لوگوں کے لئے جن کے دل میں کچھ نورِ ایمان ہے) ۔

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ ؛ اور جب قرآن پڑھا جاتا ہے ۔ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؛ تو اس کو سنو ۔ کان لگا کے سنو ۔ دل لگا کر اور پوری توجہ سے سنو ۔ وَاَنْصِتُوْا ؛ اور چُپ چاپ رہو ۔ خاموش بیٹھو ۔ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ؛ شاید تم رحم کئے جاؤ ۔ تا کہ تم پر خدا رحم فرمائے ۔

ترجمہ :- اور جب قرآن پڑھا جائے تو تم کان دھر کے سنو اور خاموش بیٹھو تا کہ تم پر رحم کیا جائے ۔

صاحبو ! کتنا حصہ قرآن سمجھا جائے گا ؟ علماء کہتے ہیں تین آیتیں یا ایک بڑی آیت ۔ جب قرآن شریف پڑھا جارہا ہو ، اُس وقت تم چُپ چاپ بیٹھو ۔ کان لگا کر سنو ۔ قرآن شریف کے پڑھنے کے وقت شور و پکار کرنا ، بیکار بکواس کرنا دُرست نہیں ۔ مگر قرآن پڑھنے والے کو بھی چاہیے کہ لوگ کام کاج میں لگے ہوئے ہیں تو پکار پکار کر قرآن نہ پڑھے ۔ اس میں دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے الگ جگہ آہستہ آہستہ (پڑھتے ہیں) پڑھو ع گراں بہ خاطرِ یاراں مکن تلاوت را

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ۝

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ ؛ اورتم اپنے خدا کی یاد کرو ۔ اپنے رب کا ذکر کرو ۔ فِيْ نَفْسِكَ ؛ اپنے دل میں ۔ تَضَرُّعًا ؛ گڑگڑا گڑگڑاتے ، آہستہ آواز سے ۔ عاجزی سے ۔ تضرع وزاری سے ۔ وَخِيْفَةً ؛ اورخوف سے ۔ ڈرتے ڈرتے ۔ وَدُوْنَ الْجَهْرِ ؛ اور نہ کہ چلاّ کر ۔ نہ بہت زور سے ۔ مِنَ الْقَوْلِ ؛ کہنے سے ۔ قول سے ۔ بِالْغُدُوِّ ؛ صبح کو ۔ وَالْاٰصَالِ ؛ جمع اَصِيْل ۔ اور دن ڈھلے ۔ قبلِ مغرب ۔ وَلَا تَكُنْ ؛ اور نہ ہو ۔ مِنَ الْغٰفِلِيْنَ ؛ غافلوں میں سے ۔

ترجمہ :- اورتم اپنے خدا کا ذکر کرو ، (اس کی یاد میں مشغول رہو) دل ہی دل میں ، تضرع وزاری اور خوف کے ساتھ ، نہ بہت بلند آواز سے ۔ صبح کو دن نکلے اور دن ڈھلے (صبح و شام) ۔ اور غافلوں میں سے نہ بنو ۔

صاحبو ! عام طور سے متوسط آواز سے ذکر کرنا چاہیئے ۔ اگر علحدہ جگہ ہو اور لوگوں کے کاموں میں خلل نہ پڑتا ہو ، سونے والوں کو تکلیف نہ ہوتی ہو تو ذکرِ جہر بھی کر سکتے ہیں ۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے ہم اپنے گھر میں رہتے اور مسجدِ مبارک میں نماز ختم ہونے کا علم ہم کو اس طرح ہوتا ہے کہ لوگ بعدِ نماز زور سے ذِکر کرتے ۔ سفرِ حج میں لوگ اس قدر زور سے لبیک کہتے کہ ان کی آوازیں بیٹھ جاتیں ۔ آخر حضرتؐ کو کہنا پڑتا ۔ اپنے آپ کو سنبھالو ۔ تم کسی بہرے کو نہیں پکار رہے ہو ۔

یہ بات یاد رکھو ! ابتداء میں ذکرِ جہر کی ضرورت ہوتی ہے ۔ جب دل چلنے لگے اور بغیر منہ سے لفظ نکالے ہوئے دل یادِ خدا کرنے لگے تو ذکرِ سرّی یا خفی کریں ۔ جب ذکرِ سرّی ، دائمی ہوجائے تو دل و زبان دونوں سے کام لے سکتے ہیں ۔ مگر اوسط درجہ سے ۔ بہر حال نہ غفلت جائز ہے نہ لوگوں کو ایذاء دینا جائز ہے ، نہ ان کے کاموں میں خلل ڈالنا ۔

صاحبو ! ذکر کے وقت کپڑے پاک صاف ہوں ۔ ہوسکے تو خوشبو ملو ۔ عود وغیرہ جلاؤ ۔ روبہ قبلہ بیٹھو ۔ دو زانو بیٹھو جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں ۔ یا چار زانو بیٹھو اور بائیں ران میں گھٹنے کے نیچے اس میں رگِ کیماس ہے ۔ اس کو انگوٹھے اور اس کے پاس کی انگلی میں دباؤ ۔ آنکھیں بند کرلو ۔ اگر خطرات آتے ہوں تو کلمۂ طیبہ پڑھو ۔ یعنی لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کی ضرب دو ۔ عموماً ضرب دل پر دیا جاتا ہے ۔ بعض لوگ مختلف لطائف پر ضرب دیتے ہیں ۔ ذکر کے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر رکھو ۔ انگلیوں سے انگوٹھے کو ملاؤ اور چھوٹی انگلی کو ذرا علحدہ رکھو ۔ لفظ اللہ کی صورت پیدا ہوگی ۔ اگر خطرات کم آتے ہوں یا بند ہوگئے ہوں تو لفظ اَللّٰه پڑھو ۔ یا اَللّٰهُ کے هُوْ کو دراز کرو ۔ اس سے صَوتِ سرمدی پیدا ہوگی جو توحید پیدا کرتی ہے ۔ بہرحال جس طرح ہوسکے خدا کو یاد کرو ۔ غفلت ایک قسم کی موت ہے ۔ چلتے ، پھرتے ، اُٹھتے ، بیٹھتے ، لیٹے ہوئے ، کھڑے کھڑے جس طرح ہوسکے یادِ خدا کرو ۔

یاد رکھو ! ذکرِ جہر سے جوشِ محبت پیدا ہوتا ہے ۔ قوالی میں مزہ ملتا ہے ۔ اور ذکرِ خفی یا سرّی سے ربودگی آتی ہے ۔

ذکر کا طریقہ اور اس کے آداب

فنائیت پیدا ہوتی ہے ۔ ذکرِ جہر کرنے والے کی مثال شرابی کی ہے اور ذکرِ خفی کرنے والے کی مثال افیونی کی ہے ۔ اگر ایک پانی میں ڈوب کر مرتا ہے تو دوسرا آگ میں جل کر چیخ چیخ کر جان دیتا ہے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ ۲۴ ع۸ ۱۴

اِنَّ الَّذِيْنَ ؛ بے شک جو لوگ ۔ عِنْدَ رَبِّکَ ؛ تیرے رب کے پاس ہیں ۔ خواہ فرشتے خواہ اولیائے کرام ۔ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ؛ خود کو بڑا نہیں سمجھتے ۔ تکبر نہیں کرتے ۔ سرکشی نہیں کرتے ۔ عَنْ عِبَادَتِهٖ ؛ اس کی عبادت سے ، اس کی بندگی سے ۔ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ ؛ اور اس کی تسبیح کرتے ہیں ۔ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں ۔ اس کو تمام عیوب سے پاک سمجھتے ہیں ۔ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ؛ اور اس کو سجدہ کرتے ہیں ، خاکِ مذلت پر اپنا سر رکھ دیتے ہیں ۔ انتہائی عاجزی کو ظاہر کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ تمہارے خدا کے پاس ہیں ، (تمہارے رب کے دربار میں ہیں) وہ اس کی بندگی سے سرتابی نہیں کرتے ۔ (وہ بندگی سے خود کو اعلےٰ و ارفع نہیں سمجھتے) ۔ اور اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اس کو سجدہ کرتے ہیں ۔

صاحبو ! خالی سر جھکانا سجدہ نہیں ہے ۔ نہ کسی بزرگ کے پیروں پر سر رکھ دینا سجدہ ہے ۔ سجدہ میں سات (۷) اعضاء زمین پر رکھے جاتے ہیں ۔ سر ۔ دو ہاتھ ۔ دو گھٹنے ۔ دو پاؤں کے پنجے ۔ اور سجدہ خدا کو ہوتا ہے نہ کہ بندے کو ۔ تاہم سجدہ کی مشابہت بھی پیدا کرنا بری بات ہے کہ نادان لوگ دھوکا کھا جائیں ۔ تم ایسے کام کرتے ہی کیوں ہو کہ لوگوں کو اعتراض کرنے کا موقع ملے ۔

صاحبو ! یہ سجدہ کی آیت ہے ۔ اس کو پڑھو تو سجدہ کرو ۔

(۸) سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّ سَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّ عَشْرُ رُكُوْعَاتٍ ۔

سورۂ انفال مدنی ہے اس میں پچھتر (۷۵) آیتیں اور دس (۱۰) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اس سورہ کا نام انفال ہے ۔ جس کے معنی مالِ غنیمت اور وہ مال مُراد ہے جو جنگ کے بعد حاصل ہوتا ہے ۔ اس سورت سے پہلے اعراف میں یہ بتایا گیا تھا کہ جو حق کے خلاف کرے گا وہ خود تباہ ہوگا ۔ لہذا اس سورہ یعنی انفال میں جنگِ بدر کا ذکر ہے جس میں کافر باوجود کثرت کے برباد ہوگئے ، شکستِ فاش کھائی ۔ اور اس کی پیشگوئی سورۂ اعراف میں ہے ۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱﴾

یَسْئَلُوْنَکَ ؛ تم سے سوال کرتے ہیں ۔ پوچھتے ہیں ۔ عَنِ الْاَنفَالِ ؛ مالِ غنیمت کے متعلق ۔ اَنْفَال نَفل کی جمع ہے ۔ جس کے مادّے میں زیادت کے معنٰی ہیں ۔ فرض سے زائد نماز کو نَفل کہا جاتا ہے ۔ خدا اپنے فضل وکرم سے بعدِ جنگ جو مال دیتا ہے اس کو بھی نَفل کہتے ہیں ۔ غنیمت عام ہے ۔ محنت سے حاصل ہو یا بے محنت ۔ پہلے حاصل ہو یا پیچھے ۔ مگر جو مال بغیر جنگ کے حاصل ہو اُسے فَیء کہتے ہیں ۔ قُلْ ؛ اے پیغمبر! تم کہو ۔ اَلْاَنفَالُ ؛ مالِ غنیمت ۔ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ؛ خدا اور رسولؐ کا ہے ۔ اس سے مُراد بیت المال ہے ۔ بیت المال میں وہ مال رہتا ہے جو مسلمانوں کے عام ضروریات میں صرَف کیا جاتا ہے ۔ غرض کہ جو چیز خدا و رسولؐ کی کہی جاتی ہے اس سے قوم کی ملکیت مُراد ہوتی ہے ۔ اسی واسطے حدیث شریف میں آیا ہے'' ہم پیغمبروں کے ، لوگ وارث نہیں ہوتے ۔ ہم جو چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ رہتا ہے''۔ اسی طرح پیشوایانِ مذہب و قایدینِ مِلّت و لیڈرانِ قوم کی کوئی ملکیت نہیں ہوتی ۔ وہ قومی ضرورتوں کے لئے قوم ہی کا روپیہ صرَف کرسکتے ہیں ۔ ان کے جمع کئے ہوئے مال کے بیوی بچے وارث نہیں ہوتے ، اور نہ وہ عام ضرورت سے زیادہ اپنے بیوی بچوں پر صرَف کرسکتے ہیں ، نہ خود اپنی ذات پر جھوٹی پوزیشن کی حفاظت میں روپیہ اُڑا سکتے ہیں ۔ غیر مسلموں کے لیڈر تیسرے درجہ کے ڈبہ میں بیٹھتے ہیں اور مسلمانوں کے قایدین اوّل درجہ کے ڈبے میں نہ بیٹھنے کو خلافِ شان سمجھتے ہیں ؟ مسلمانوں کی عزت اسلام کی خدمت سے ہے ۔ جو زیادہ اسلام کی خدمت کرے گا وہ زیادہ معزز ومحترم ہوگا ۔ کپڑے ، موٹر ، بنگلے ، فرسٹ کلاس کے ڈبے ، یہ سب جمادات ہیں ۔ ان سے انسان کی عزت نہیں ہے ۔ انسان کی عزت اس کے صفات سے ہے ۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ تو تم تقویٰ اختیار کرو ۔ اللہ سے ڈرو ۔ اس کے غضب سے بچو ۔ وَاَصْلِحُوْا ؛ اور دُرست کرو ۔ اصلاح کرو ۔ ذَاتَ بَيْنِكُمْ ؛ آپس کی حالت کو ۔ باہمی تعلقات کو ۔ ذَاتْ ذُو کا مؤنث ہے ۔ بمعنی والی ۔ اَیْ اَلْحَالَةَ ذَاتَ بَيْنِكُمْ ؛ مگر مسلمانوں کے آپس کے یہ تعلقات اور ان کی حالت کب دُرست ہوگی ؟ قوم! قوم! پکارنے سے کچھ نہیں ہوتا ۔ گلے پھاڑ پھاڑ کر تقریریں کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا ۔ نماز کا وقت آیا ہے اور تقریریں ہیں کہ ہو رہی ہیں ۔ یا یہ قوم پرست لوگ نماز کے وقت غائب ہوجاتے ہیں ۔ اور جب نماز سے فراغت ہوتی ہے تو پھر آموجود ہوتے ہیں ۔ اس لئے حکم دیا جاتا ہے : وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ کی اطاعت کرو ۔ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اور اس کے رسول کی بھی اطاعت کرو ۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؛ اگر ہو تم مسلمان ۔ اگر تم ایمان دار ہو ۔ مومن ہو ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) یہ لوگ مالِ غنیمت کے متعلق تم سے سوال کرتے ہیں ، (پوچھتے ہیں) ۔ تم کہہ دو :-

مالِ غنیمت خدا اور رسول کا ہے (کسی کی شخصی ملکیت نہیں ۔ خدا نے تم کو فتح دی ہے مالِ غنیمت سے سرفراز کیا ہے تو کہیں خدا کو بھول نہ بیٹھو) پھر اللہ سے ڈرو اور آپس کے معاملات کی اصلاح کرو ۔ اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان دار ہو ۔

ایمان دار کیسے ہوتے ہیں ؟

قومی رہنماؤں کے جمع کئے ہوئے مال کے اُن کے بیوی بچے حق دار نہیں ہوتے ۔ وہ قوم کا پیسہ ہے قوم پر خرچ ہونا چاہئے

ایمان کی علامت خوف، زیادت ایمان، توکل

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ

وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ مسلمان تو صرف وہی ہیں ۔ اَلَّذِیْنَ ؛ جو ۔ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ ؛ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جائے ۔ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ ؛ تو اُن کے دل گھبرا اُٹھتے ہیں ۔ خوف محسوس کرتے ہیں ۔ کانپ اُٹھتے ہیں ۔ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ ؛ اور جب ان پر پڑھی جائیں ۔ اٰیٰتُهٗ ؛ اُس کی آیتیں ۔ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا ؛ تو ان کے ایمان کو زیادہ کردیتی ہیں ۔ یقین ترقی کر جاتا ہے ۔ متزلزل اور کمزور ایمان قوی ہوجاتا ہے ۔

اس مسئلہ میں علماء میں اختلاف ہے ۔ بعض کے پاس ایمان ناقابلِ زیادت ہے ۔ اور بعض کے پاس قابلِ زیادت ۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ کفر و اسلام میں واسطہ نہیں ۔ آدمی یا مسلمان ہوگا یا کافر ۔ نفسِ ایمان ناقابلِ زیادت ہے ۔ مگر اس کے آثار اور کیفیات قابلِ زیادت ہیں ۔

وَ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ؛ اور وہ اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں ۔ سب کام اسی پر چھوڑتے ہیں ۔ کامیابی خدا کے ہاتھ میں ہے ۔ مگر ہم کو اپنا فرض ادا کرنا چاہئے ۔

ترجمہ :- ایمان دار تو وہی ہیں کہ جب ان کے سامنے خدا کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل گھبرا اُٹھتے ہیں (ایک خوف کو محسوس کرتے ہیں) اور جب ان کے سامنے خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھتا ہے ۔ اور (یہ لوگ اپنے رب کے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کرتے ۔) وہ خدا ہی پر توکل کرتے ہیں ۔

مسلمانوں کی یہ تین صفتیں قلبی تھیں ، روحانی تھیں ۔ ان کی ظاہری صفتیں کیا ہیں ؟

مسلمان کی صفات

اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾

اَلَّذِیْنَ ؛ جولوگ ۔ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ ؛ پابندی سے اور اچھی طرح سے نماز ادا کرتے ہیں ۔ جسمانی عبادت کرتے ہیں ۔ نیز مالی بھی ۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؛ اور اس مال سے کہ ہم نے اُن کو دیا ہے ۔ (تمہارا کیا ہے ۔ سب خدا کا ہے ۔ خدا کا مال خدا کے نام پر دینے سے جی چراتے ہو؟) یُنْفِقُوْنَ ؛ صَرف کرتے ہیں ۔ خرچ کرتے ہیں ، انفاق کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- جولوگ پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ بھی کرتے ہیں ۔

صاحبو ! اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی کیا شناخت بیان کی ہے ؟ خدا کا نام سنتے ہی دل کانپ اُٹھے ۔ قرآن کی آیتیں سُنیں تو ان کا یقین بڑھتا جائے نہ کہ شک پیدا ہو ۔ اپنی کسی قوت پر اعتماد نہ کریں ۔ اور اگر کریں تو صرف خدا پر ۔ کامیابی کو خدا کے ہاتھ میں سمجھیں ۔ دربارِ الٰہی میں پابندی سے حاضری دیں ۔ یعنی نماز پڑھیں اور راہِ خدا میں روپیہ پیسہ خرچ کرنے

میں کوتا ہی نہ کریں ۔ کیونکہ بہت سے لوگ سو (۱۰۰) رکعتیں نماز پڑھنے کو تیار ہیں مگر دو پیسے راہِ خدا میں دینے کو تیار نہیں ۔ مسلمان کا ظاہر اور باطن دونوں اچھا ہونا چاہئیے ۔ اللہ کے لئے جان و مال دونوں سے حاضر رہنا چاہئیے ۔

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝٤

اُولٰٓئِکَ ؛ یہی لوگ جن کی صفات اس سے پہلے کی آیت میں بیان کی گئی ہیں ۔ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ وہی ہیں سچے مسلمان ، حق پسند ، ایماندار ۔ حَقًّا ؛ یقیناً ۔ بے شک وشبہ ۔ لَھُمْ دَرَجٰتٌ ؛ ان کے بہت بڑے درجے ہیں ۔ عِنْدَ رَبِّھِمْ ؛ ان کے رب کے پاس ۔ وہ اللہ کے پاس عالی مرتبہ ہیں ۔ وَمَغْفِرَۃٌ ؛ اور ان کے لئے مغفرت ہے ۔ وَرِزْقٌ کَرِیْمٌ ؛ اور باعزت رزق ۔

ترجمہ :- یہی سچے مومن ہیں ۔ ان کے لئے ان کے رب کے پاس بڑے مرتبے ہیں ۔ اور مغفرت ہے اور کریمانہ رزق ہے ۔

كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِن بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ ۝٥

کَمَآ ؛ جس طرح کہ ۔ اس سے پہلے مالِ غنیمت کا ذکر آیا تھا جس کو نفل کہتے ہیں ۔ اسی طرح آئندہ بھی مال غنیمت سے سرفرازی ہوگی ۔ اَخْرَجَکَ رَبُّکَ ؛ تم کو تمہارے رب نے نکالا ۔ مِنْ بَیْتِکَ ؛ تمہارے گھر سے ۔ یعنی مدینہ سے ۔ بِالْحَقِّ ؛ یہ ہونا ہی تھا ۔ اس کی ضرورت تھی ۔ یہ نکلنا بے جا نہ تھا ۔ حق اور برحق تھا ۔ پیغمبر خود سے نہیں نکلے تھے نہ لوگوں کے کہنے سے نکلے تھے ۔ یہ حکمِ خدا تھا ۔ اسی کی اتباع میں رسولِ خدا ﷺ مدینہ سے نکلے تھے ۔ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ اور بے شک ایک فرقہ مسلمانوں کا ۔ ایک جماعت اور ایک گروہ ایمانداروں کا ۔ لَکٰرِھُوْنَ ؛ ناخوش تھے ۔ کراہت کرتے تھے ۔

ترجمہ :- جس طرح کہ تمہارے رب نے تمہیں تمہارے گھر (یعنی مدینہ) سے حق کے ساتھ نکالا حالانکہ مسلمانوں میں کی ایک جماعت اس سے قطعاً ناخوش تھی (کراہت کرتی تھی) ۔

جنگ بدر اور اس کے محرکات و اسباب

جنگِ بدر : صاحبو ! اس آیت میں جنگِ بدر کی طرف اشارہ ہے ۔ واقعہ یہ ہے کہ مکہ کے رہنے والوں نے مسلمانوں کے وطن چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کرنے ہی پر بس نہیں کیا ۔ بلکہ ہر دفعہ مدینہ کے قریب جاتے اور وہاں سے مسلمانوں کے جانور ہانک کر یا لُوٹ کر لے جاتے ۔ ایک دفعہ مدینہ کے سربرآوردہ افسر سعدؓ حج کے لئے مکہ پہنچے ۔ ابوجہل نے سعدؓ سے کہا کہ تم محمدؐ کو مدینہ سے نکال دو ۔ ان کو ہرگز پناہ نہ دو ۔ ورنہ ہم تم کو آئندہ حج کرنے نہ دیں گے ۔ سعد نے کہا ۔ خلاف قاعدہ اگر تم ہم کو حج سے روکو گے تو ہم بھی تم کو اپنی سرزمین سے گزرنے نہ دیں گے ۔ نیز مکہ والوں نے ایک بڑا قافلہ تجارت کا شام کو بھیجا تھا اور آپس میں یہ طے کرلیا تھا کہ اس تجارت سے جو نفع حاصل ہوگا وہ سب رسول اللہ ﷺ سے لڑنے میں صَرف کیا جائے گا ۔ قافلہ کے سردار اس وقت ابوسفیان بن حرب تھے جو بعد میں مسلمان ہوئے ۔ کافروں کی ایسی جنگی تیاری دیکھ کر

بعض لوگ ان سے لڑنے کے لئے تیار ہوگئے ۔ اور بعض جنگ سے کراہت کرنے لگے ۔ رسولِ خدا ﷺ حکمِ خداوندی سے جنگ کے لئے نکلے ۔ کافروں کو مسلمانوں کے جنگ کے لئے نکلنے کی اطلاع ہوگئی ۔ اور وہ بھی مسلح ہوکر آپہنچے ۔ قافلہ والے تو راستہ کترا کر اپنے قافلہ کو بچا کر مکہ پہنچ گئے اور مسلمانوں اور کافروں کی فوجوں کا آمنا سامنا ہوگیا ۔ مسلمانوں کے پاس اس وقت تین سو تیرہ (۳۱۳) آدمی تھے ۔ رسول اللہ ﷺ بہ حیثیت سپہ سالار کے عریش یعنی ایک چھپر کے نیچے انتظامِ فوج فرما رہے تھے ۔ کافروں کے پاس نو سو (۹۰۰) سے زیادہ سپاہی تھے ۔ مسلمانوں کے پاس ہتھیار بھی کم تھے اور دوسرا سامان بھی بہت زیادہ نہ تھا ۔ کافروں کے سردار عتبہ، شیبہ، ولید نے مبارز طلبی کی ۔ انصار میں سے جان نثارانِ نبوت لڑنے آموجود ہوئے ۔ کافروں کے سرداروں نے پوچھا تم کون ہو ؟ انھوں نے جواب دیا ہم مدینہ والے ہیں ۔ کافروں نے کہا ۔ تم کھیتی باڑی کرنے والے کسان لوگ ہم سے مقابلہ کرنے نکلتے ہیں ۔ ہمارے برابر والوں کو بھیجو ۔ رسولِ خدا ﷺ نے اپنے چچا حمزہؓ بن عبدالمطلب کو اور اپنے چچیرے بھائیوں ابو عبیدہؓ بن حارث اور علیؓ ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم کو بھیجا ۔ دونوں جماعتوں کے سرداروں نے باہمی تعارف حاصل کیا ۔ لڑائی شروع ہوئی ۔ حضرت حمزہؓ نے عتبہ کو مار لیا اور حضرت علیؓ نے ولید کو ۔ ابو عبیدہؓ کے پیر میں شیبہ نے بھالا مارا اور وہ زمین پر آرہے ۔ پھر حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ نے شیبہ کو بھی مار لیا ۔ ابو عبیدہؓ کو جنگ گاہ سے اُٹھا کر دربارِ نبوت میں پہنچایا گیا ۔ ان کا سر زانوئے نبوت پر تھا ۔ وہ چہرہ مبارک کو دیکھ کر فرما رہے تھے ۔ یا رسول اللہ ! میں جنگ گاہ سے ہٹا لیا گیا ہوں ، کیا مجھے شہادت کا مرتبہ ملے گا ۔ حضرتؐ نے فرمایا تم کو برابر شہادت کا مرتبہ ملے گا ۔ اسی حالت میں قفسِ عنصری کو چھوڑ کر ان کی روحِ پاک راہیِ ملکِ عدم ہوئی ۔

سر یار کے زانو پہ ہے اور رُخ پہ نظر آج ÷ اے خُلق جو اک دن تجھے مرنا ہے تو مر آج

ان کے حسبِ حال ہوا ۔

اس جنگ میں ابو جہل کافروں کی فوج کا سپہ سالار تھا ۔ معاذؓ [1] اور معوذؓ [2] دو نوجوان لڑکے ایک صحابی کی دونوں جانب سے پوچھنے لگے ۔ چچا ! چچا ! ابو جہل دشمنِ رسولِ خدا کون سا ہے ؟ انھوں نے کہا وہ جو سامنے اونٹ پر سوار ہے ۔ اتنا سننا تھا کہ دونوں لڑکے باشمشیرِ برہنہ ابو جہل پر ایسے ٹوٹ پڑے جیسے باز اپنے شکار پر ۔ دونوں لڑکوں نے وار کیا ۔ ابو جہل کے دونوں پاؤں کٹ گئے اور وہ زمین پر گر گیا ۔ عبداللہؓ بن مسعود چھوٹے اور نازک آدمی تھے ۔ انھوں نے آکر دیکھا کہ ابو جہل میں ابھی جان باقی ہے ۔ انھوں نے چاہا کہ اس کا خاتمہ کردیں ۔ ابو جہل نے پوچھا ۔ فتح کس کی ہوئی ؟ ابن مسعودؓ نے کہا اللہ اور اس کے رسولؐ کی ۔ ابنِ مسعودؓ نے اس کا سر کاٹنا چاہا تاکہ دربارِ نبوت میں پہنچا دیں ۔ ابو جہل نے کہا : تمہاری یہ کچی تلوار میرا سر کیا کاٹ سکے گی ؟ میرے داب میں سے میری اصیل تلوار نکالو اور اس سے کاٹو ! مگر دیکھنا ! سر ذرا نیچے سے اُتارنا تاکہ سب کو معلوم ہو کہ یہ سر سردار کا ہے ۔ اس لئے رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا : میرا فرعون ، موسیٰ کے فرعون سے بھی زیادہ سخت ہے ۔ بہر حال فتح مسلمانوں کی ہوئی ۔ یہ جنگ مقامِ بدر میں ہوئی تھی جو مدینہ سے کئی منزل پر ہے [3] ۔ اس جنگ میں کافروں کی بڑی تعداد ماری گئی ۔

ابو جہل کا قتل

[1] معاذ بن عمرو بن الجموح [2] معوذ بن عفراء [3] تقریباً ۱۵۰ کیلو میٹر

سماعِ موتیٰ کا ثبوت

کافروں کے سردار ایک خشک کنوئیں میں ڈال دیئے گئے ۔ حضرتؐ نے فرمایا ۔ اللہ نے مجھ سے جو وعدہ فرمایا تھا اس کو پورا کیا ۔ تمہارے حق میں جو وعدہ فرمایا تھا کیا تم نے بھی اس کو دیکھ لیا ؟ لوگوں نے عرض کیا ۔ یہ تو مُردے ہیں ۔ کیا یہ بھی سنتے ہیں ؟ حضرتؐ نے فرمایا ۔ تم ان سے کچھ زیادہ نہیں سنتے ۔ اس واقعہ سے سماعِ موتیٰ ثابت ہے ۔ جب کافر سنتے ہیں تو مسلمان بعدِ موت بھی ضرور سنتے ہیں ۔ پھر ان میں سے بالخصوص بزرگانِ دین ، شہداء و صالحین ۔ اگر مادّہ پرست لوگ سماعِ موتیٰ کے قائل نہیں ، نہ ہوں ۔ ہم کو حکم ہے کہ جب قبرستان سے گزریں تو اَلسَّـلَامُ عَلَيْـكُـمْ يَـآهْلَ الْقُبُوْرِ کہیں ۔ اگر وہ سنتے نہیں تو سلام کرنا بیکار ہے ۔ خیر !

يُجَادِلُوْنَكَ فِى الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۶﴾

يُجَادِلُوْنَكَ ؛ تم سے وہ جھگڑتے ہیں ۔ جنگ و جدال کرتے ہیں ۔ فِى الْحَقِّ ؛ حق کے بارے میں ۔ بَعْدَ مَاتَبَيَّنَ ؛ بعد اس کے کہ کھل گیا ۔ بیّن و ظاہر ہوگیا ۔ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ ؛ گویا کہ وہ ہانکے جاتے ہیں ۔ اِلَى الْمَوْتِ ؛ موت کی طرف ۔ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ؛ اور وہ دیکھ رہے ہیں ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) وہ تم سے حق بات میں جھگڑتے (اور جنگ و جدل کرتے) ہیں بعد اس کے کہ حق ان کے لئے واضح ہوگیا (یعنی جنگ تو ہونے والی ہی تھی ۔ وہ جنگ سے ایسی کراہت کرتے ہیں ۔ اتنا ڈرتے ہیں) گویا کہ وہ موت کی طرف ہانکے جارہے ہیں (یعنی وہ سمجھتے ہیں کہ ہم جاتے ہی مارے جائیں گے) ۔ اور وہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں ۔

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷﴾

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ ؛ اور جب اللہ تعالیٰ تم سے وعدہ فرماتا تھا ۔ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ ؛ دو جماعتوں میں سے ایک کا ۔ ایک باہتھیار فوج اور دوسرا قافلہ ۔ اَنَّهَا لَكُمْ ؛ کہ وہ تمہارے لئے ہے ۔ تم کو ملے گا ۔ یعنی خدائے تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ یا تو تم کو قافلہ ملے گا یا فوج سے مقابلہ ہوگا ۔ اور ہر صورت میں تم کو غلبہ ہوگا ۔ اور تم کو مالِ غنیمت ملے گا ۔ وَتَوَدُّوْنَ ؛ اور تم چاہتے تھے ، تمہاری آرزو اور خواہش تھی ۔ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ ؛ کہ بے ہتھیار یعنی قافلہ ۔ تَكُوْنُ لَكُمْ ؛ تم کو ملے یعنی تم چاہتے تھے کہ قافلہ پر قبضہ کریں اور اس سے مالا مال ہوں ۔ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ ؛ اور خدا تو چاہتا تھا ۔ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ ؛ کہ حق کو ثابت کر دکھائے اور جو ہونے والا ہے اس کو بتائے ۔ بِكَلِمٰتِهٖ ؛ اپنے فرمودے کے موافق ۔ اپنے الفاظ اور کلمات سے ۔ یعنی پیشین گوئیوں سے ثابت ہورہا تھا کہ فوج سے مقابلہ ہوگا اور قافلہ سے نہ ہوگا ۔ وَيَقْطَعَ ؛ اور کاٹ دے ۔ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں کی جڑ پیڑ کو ۔

ترجمہ :- اور جب اللہ تمہارے ساتھ دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ فرماتا ہے کہ وہ تمہارے لئے ہے (یعنی تم کو ملے گا ۔ اور تم نے فوج سے مقابلہ کرنا نہیں چاہا) اور چاہتے تھے کہ بے ہتھیار قافلہ تم کو مل جائے ۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فرمودہ اور پیشگوئی کے مطابق چاہتا تھا جو ہونا ہے اس کو کر دکھائے (اور دشمنوں سے مقابلہ ہوجائے) اور کافروں (دشمنوں) کو جڑ پیڑ سے کاٹ دے ۔

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ﴿۸﴾

لِيُحِقَّ الْحَقَّ ؛ تاکہ حق کو حق اور سچ کو سچ ظاہر کردے ۔ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ ؛ اور باطل کو باطل اور جھوٹ کو جھوٹ ثابت کردے ۔ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ؛ گو مجرم اس کو ناپسند کریں ۔ اس سے کراہت کریں ۔

ترجمہ :- تاکہ حق کو حق اور باطل کو باطل کر دکھائے گو مجرم لوگ اس کو ناپسند کریں (مکروہ سمجھیں) ۔

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ﴿۹﴾

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ ؛ یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے ۔ الغیاث ! الغیاث ! پکار رہے تھے ۔ مدد مانگ رہے تھے ۔ غَوْث ؛ فریاد رس ۔ اِسْتِغَاثَه ؛ فریاد کرنا ۔ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ ؛ پھر خدا نے تمہارا جواب دیا ۔ تمہاری فریاد کو پہنچا ۔ تم سے فرمایا ۔ اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ ؛ کہ میں تمہاری امداد کرتا ہوں ۔ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ ؛ ہزار فرشتوں سے ۔ مُرْدِفِيْنَ ؛ ایک کے پیچھے ایک ۔ رَدِيْف ؛ اونٹ پر پیچھے بیٹھنے والا ۔

ترجمہ :- یاد کرو جب کہ تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے (مدد مانگ رہے تھے) ۔ پھر خدا نے (تمہاری سن لی اور تمہیں جواب دیا کہ میں ایک ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کر رہا ہوں ۔ وہ تمہارے پیچھے ہی ہیں ۔

وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ ۚ

ع ۱/۱۵ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۱۰﴾

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ ؛ اور خدا نے نہیں کیا اس کو ۔ اِلَّا بُشْرٰی ؛ مگر خوش خبری اور مژدہ ۔ بشارت ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فرشتے لڑنے نہیں آئے تھے بلکہ فتح کی مبارک باد دینے آئے تھے ۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرشتوں کو خواب یا کشف میں آتے دیکھا ۔ جبرئیل ان سب کے آگے تھے ۔ فرشتے چاہے مسلمانوں کے ساتھ مل کر جنگ کرنے آئیں چاہے فتح کی مبارک باد دینے آئیں ، ہمارے پاس سب ممکن ہے ۔ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ ؛ اور تاکہ اس سے اطمینان ہوجائے ۔ تسکین حاصل کرلیں ۔ قُلُوْبُكُمْ ؛ تمہارے دل ۔ وَمَا النَّصْرُ ؛ اور نہیں ہے تمہارے لئے نصرت ، فتحمندی ۔ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؛ مگر اللہ ہی کے پاس سے ۔ اور اُسی کی

طرف سے ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ؛ بے شک اللہ عزت و حکمت والا ہے ۔ وہ غالب ہے ۔ جو کچھ کرتا ہے اچھا ہی کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اور خدا نے اس کو (فرشتوں کے بھیجنے کو انجام کا لحاظ کرتے باعثِ مبارک باد بنایا تھا) بشارت بنائی تھی ۔ اور تا کہ تمہارے دل اس سے مطمئن ہو جائیں (اور تسکین حاصل ہو) ۔ فتحمندی تو اللہ ہی کے پاس سے آتی ہے ۔ بے شک اللہ باعزت و حکمت ہے ۔

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ ؛ جب کہ تمہارے پاس لا رہا تھا نیند کو ۔ غَشِيَ يَغْشٰى ؛ چھا جانا ۔ غَشْيٌ ؛ وہ بے ہوشی جو انسان پر چھا جاتی ہے ۔ غِشَاءٌ ؛ پردہ ۔ اَلنُّعَاسَ ؛ ہلکی نیند ۔ اُونگھ ۔ تم پر نیند کا غلبہ ہو رہا تھا ۔ اَمَنَةً مِّنْهُ ؛ خدا کی طرف سے امن پیدا ہونے کے لئے ۔ اَمَنَةً مفعول لہ ہے ۔ مِنْهُ اَمَنَةً کی صفت ہے ۔ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ ؛ اور تم پر نازل کر رہا تھا ۔ اُتار رہا تھا ۔ برسا رہا تھا ۔ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؛ آسمان سے پانی ۔ مَآءً ، يُنَزِّلُ کا مفعول ہے ۔ لِيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ ؛ تا کہ تم کو اس سے پاک کرے ۔ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ ؛ اور تا کہ دور کرے تم سے ۔ لے جائے تم سے ۔ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ ؛ شیطان کی ناپاکی کو ۔ شیطانی وساوس کو ۔ بزدلی اور خوف کو ۔ وَلِيَرْبِطَ ؛ اور تا کہ مضبوط کرے ۔ پریشانی کو دور کرے ۔ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ ؛ تمہارے دلوں پر ۔ تمہارے دلوں کو مضبوط کرے ۔ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ؛ اور اس سے تمہارے قدم جما دے ۔

ترجمہ :- (یاد کرو) جب کہ تم پر اُونگھ طاری کر رہا تھا امن پیدا ہونے کے لئے اس کی طرف سے (خدا کی طرف سے امن کی نیند چھا جارہی تھی) ۔ اور آسمان سے پانی برسا رہا تھا تا کہ اس سے تم کو پاک کرے ۔ اور تم سے شیطان کی ناپاکی (یعنی وساوس) دور کرے ۔ اور تا کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کرے اور تا کہ اس سے (تمہارے) قدموں کو جما دے (یعنی ثابت قدم بنا دے) ۔

اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾

اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ ؛ یاد کرو جب کہ تمہارا رب وحی فرما رہا تھا ۔ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ؛ فرشتوں کی طرف ۔ اَنِّيْ مَعَكُمْ ؛ کہ

میں تمہارے ساتھ ہوں ۔ میری تائید تمہارے ساتھ ہے ۔ میری معیت تمہیں حاصل ہے ۔ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ پس تم ثابت قدم بناؤ ، ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں ۔ تم ایمان داروں کو ان کی جگہ قائم کردو ۔ سَاُلْقِيْ ؛ ابھی میں ڈالوں گا ۔ القاء کروں گا ۔ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ ان لوگوں کے دلوں میں جنھوں نے کفر کیا ہے ۔ اَلرُّعْبَ ؛ رعب اور خوف کو ۔ میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈالوں گا ۔ ان کو مرعوب کردوں گا ۔ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ ؛ پس تم ان کے گردنوں کے اوپر مارو ۔ گدی کے اوپر ایک مقام ہے جہاں تمام سر کی رگیں جمع ہوتی ہیں ۔ اعصاب کے جمع ہونے کی جگہ ہے ۔ وَاضْرِبُوْا ؛ اور مارو ۔ مِنْهُمْ ؛ ان کے ۔ ان میں سے ۔ كُلَّ بَنَانٍ ؛ ہر جوڑ بند پر ۔

ترجمہ :- (یاد کرو) جب کہ تمہارا رب فرشتوں کو فرما رہا تھا (ان پر وحی اُتار رہا تھا ۔) کہ میں تمہارے ساتھ ہوں ۔ پھر تم مسلمانوں کو ثابت قدم بناؤ (ایمان داروں کو پا برجا کردو) میں ابھی کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا (ان کو گھبرادوں گا) ۔ پھر تم ان کی گردنوں کے اوپر مارو ۔ اور ان کے جوڑ بندوں پر مارو ۔

صاحبو ! یہ آیت بنوٹیوں کو بہترین جنگی تعلیم دیتی ہے ۔ گدی کے اوپر اور جوڑ بند پر تلاش کرنے سے اس فقیر کو (۷۲) مقام ملے ہیں جن پر تلوار یا ڈنڈے سے مارنا تو ایک طرف انگلی سے بھی مارنے سے ناقابلِ برداشت تکلیف ہوتی ہے ۔ فقیر کے پاس جو اس فن کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کو ان مقامات کی نشان دہی کرادی جاتی ہے ۔ ☆

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾

ذٰلِكَ ؛ یہ اس وجہ سے ہے ۔ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ۔ اور ان سے شقاق و نفاق کیا ۔ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اور جو اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کرے ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ؛ تو بے شک اللہ سخت عذاب اور عقوبت والا ہے ۔ برے کاموں کے بعد جو سزا دی جاتی ہے اس کو عقاب کہتے ہیں ۔ عقب کے معنےٰ پیچھے اور بعد کے ہیں ۔

ترجمہ :- یہ اس وجہ سے ہے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے تو اللہ تو سخت عذاب اور عقوبت کرنے والا ہے ۔

ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾

☆ بحرالعلوم حضرت محمد عبدالقدیر صدیقیؒ فن سپہ گری کی سند کے حامل تھے جو حضرت علیؓ تک پہنچتی ہے ۔ آپ اس فن کی تعلیم بھی دیتے تھے ۔ (اکیڈمی)

ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ ؛ (تو لوگو) پھر اس کو چکھو ۔ (شکست کا مزا چکھو) ۔ (اتنا ہی کافی نہیں) وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ ؛ اور بے شک کافروں کے لئے ۔ اور یہ بھی کہ کافروں کے لئے ۔ عَذَابَ النَّارِ ؛ دوزخ کا عذاب بھی ہے ۔

ترجمہ :- یہ لو اور اس کو چکھو ۔ اور کافروں کے لئے عذابِ دوزخ بھی ہے ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝۱۵

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ۔ اے ایمان دارو ! اے مسلمانو ! اِذَا لَقِيْتُمْ ؛ جب تم ملو ۔ ملاقات کرو ۔ سامنا کرو ۔ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ کافروں سے ۔ جب تم کافروں کے مقابل ہوجاؤ ۔ زَحْفًا ؛ آہستہ آہستہ چلنا ۔ رینگنا ۔ بحالیکہ تم دشمنوں کی طرف آہستہ آہستہ بڑھ رہے ہو ۔ فَلَا تُوَلُّوْهُمْ ؛ تو نہ پھیرو ان کے سامنے ۔ ان کو والی نہ بنادو ۔ الْاَدْبَارَ ؛ جمع دُبُرٌ ؛ پچھلا حصّہ ۔ پیٹھ ۔ تو ان کو پیٹھ نہ دو ۔ ان کے سامنے سے بھاگ نہ جاؤ ۔ پُٹھا نہ پھیرو ۔

ترجمہ :- مسلمانو ! جب تمہارا کافروں سے جنگ گاہ میں آمنا سامنا ہوجائے اور اُن کی طرف آہستہ آہستہ بڑھنا پڑے تو تم ان کو پیٹھ نہ بتاؤ ۔ (ان کے سامنے سے بھاگ نہ جاؤ) ۔

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۱۶

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ ؛ اور جو ان کے سامنے سے پھیر دے ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ بروزِ جنگ ۔ دُبُرَهٗ ؛ اپنی پیٹھ ۔ جو بروزِ جنگ اپنی پیٹھ دے ۔ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ ؛ مگر یہ کہ پھرتے ہو جنگ کے لئے ۔ اور یہ پھرنا جنگی تدبیر کے مطابق ہو ۔ اصلِ جنگ کے مطابق ہو ۔ اَوْ مُتَحَيِّزًا ؛ یا جگہ لیتے ہو ۔ پناہ لیتے ہو ۔ اِلٰى فِئَةٍ ؛ ایک جماعت کی طرف ۔ یعنی یہ پھرنا اپنی جماعت کی طرف پناہ لینے کے خیال سے ہو ۔ فَقَدْ بَآءَ ؛ پھر وہ رجوع کیا ۔ پھرے گا ۔ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؛ خدا کے غضب کے ساتھ ۔ وہ خدا کے غضب کی طرف پھرے گا ۔ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؛ اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے ۔ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ؛ اور بہت بری جگہ ہے ۔ یہ بازگشت بھی بہت بری ہے ۔

ترجمہ :- اور جو اس دن (بروزِ جنگ) بجز اس کے کہ جنگ کی تدبیر کے مطابق ہو یا ایک جماعت اور لشکر کی طرف پناہ لینے کے لئے ہو ، اپنی پیٹھ پھیرے گا یا جنگ گاہ سے منہ موڑے گا ، تو وہ خدا کے غضب کو لے کر پھرے گا (پلٹے گا) ۔ اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا جو نہایت ہی بری جگہ ہے ۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۱۷

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ ؛ پس تم نے ان کو نہیں مارا ۔ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ؛ بلکہ خدا نے ان کو قتل کیا ۔ کیونکہ اس کے حکم سے تھا ۔ وَمَا رَمَيْتَ ؛ اور تم نے نہیں پھینکا ۔ خواہ تیر کو ۔ پتھر کو یا مٹی کو ۔ اِذْ رَمَيْتَ ؛ جب کہ تم نے پھینکا ۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ؛ بلکہ خدا نے پھینکا ۔ وَلِيُبْلِىَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور تاکہ آزمائے ایمان داروں کو ۔ مِنْهُ ؛ اپنی طرف سے ۔ بَـلَآءً حَسَنًا ؛ اچھا امتحان ۔ یہ امتحان ، یہ ابتلاء ، اچھا نتیجہ پیدا کرتا ۔ امتحان کے بعد نتیجہ اچھا نکلتا ہے یا برا [کیونکہ عِنْـدَ الْاِمْتِحَـانِ يُكْـرَمُ الْمَرْءُ اَوْيُهَـانُ ؛ امتحان کے بعد آدمی یا تو کامیاب ہوتا ہے یا ناکام ۔ کامیاب ہوتا ہے تو اُسے عزت حاصل ہوتی ہے اور ناکامی کی صورت میں ذِلت] ۔ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؛ بے شک اللہ تو تمہاری دُعاؤں کو سنتا ہے ۔ تمہارے حال کا علم رکھتا ہے ۔

ترجمہ :- پھر تم نے ان کو (یعنی کافروں کو) قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کو قتل کیا اور جب ان پر تیر باری کرتے ہو تو تم ان پر تیر باری نہیں کرتے بلکہ حقیقتاً اللہ ہی ان پر تیر باری کرتا ہے (یعنی تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ کے حکم سے کر رہے ہو ، لہٰذا وہ اللہ کا کام سمجھا جائے گا ، یہ سب کیوں ہو رہا ہے؟) تاکہ خدا کی طرف سے تمہارا اچھا امتحان لیا جائے (اور تم کو کامیاب کرے) ۔ بے شک اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے ۔

ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

ذٰلِكُمْ ؛ بات یہ ہے ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ ؛ اور یہ بھی کہ اللہ ۔ مُوْهِنُ ؛ ضعیف کرتا ہے ۔ بگاڑ دیتا ہے ۔ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں کی تدبیر کو ۔ ان کے فریب اور دغا بازی کو ۔

ترجمہ :- بات یہ ہے کہ اللہ کافروں کی تدبیروں کو تباہ اور ضعیف کرنا چاہتا ہے ۔

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ
وَلَنْ تُغْنِىَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾ ۲ ع ۹ ۱٦

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا ؛ اگر تم فتح کے طالب ہو ، فتحمندی چاہتے ہو ۔ فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ؛ تو فتح تمہارے پاس آ ہی چکی ۔ وَ اِنْ تَـنْتَهُوْا ؛ اور اگر تم باز آ جاؤ ۔ رک جاؤ ۔ فَهُوَ خَيْـرٌ لَّـكُمْ ؛ تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے ۔ یعنی اگر تم اپنے اعمالِ بد اور کمزوریوں سے باز آ جاؤ تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے ۔ وَاِنْ تَـعُوْدُوْا نَعُدْ ؛ اور اگر تم اپنے قدیم طریقہ پر عود کرو تو ہم بھی قدیم طریقہ پر تم کو سزا دیں گے ۔ وَلَـنْ تُـغْنِىَ عَنْكُمْ ؛ اور تمہارے کام نہ آئے گا ۔ تم کو نفع نہ دے گا ۔ تم کو مستغنی نہ کر دے گا ۔ فِئَتُكُمْ ؛ تمہارا جتھا ۔ تمہاری فوج ۔ شَيْـئًا ؛ کچھ ۔ وَلَوْ كَثُرَتْ ؛ چاہے وہ کتنی ہی کثیر کیوں نہ ہو ۔ یعنی فتحمندی فوج کی کثرت اور قلت پر نہیں ہے ۔ بلکہ کامیابی خدا کے ہاتھ میں ہے ۔ وہی قابلِ اعتماد ہے ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور اللہ ایمانداروں کے ساتھ ہے ۔ اس کی فتح و نصرت تمہارے ہم رکاب ہے ۔

ترجمہ :- (اے ضعیف العقیدہ لوگو!) اگر تم فتح طلب کرتے ہو تو فتح تو تمہارے پاس آ چکی اور اگر تم (مخالفت سے) باز آ جاؤ تو تمہارے لئے یہ بہتر ہے۔ اور اگر تم (اپنے قدیم طریقہ پر) عود کرو تو ہم بھی (اپنے قدیم طریقہ پر) عود کریں گے۔ اور تمہاری جماعت (تمہارا لشکر) تمہارے کچھ کام نہ آئے گا چاہے کتنا ہی کثیر کیوں نہ ہو، اور اللہ تو ایمان داروں کے ساتھ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو! اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ ؛ اور ان سے روگردانی نہ کرو۔ اعراض نہ کرو۔ منہ نہ موڑو۔ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ؛ بحالیکہ تم (ان کے) احکام سنتے بھی ہو۔

ترجمہ :- اے ایمان دارو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اور فرماں برداری کرو (ان کا حکم مانو)۔ اور سُن سُنا کر ان سے مُنہ نہ پھیرو۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

وَلَا تَكُوْنُوْا ؛ اور نہ ہو جاؤ۔ كَالَّذِيْنَ قَالُوْا ؛ ان لوگوں کے جیسے جنھوں نے کہا۔ سَمِعْنَا ؛ ہم نے سنا۔ وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ؛ حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں سنتے یعنی قبول نہیں کرتے۔ وہ سننا کیا سننا ہے جب کہ قبول نہ کیا جائے۔

ترجمہ :- اور لوگو! تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سُن لیا حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں سنتے۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾

اِنَّ شَرَّا لدَّوَآبِّ ؛ بے شک زمین پر چلنے والوں میں سب سے بدتر۔ دَبَّ۔ يَدِبُّ۔ دَبِيْبًا ؛ چلنا۔ دَآبَّةٌ ؛ زمین پر چلنے والا۔ پھر جانور کے معنوں میں مستعمل ہو گیا۔ پھر سواری کے جانوروں میں۔ پھر گدھے کے معنٰے میں۔ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ خدا کے پاس۔ اَلصُّمُّ ؛ جمع اَصَم ؛ بہرے۔ اَلْبُكْمُ ؛ جمع اَبْكَم ؛ گونگے یعنی جو حق بات نہ سنے اور حق بات نہ کہے۔ اَلَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ؛ جو صحیح بات نہیں سمجھتے۔

ترجمہ :- خدا کے پاس بدترین حیوان وہ ہے جو نہ سُنے نہ بولے نہ سمجھے۔ (کیونکہ وہ ناحق شناس ہے)۔

وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ۭ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ ؛ اور اگر خدا جانتا۔ فِيْهِمْ خَيْرًا ؛ ان میں بھلائی۔ لَاَسْمَعَهُمْ ؛ تو ان کو سناتا۔ مگر ان کو سنانا لاحاصل ہے۔ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ ؛ اور اگر ان کو سناتا بھی۔ لَتَوَلَّوْا ؛ تو وہ اُلٹے پھر جاتے۔ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ؛ بحالیکہ وہ اعراض کرتے ہیں۔ منہ موڑتے ہیں۔

ترجمہ :- اور اگر اللہ ان میں کچھ بہتری جانتا تو ان کو سمعِ قبول عطا فرماتا (سنا بھی دیتا) اور اگر ان کو سناتا بھی تو اعراض کر کے وہ پلٹ جاتے ۔

واضح ہو کہ لَوْ چار قسم کا ہوتا ہے ۔

(۱) وصلیہ جیسے اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ بِالصِّیْنِ ؛ یعنی علم اگر چہ چین میں بھی ہو تو سیکھو ۔

(۲) دوام و استمرار ۔ جیسے نِعْمَ الْعَبْدُ صُهَیْبٌ لَوْلَمْ یَخَفِ اللّٰهَ لَمْ یَعْصِهٖ ؛ صُہیب کیا اچھا آدمی ہے ۔ اگر خدا سے نہ بھی ڈرتا تو بھی گناہ نہ کرتا ۔ یعنی صُہیب کی بے گناہی دائمی ہے ۔ جب خدا سے نہ ڈرنے کی حالت میں ہے تو خدا سے ڈرنے کی حالت میں بطریقِ اولیٰ ہوگی ۔ بے گناہی کو بعید تر حالت کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے ۔

(۳) انتفاءِ شرط سے انتفاءِ مشروط یعنی شرط پائی نہیں گئی ہے لہذا جزا نہیں پائی گئی ۔ جیسے

وَلَوْ طَارَ ذُوْ حَافِرٍ قَبْلَهٗ ÷ لَطَارَتْ وَلٰكِنَّهٗ لَمْ یَطِرْ ۔

دنیا میں گھوڑے اُڑتے تو میرا بھی گھوڑا اُڑتا ۔ مگر گھوڑے کی شان سے اُڑنا نہیں ہے ۔ لہذا میرا بھی گھوڑا نہیں اُڑا ۔

(۴) انتفاءِ مشروط سے انتفاءِ شرط کا علم یعنی جزا کے نہیں پائے جانے سے معلوم ہوا کہ شرط نہیں پائی گئی ۔ جیسے لَوْ كَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۔ اگر آسمان زمین میں کئی خدا ہوتے تو آسمان زمین تباہ و برباد ہو جاتے ۔ مگر آسمان زمین ایک نظام کے مطابق چلے جا رہے ہیں ۔ اس سے معلوم ہوا کہ کئی خدا نہیں ہیں ۔ آیتِ زیرِ تفسیر میں وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ کے معنیٰ سمعِ قبول کے ہیں ۔ اور وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا سے یہ نکلتا ہے کہ ان کا اعراض اور روگردانی دائمی ہے چاہے انھیں سنائیں یا نہ سنائیں ۔ اور جب سنانے کے وقت اعراض ہے تو نہ سنانے کے وقت بطریقِ اولیٰ اعراض رہے گا ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۲۴

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان دارو ! اِسْتَجِیْبُوْا ؛ قبول کرو ۔ لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ ؛ اللہ اور اس کے رسول کے کہے کو ۔ اس کے احکام کو مانو ۔ اِذَا دَعَاكُمْ ؛ جب کہ وہ تم کو بلائے ۔ لِمَا یُحْیِیْكُمْ ؛ ایسی تعلیم کے لئے جو تم کو زندہ کر دے ۔ حیاتِ جاودانی بخشے ۔ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ ؛ اور جان لو کہ اللہ ۔ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ ؛ حائل ہو جاتا ہے آدمی اور اس کے دل کے درمیان ۔ خدا انسان کے دل پر قابض ہے اور اس کے مافی الضمیر سے واقف ہے ۔ اور یہ بھی خوب سمجھو ۔ وَاَنَّهٗۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ؛ اور یہی کہ بے شک اسی کی طرف تمہارا حشر کیا جائے گا ۔ یعنی قیامت آنے والی ہے ۔ خدا کے سامنے جواب دہی کرنی پڑے گی ۔

ترجمہ :- اے ایمان دارو ! (مسلمانو !) تم خدا و رسول کے احکام کو مانو جب کہ وہ تم کو ایسی چیز کی طرف بُلاتا ہے جو تم کو زندہ کر دے ۔ اور یہ بھی سمجھ رکھو کہ خدا ہر شخص اور اس کے دل کے بیچ میں ہے

(یعنی اس کے مافی الضمیر سے واقف ہے، مطلع ہے)۔ اور یہ کہ اُسی کی طرف تمہارا حشر ہوگا۔ (یعنی مرکر دربارِ الٰہی میں جانا ہوگا اور اپنے تمام کاموں کی جواب دہی کرنی پڑے گی)۔

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً ؛ اور فتنہ سے ڈرتے رہو۔ ایسا نہ ہو لَا تُصِيْبَنَّ ؛ نہ پہنچے۔ اَلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ ؛ ان لوگوں کو جنھوں نے تم میں سے ظلم کیا ہے۔ خَآصَّةً ؛ خاص کرکے۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ ؛ اور جان لو کہ اللہ۔ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ؛ سخت عقوبت اور عذاب کرنے والا ہے۔

ترجمہ :- اور (مسلمانو!) ایسے فتنے سے ڈرتے رہو جو تم میں سے خاص کر ظالموں کو ہی پہنچنے والا نہیں ہے۔ اور خوب جان لو کہ اللہ سخت عقوبت اور عذاب کرنے والا ہے۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ

فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

وَاذْكُرُوْٓا ؛ اور ہمارے اس احسان کو بھی یاد رکھو۔ اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ ؛ جب تم کم تھے۔ تمہاری تعداد بہت تھوڑی تھی۔ قلیل تھی۔ قَلِيْل، فَعِيْل ہے۔ واحد۔ جمع۔ مذکر۔ مؤنث سب پر مستعمل ہوتا ہے۔ مُسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں ضعیف سمجھے جاتے تھے۔ نہ ساز و سامان تھا نہ زور وقوت۔ تَخَافُوْنَ ؛ تم ڈرتے تھے۔ تمہیں خوف تھا۔ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ ؛ کہ کہیں لوگ تم کو اُچک نہ لیں۔ اُڑا نہ لیں۔ فَاٰوٰىكُمْ ؛ پھر خدا نے تم کو پناہ دی۔ بے گھروں کو گھر دار سے لگایا۔ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ ؛ اور تم کو اپنی فتح ونصرت سے تائید دی۔ اپنی مدد سے زوردار بنادیا۔ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؛ اور تم کو اچھا رزق عطا کیا۔ تم کو اچھی اچھی چیزیں دیں۔ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ؛ تاکہ تم شکر ادا کیا کرو۔ شاید کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ تمہاری تعداد کم تھی۔ تم روئے زمین میں ضعیف سمجھے جاتے تھے۔ تمہیں ڈر لگا ہوا تھا کہ لوگ کہیں تم کو اُڑا نہ لے جائیں۔ پھر خدا نے تم کو پناہ دی۔ پھر تم کو اپنی فتح و نصرت سے تائید دی۔ (اپنی مدد سے زوردار بنا دیا)۔ اور (کھانے پینے کو) بہت سی اچھی چیزیں دیں تاکہ تم شکر ادا کیا کرو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ؛ تم اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو۔ اس کی عدول حکمی نہ کرو۔ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ ؛ اور تمہاری امانتوں میں بھی خیانت نہ کرو۔ تم کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں تقصیر نہ کرو، کوتاہی نہ کرو۔ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؛ اور تم تو جانتے بوجھتے ہو۔ تم کو علم بھی ہے۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! اللہ و رسول سے خیانت نہ کرو۔ اور تمہاری امانتوں میں خیانت نہ کرو۔ حالانکہ تم (صاحبِ علم ہو) جانتے بوجھتے ہو۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾

ع ۳
۱۷

وَاعْلَمُوْٓا ؛ اور مسلمانو ! خوب سمجھو۔ اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ ؛ یہ کہ تمہارا مال و اولاد فتنہ ہے۔ نقصان ہے۔ نہ مال کے ضائع ہونے سے ڈرو نہ اولاد کے مرنے کا غم کرو۔ یہ دنیا امتحان کا مقام ہے۔ وَاَنَّ اللّٰهَ ؛ اور یہ کہ اللہ۔ عِنْدَهٗٓ ؛ اس کے پاس۔ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ؛ بڑا اجر ہے۔ دنیا میں کچھ نقصان ہوا ہے تو آخرت میں اس کا بدلہ ہوگا۔

ترجمہ :- اور خوب سمجھ لو کہ یہ تمہارا مال اور یہ تمہاری اولاد سب فتنہ ہے (امتحان ہے، بلا ہے)۔ اور یہ کہ اللہ کے پاس اجرِ عظیم ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّیُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا ؛ اے ایمان دارو ! اس سے پہلے حکم دیا گیا تھا کہ خدا و رسول سے خیانت نہ کرو۔ مال و اولاد فتنہ ہے اس سے ہوشیار رہو۔ اب فرماتا ہے : اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اگر تم خدا سے ڈرو گے۔ تقویٰ اختیار کرو گے۔ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا ؛ تو تم کو امتیاز عطا فرمائے گا۔ تمہارے چہرے منور ہوں گے۔ تمہارے اخلاق پاکیزہ ہوں گے۔ تم کو تمہارے دشمنوں پر غلبہ ہوگا۔ وَیُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ ؛ اور کفارہ کردے گا تم سے تمہاری برائیوں کا۔ تمہارے گناہوں کا۔ اعمالِ سیّئہ کا۔ ظاہر و باطن میں تمہارے سیئات چھپ جائیں گے۔ دور ہو جائیں گے۔ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ؛ اور اللہ تمہاری مغفرت فرمائے گا۔ تم کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپالے گا۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ۔ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ؛ بڑے فضل والا ہے۔ اس کا رحم و کرم عظیم الشان ہے۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تم کو امتیاز بخشے گا اور تمہارے سیئات اور گناہوں کو (دور کردے گا) چھپادے گا۔ اور (خود تم کو اپنے دامنِ رحمت میں جگہ دے گا)، تمہاری مغفرت فرمادے گا اور اللہ بڑا ہی فضل کرنے والا ہے۔

وَ اِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ ؕ

وَ یَمْكُرُوْنَ وَ یَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ۝۳۰

وَاِذْ یَمْکُرُبِکَ ؛ اور یاد کرو جب کہ تمہارے ساتھ مکر کرتے اور تدبیریں سوچتے تھے ۔ اور فریب دینا چاہتے تھے ۔ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ وہ لوگ جو کفر کرتے ہیں ، کفّار تم سے مکاری کرتے ہیں ۔ لِیُثْبِتُوْکَ ؛ تا کہ تم کو تمہاری جگہ ٹھہرائے رکھیں ۔ یہہ لوگ موقع طلب کر رہے ہیں کہ تم کو قید کرلیں ۔ اَوْیَقْتُلُوْکَ ؛ یا تم کو قتل کریں ، مار ڈالیں ۔ اَوْیُخْرِجُوْکَ ؛ یا تم کو شہر بدر کردیں ۔ جلا وطن کردیں ۔ تم کو خارج البلد کردیں ۔ وَیَمْکُرُوْنَ ؛ اور فریب ، مکر اور تدبیریں سوچتے ہیں ، چال بازیاں کرتے ہیں ۔ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ ؛ اور خدا بھی ان کے لئے تدبیریں کرتا ہے ۔ ان کو ان کی فریب کاریوں کی سزا دیتا ہے ۔ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ؛ اور اللہ تو تمام تدبیریں کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر ہے ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ کفار تم سے مکر کر رہے تھے تا کہ تم کو روک رکھیں ، یا مار ڈالیں یا ، (خارج البلد اور جلا وطن کردیں ۔ یہ اپنی مکاری میں مشغول ہیں اور اللہ ان کے مکر کی سزا دینے والا ہے (ان کی تدبیروں کو اُلٹاتا ہے) ۔ تمام تدبیریں کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے ، (بڑھ کر ہے) ۔

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ ۙ

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝۳۱

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ ؛ اور جب کہ ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ۔ اٰیٰتُنَا ؛ ہماری آیتیں ۔ ہماری نشانیاں ۔ قَالُوْا قَدْسَمِعْنَا ؛ تو کہتے ہیں ۔ بس بس ! ہم نے سب کچھ سُن لیا ۔ لَوْنَشَآءُ لَقُلْنَا ؛ اگر ہم چاہیں تو ہم بھی کہہ سکتے ہیں ۔ مِثْلَ هٰذَآ ؛ ایسی باتیں ۔ ایسی باتیں بنانی تو ہم کو بھی آتی ہیں ۔ اِنْ هٰذَآ ؛ یہ نہیں ہے ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ اَسَاطِیْرُ ؛ قصّے کہانیاں ۔ جمع اُسْطُوْرَةٌ ؛ [اسی سے اسٹوری (STORY) ہے ۔ جیسے قِطٌّ سے کیاٹ (CAT) ۔ قُطْنٌ سے کاٹن (COTTON)] اَلْاَوَّلِیْنَ ؛ اگلے زمانے کے لوگ ۔

ترجمہ :- اور خیال کرو جب کہ ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں ۔ بس بس ! ہم نے خوب سُن لیا ۔ ہم اگر چاہیں تو ہم بھی ایسی باتیں بنا سکتے ہیں ۔ یہ تو سب اگلے زمانہ کے لوگوں کے قصّے کہانیاں ہیں ۔

وَ اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا

حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣٢﴾

وَاِذْ قَالُوْا ؛ اور یہ بھی یاد رکھو، جب کہ ان لوگوں نے کہا۔ اَللّٰهُمَّ ؛ یا اللہ ! بارِ خدایا ! آخر میں میم حرفِ ندا کے عوض ہے۔ اِنْ كَانَ هٰذَا ؛ اگر ہے یہ۔ هُوَ الْحَقَّ ؛ وہی حق اور سچ۔ مِنْ عِنْدِكَ ؛ تیرے پاس سے۔ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا ؛ تو ہم پر برسادے۔ حِجَارَةً ؛ پتھر کو۔ مِنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان سے۔ ہم پر پتھروں کی بارش کردے۔ اَوِ ائْتِنَا ؛ یا آ ہمارے پاس۔ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ؛ عذابِ الیم لے کر۔ دردناک سزا کے ساتھ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ اُنھوں نے کہا اگر یہ حق ہے تیرے پاس سے ہے تو بارِ خدایا ! آسمان سے ہم پر سنگ باری کردے (پتھر برسادے) یا دردناک عذاب لا۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿٣٣﴾

وَمَا كَانَ ؛ اور نہیں ہے۔ اَللّٰهُ ؛ اللہ۔ لِيُعَذِّبَهُمْ ؛ کہ ان کو عذاب کرے۔ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؛ اور تم ان میں موجود ہو۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ ؛ اور ان کو خدا عذاب کرنے والا نہیں ہے۔ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ؛ ایسے حال میں کہ وہ استغفار پڑھ رہے ہیں۔ مغفرت مانگ رہے ہیں۔ معافی چاہ رہے ہیں۔

ترجمہ :- اور بھلا خدا ان کو کس طرح عذاب کرے گا جب کہ تم ان میں ہو اور بھلا وہ کیونکر عذاب کرنے والا ہے جب کہ وہ معافی مانگ رہے ہیں (مغفرت طلب کر رہے ہیں)۔

صاحبو ! وَاَنْتَ فِيْهِمْ کے معنٰی یہ ہیں کہ تم ان میں ہو۔ جس شہر میں رسولِ خدا ﷺ تھے اپنے حبیبؐ کے صدقہ میں اللہ کیوں کر ان پر عذاب کرتا۔ اور اس کے معنٰی یہ بھی ہوسکتے ہیں جن کے دلوں میں حبیبِؐ خدا بسے ہوئے ہیں ان پر بھی عذاب نہ آئے گا۔

وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۹

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٤﴾

وَمَا لَهُمْ ؛ اور کیا سبب ہے ان کے لئے۔ اور کونسا امر ان کے لئے مانع ہے۔ اور ان کا حق کیا ہے۔؟ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ ؛ کہ خدا ان پر عذاب نہ کرے۔ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ ؛ حالانکہ وہ لوگوں کو روکتے ہیں۔ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؛ مسجد حرام سے۔ واجب الاحترام مسجد سے۔ کعبۃ اللہ شریف کی مسجد سے۔ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؛ اور وہ اللہ کے دوست نہیں۔ یا مسجد حرام کے متولی نہیں۔ وہاں کے نگران کار اور خدمت گزار نہیں۔ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ؛ اس کے دوست تو متقی لوگ ہوتے ہیں۔ خدا ترس لوگ ہوتے ہیں۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ مگر ان میں کے اکثر لوگ کچھ نہیں جانتے۔

ترجمہ :- اچھا ! (کیا وجہ ہے اور) ان کا کیا حق ہے کہ خدا ان کو عذاب نہ کرے حالانکہ وہ مسجد حرام سے لوگوں کو روکتے ہیں ۔ پس نہ وہ خدا کے دوست ہیں نہ مسجد حرام کے متولی (کارگزار) ۔ اس کے اولیاء تو متقی لوگ ہوتے ہیں ۔ مگر ان کے اکثر لوگ نادان ہیں ۔ (جاہل ہیں ، کچھ بھی علم نہیں رکھتے ۔)

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَّتَصْدِيَةً ۚ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٥﴾

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ ؛ اور نہیں تھی اُن کی نماز ۔ ان کی عبادت ۔ عِنْدَ الْبَيْتِ ؛ بیت اللہ شریف کے پاس ۔ إِلَّا مُكَاءً ؛ مگر سیٹیاں بجانا ۔ وَّتَصْدِيَةً ؛ اور تالیاں ٹھونکنا ۔ فَذُوقُوا الْعَذَابَ ؛ تو تم عذاب کا مزہ چکھو ۔ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ؛ اس وجہ سے کہ تم کفر کرتے ہو ۔ انکار کرتے ہو ۔ تمہارے کفر کی وجہ سے تم عذاب کا مزہ چکھو ۔

ترجمہ :- (ان کی نماز کیا تھی ؟) ان کی نماز بیت اللہ کے پاس صرف سیٹیاں بجانا ، تالیاں بجانا تھی ۔ لہذا تم اپنے کفر کرنے کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو ۔

صاحبو ! آج کل کیا ہورہا ہے ؟ یہ قومی کام کرنے کے مدعی بڑے زور شور سے لکچر دیتے ہیں ۔ اسپیچ دیتے ہیں ۔ تقریریں کرتے ہیں ۔ بات بات پر ہیر ۔ ہیر (HEAR,HEAR!) اور چیرز (CHEERS) ۔ اس زور سے تالیاں بجائی جاتی ہیں کہ اَلْاَمَان ! اَلْحَفِیظ ۔ نماز کے لئے کسی نے تقریر کو روکا تک نہیں ۔ نماز کا وقت آیا اور چلا بھی گیا ۔ دو چار پرانے طریقے کے اُٹھتے ہیں اور نماز پڑھ لیتے ہیں ۔ اور لیڈرانِ قوم نے کیا کیا ؟ وہی تالیاں ۔ وہی ہُرّا (HURRAH) وہی ہیر ہیر ۔ اور سمجھتے رہے کہ نماز سے کیا ہوتا ہے ؟ کچھ قومی کام کرو ۔ وہ قومی کام ہے کیا جو انھوں نے کیا ؟ جابجا سے چندے جمع کئے ۔ تقریروں کے سواء کوئی تعمیری کام تو کیا ہی نہیں ۔ جلسے خوب کئے ۔ پنڈال میں بڑے اچھے اچھے کھانے کھلائے گئے ۔ کن کو ؟ ان کے صنادید کو ۔ ان کے لیڈروں کو ۔ ان کے مقررین کو ۔ کسی غریب کو ان کے کھانوں میں سے ایک نوالہ تک نہیں پہنچا ۔ ان آدمیوں میں کی جونکوں نے سارا مال چوس لیا ۔ جلسہ برخواست ہوا ۔ تالیوں کی گونج میں معززین اپنے گھروں کو پہنچ گئے ۔ رپورٹیں طبع کی گئیں ۔ واہ واہ کے پُل باندھے گئے ۔ مگر ہوا کیا ؟ جہاں تھے وہیں رہے ۔ ایک انچ میدانِ عمل میں آگے نہ بڑھے ۔ تعمیری کام کچھ نہ کیا ع ہمارا رنگِ مستانہ جو پہلے تھا سو اب بھی ہے
لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿٣٦﴾

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ؛ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا ۔ کفّار ۔ منکرین ۔ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ ؛ خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں کو ۔ صرف اور انفاق کرتے ہیں اپنے مال و دھن کو ۔ لِیَصُدُّوۡا ؛ کہ روکیں ۔ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا سے ۔ فَسَیُنۡفِقُوۡنَهَا ؛ پھر وہ اپنے مالوں کو صرف کریں گے ۔ خرچ کریں گے ۔ مگر ہوگا کیا ۔؟ ثُمَّ تَکُوۡنُ عَلَیۡهِمۡ حَسۡرَةً ؛ پھر یہ سب مال ان پر باعثِ حسرت و افسوس ہوجائے گا ۔ انجام کیا ہوگا ؟ ثُمَّ یُغۡلَبُوۡنَ ؛ پھر وہ مغلوب ہوکر رہیں گے ، ان کی شکست یقینی ہے ۔ وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡٓا ؛ اور جن لوگوں نے کفر کیا ۔ اِلٰی جَهَنَّمَ یُحۡشَرُوۡنَ ؛ تو دوزخ کی طرف حشر کیے جائیں گے ، ہانکے جائیں گے ۔

ترجمہ :- بے شک کفّار ، وہ اپنے مال اس لئے صرَف کرتے ہیں کہ راہِ خدا سے لوگوں کو روکیں ۔ پھر وہ برابر اپنے مال صرَف کرتے رہیں گے اور وہ ان پر باعثِ حسرت و افسوس ہوگا ۔ پھر وہ مغلوب ہوکر رہیں گے اور جو کافر ہیں ان کا حشر جہنّم کی طرف ہوگا ۔

لِیَمِیۡزَ اللّٰهُ الۡخَبِیۡثَ مِنَ الطَّیِّبِ وَ یَجۡعَلَ الۡخَبِیۡثَ بَعۡضَهٗ عَلٰی بَعۡضٍ

ع ۴ / ۱۸ فَیَرۡکُمَهٗ جَمِیۡعًا فَیَجۡعَلَهٗ فِیۡ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۳۷﴾

یہ سب اللہ کیوں کررہا ہے ؟ لِیَمِیۡزَ اللّٰهُ ؛ تا کہ اللہ جُدا کردے ۔ تمیز بخشے ۔ اَلۡخَبِیۡثَ مِنَ الطَّیِّبِ ؛ برے کو نیک سے ، ناپاک کو پاک سے ۔ برے کو بھلے سے ۔ بدبودار کو خوشبودار سے ۔ کافر کو مسلم سے ۔ بد کو نیک سے ۔ وَیَجۡعَلَ الۡخَبِیۡثَ ؛ اور کردے ناپاک کو ۔ بَعۡضَهٗ عَلٰی بَعۡضٍ ؛ ایک کو دوسرے پر ۔ تا کہ خبیثوں کی خباثت بڑھتی ہی جائے ۔ فَیَرۡکُمَهٗ جَمِیۡعًا ؛ پھر ان سب کا تودۂ طومار بنادے ۔ ان کی خباثت بڑھتی ہی رہے ۔ فَیَجۡعَلَهٗ فِیۡ جَهَنَّمَ ؛ پھر اس ناپاک کو جہنّم میں داخل کردے ۔ خباثت کے گٹھے کو دوزخ میں ڈال دے ۔ اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ؛ یہی ہیں نقصان اور خسارہ اُٹھانے والے یعنی زیاں کار ، بدانجام ۔ اُنھیں کے حسبِ حال ہے : خَسِرَ الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَةَ ۔

ترجمہ :- تا کہ اللہ (نیک کو بد سے) خبیث کو طیّب سے ممتاز کردے اور خبیث کو ، بعض کو بعض پر رکھ کر ان سب کا تودۂ طومار بنا کر جہنّم میں داخل کردے ، یہی ہیں زیان اور خسران اُٹھانے والے ۔ (خائب و خاسر لوگ) ۔

قُلۡ لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِنۡ یَّنۡتَهُوۡا یُغۡفَرۡ لَهُمۡ مَّا قَدۡ سَلَفَ ۚ

وَ اِنۡ یَّعُوۡدُوۡا فَقَدۡ مَضَتۡ سُنَّتُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۳۸﴾

قُلۡ لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡٓا ؛ پیغمبر ! تم کافروں سے کہہ دو ۔ اِنۡ یَّنۡتَهُوۡا ؛ اگر وہ باز آجائیں ۔ اگلی شرارت چھوڑ دیں ۔

يُغْفَرْلَهُمْ ؛ تو ان کی مغفرت کی جائے گی ۔ اُن کا سارا کیا ہوا بخش دیا جائے گا ۔ مَاقَدْ سَلَفَ ؛ جو گزرا ۔ ان کے اگلے قصور معاف کردیئے جائیں گے ۔ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا ؛ اور اگر پھر وہی کام کریں ۔ اپنی قدیم حالت پر عود کریں ۔ فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ؛ تو پہلوں کا دستور بھی چلا آتا ہے ۔جیسی اُن کی تباہی ہوئی ہے ،تمہاری بھی ہوگی ۔ برے کام کا برا انجام ۔ جیسا کروگے ویسا بھروگے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) تم ان کافروں سے کہہ دو کہ اگر وہ باز آجائیں تو اُن کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے ۔ اور اگر وہ قدیم طریقہ پر عود کریں تو گزشتہ لوگوں کا دستور تو چلا آتا ہے ۔ (یعنی جیسے وہ برباد ہوئے ہیں تم بھی ہوجاؤ گے) ۔

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾

وَقَاتِلُوْهُمْ ؛ مسلمانو ! تم ان سے جنگ کرو ۔ مقاتلہ کرو ۔ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ ؛ تاکہ فتنہ وفساد باقی نہ رہے ۔ یہاں تک کہ کفر کا نام ونشان نہ رہے ۔ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ؛ اور دین رہے تو خدا کا رہے ۔ اور صرف خدا کی اطاعت اور خدا پرستی رہ جائے ۔ فَاِنِ انْتَهَوْا ؛ پھر اگر اپنی گزشتہ غلطیوں سے باز آجائیں اور شرک وکفر چھوڑ دیں ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ ؛ پس بے شک اللہ ۔ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ؛ جو کچھ وہ کرتے ہیں ۔ اُن کے تمام اعمال ، خدا کے پیشِ نظر ہیں ۔ وہ ان کی حقیقت کو خوب جانتا ہے ۔

ترجمہ :- اور (مسلمانو !) ان سے مقاتلہ کرو (جنگ کرو) یہاں تک کہ فتنہ وفساد باقی نہ رہے ۔ اور صرف خدا پرستی ہی رہ جائے ۔ اور پھر اگر وہ (فتنہ پردازی سے) باز آجائیں تو اللہ اُن کے اعمال دیکھ رہا ہے (کیونکہ وہ علیم ہے ، بصیر ہے ، باخبر ہے ، دانا بینا ہے) ۔

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

وَاِنْ تَوَلَّوْا ؛ اور اگر وہ اعراض کریں ، نہ مانیں ، منہ موڑلیں ۔ فَاعْلَمُوْا ؛ تو خوب جانو ، یہ بات تم کو معلوم رہے ۔ تم کو اس کا ضرور علم رہے ۔ اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؛ کہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے ۔ تمہارا کارساز ہے ۔ تمہارا سرپرست ہے ۔ تمہارا آقا ہے ۔ سردار ہے ۔ والی ہے ۔ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ؛ کیا ہی اچھا مولیٰ ہے ۔ اور کیا ہی اچھا مدد دینے والا ہے ۔ کارساز بھی اچھا اور مددگار بھی اچھا ۔ سرپرست بھی اچھا اور فتح ونصرت دینے والا بھی اچھا ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر وہ اعراض کریں (اور روگردانی کرلیں) تو تم کو معلوم رہے کہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے ۔ کیا ہی اچھا مولیٰ ہے اور کیا ہی اچھا فتح ونصرت دینے والا ہے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

ع

۱۰

واعلموا

تفسیر صدیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرت اکیڈمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادرپورہ حیدرآباد اے پی

ہدیہ: (   )

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی
وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا
عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۱﴾

وَاعْلَمُوْا ؛ اور جان لو۔ اَنَّمَا ؛ اصل میں اَنَّ مَا ہے۔ کہ جو کچھ۔ غَنِمْتُمْ ؛ تم نے حاصل کیا۔ مِنْ شَیْءٍ ؛ کچھ، کچھ بھی۔ فَاَنَّ لِلّٰهِ ؛ پس بے شک اللہ کے لئے ہے۔ خُمُسَهٗ ؛ اس کا پانچواں حصہ، ۱/۵۔ وَلِلرَّسُوْلِ، اور رسول کے لئے۔ خُمُسَهٗ اَنَّ کا اسم ہے اور لِلّٰهِ خبر ہے۔ اور اس پر وَلِلرَّسُوْلِ کا عطف ہے۔ یعنی مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ اللہ اور رسول کا الخ ہے۔

خمس کے حصے اور اس کے مصارف

اللہ کے حصّے سے کیا مراد ہے؟ بعض علماء کہتے ہیں جو کام یا چیز کلّی اور قومی ہوتی ہے اس کو خدائے تعالیٰ اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ جیسے اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ یعنی اگر تم خدا کو قرض دو۔ اس تقدیر پر صرف اہمیت بیان کرنے کے لئے لِلّٰهِ آیا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ خُمس کے چھ (۶) حصے کریں گے۔ پانچ حصے تو لوگوں میں تقسیم ہوں گے اور ایک حصہ بیت المال میں قومی کاموں کے لئے اُٹھا کر رکھا جائے گا۔ بعض کہتے ہیں کہ لِلّٰهِ سے مراد تعمیر کعبہ کے مصارف ہیں۔

لِلرَّسُوْلِ کے کیا معنٰی ہیں؟ یہ حصہ رسولِ خدا ﷺ کا ہے۔ آپ بہ حسبِ ضرورت اپنی صواب دید پر صرف کریں گے۔

بعض علماء کہتے ہیں، جب تک حضرت ؐ دنیا میں جلوہ افروز تھے، اُس وقت تک حضرت کی صواب دید سے صَرف ہوتا تھا آپ کے پردہ کرنے کے بعد سے یہ حق خلیفہ اور امام کا ہے اور اُس کے حسبِ صواب دید صَرف ہوگا، تقسیم ہوگا۔

وَلِذِی الْقُرْبٰی ؛ اور رسولِ خدا ﷺ کے قرابت داروں کے لئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سادات پر صدقہ حرام کیا گیا ہے تو ایک دوسرے طریقہ سے ان کی امداد کی گئی ہے۔ کس قدر نامناسب ہوگا کہ سادات کو نہ تو زکوٰۃ دیں اور نہ خُمس میں سے کچھ حصہ دیں۔

صدقہ کی حرمت

بعض لوگ کہتے ہیں کہ سادات پر صدقہ اس لئے حرام کیا گیا ہے کہ وہ قوتِ بازو سے کما کر کھائیں اور مفت کی روٹیوں پر نہ گزاریں۔

کن لوگوں پر صدقہ حرام ہے؟ صدقہ بنی ہاشم اور بنی مطلب پر حرام ہے۔ بنی ہاشم میں حضرت عباسؓ، حضرت علیؓ، حضرت عقیلؓ، حضرت جعفرؓ کی اولاد شامل ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ذوی القربیٰ سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضرت ؐ کے ساتھ جنگ میں شریک تھے۔ مگر اس صورت میں سادات کو نہ خُمس میں سے کچھ ملے گا نہ ذوی القربیٰ میں سے کچھ۔ وَالْیَتٰمٰی ؛ اور یتیموں کو۔ یَتِیْم کی جمع ہے۔ وَالْمَسٰكِیْنِ ؛ اور مسکینوں کو۔ مِسْكِیْن کی جمع ہے۔ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؛ اور راہ رو مسافروں کو۔

لِلّٰـهِ سے آخر تک چھ مستحقین ہیں ۔ اگر اللہ کا کوئی حصّہ مقرر کیا گیا ہے تو مستحقین چھ ہوں گے ۔ ورنہ پانچ ۔ کیا ان پانچوں کو برابر برابر حصّہ ملے گا ؟ نہیں ۔ بلکہ یہ رائے امام پر موقوف ہے ۔ اس کے صواب دید پر یہ حصّہ تقسیم ہوگا ۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ نے بعض نومسلموں کو مالِ غنیمت سے دیا اور قدیم الاسلام پختہ ایمان والوں کو نہ دیا ۔ لونڈیاں تقسیم کیں اور حضرت بی بی فاطمہؓ کو فرمایا کہ تم تینتیس (۳۳) دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، تینتیس (۳۳) دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ تینتیس (۳۳) مرتبہ پڑھ لیا کرو ۔ پس تقسیم مالِ غنیمت رائے امام پر موقوف ہے ۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ غنیمت کے معنی لوٹ کا مال اور فَـیْ کے معنٰی وہ مال جو بے لڑے حاصل ہو ۔ اور بعض کے پاس غنیمت اور فَیْ دونوں ایک ہی چیز ہیں ، خواہ جنگ سے حاصل ہو ، خواہ بغیر جنگ کے ۔

خُمس کے سواء جو مال ہے وہ سپاہیوں میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ پیدل کو ایک حصّہ اور سوار کو دو حصّے ۔ اور بعض کے پاس پیدل کو ایک حصّہ ، سوار کو ایک حصّہ اور اس کے گھوڑے کے لئے دو حصّے ہیں ۔ بہر حال یہ تمام اُمور رائے امام پر موقوف ہیں ۔ مگر آج کل امام کہاں ہے ؟ اور کونسا حاکم ہے جو خود کو رعایا کے برابر سمجھتا ہے اور آپ ایک غریب آدمی سے زیادہ نہیں لیتا ۔

حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ ایک حکم دیا ۔ ایک صاحب اُٹھے اور کہنے لگے کہ آپ کو ہم سے زیادہ حصّہ لینے کا کیا حق ہے ؟ چادریں تقسیم ہوئیں اور سب کو ایک ایک ملی ۔ آپ کو بھی ایک چادر پہنچی ۔ ایک چادر سے آپ اپنا لباس نہیں بنا سکتے ۔ کیونکہ آپ قدآور ہیں ۔ حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھا ۔ عبداللہ بن عمر کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے کہ میں نے اپنی چادر سے ان کے لباس کی تکمیل کی ہے ۔

آج کل بادشاہ رعایا کو اپنے باندی غلام سمجھتے ہیں ۔ اور بعض عالم جو حقیقۃً جاہل ہیں فتوے دے رہے ہیں کہ رعایا کی عورتیں سب باندی غلام ہیں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

اس بات کو بھی خیال میں رکھنا چاہیے کہ بعض سادات اس بات کے مدعی ہیں کہ اُن کو خُمس مال ملنا چاہیے ۔ نہیں ۔ قرآن سے تو یہ نکلتا ہے کہ خُمس کا خُمس یعنی ۱/۲۵ ملنا چاہیے ۔ یا حسبِ رائے امام سادات کو حصّہ دیا جائے ۔ نیز اگر مستحقین میں سے کوئی نہ ہو ، مثلاً مسکین نہ ملے یا مسافر نہ ملے تو انھیں پانچوں میں سے جو رہیں ان میں حسبِ صوابدیدِ امام مال تقسیم ہوگا ۔

اِنْ كُنْـتُمْ اٰمَنْتُمْ ؛ اگر تم ایمان لائے ہو ۔ بِـاللّٰهِ ؛ اللہ پر ۔ وَمَـآ اَنْزَلْنَا ؛ اور اس پر کہ ہم نے (اللہ نے) اُتارا ، نازل کیا ۔ عَـلٰى عَبْدِنَـا ؛ ہمارے بندے پر ۔ یعنی محمد رسول اللہ ﷺ پر کیونکہ وہی اللہ کے حقیقی بندے اور عبد ہیں ۔ يَوْمَ الْفُرْقَانِ ؛ فیصلہ کے دن ، امتیاز اور جدائی کے روز ۔ بروزِ جنگِ بدر ۔ جس دن اللہ نے کافروں پر مسلمانوں کو ممتاز اور غالب کیا ۔ يَـوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؛ جس دن کہ (۲) جماعتوں نے آپس میں ملاقات کی ۔ جس دن دو (۲) لشکروں نے آپس میں ملاقات کی ۔ جب دو لشکر آپس میں ایک دوسرے سے ملے ۔ اور اللہ نے اپنی قدرت کا کرشمہ بتایا اور چھوٹی سی بے ساز و سامان جماعت کو بڑی اور باساز و سامان جماعت پر غالب کردیا ۔ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ؛ اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے ۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔

ترجمہ :- تو تم کو معلوم ہو کہ جو کچھ تم کو حاصل ہو، اُس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول اور قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے، اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور اُن احکام پر کہ ہم نے اپنے بندے پر اُتارے فیصلے کے دن۔ اُس دن کہ دونوں لشکروں میں آمنا سامنا ہو گیا تھا۔ (اور اللہ نے مسلمانوں کو غالب اور ممتاز کر دیا تھا) اور اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

إِذْ أَنتُم بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُم بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَىٰ وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنكُمْ ۚ
وَلَوْ تَوَاعَدتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ ۙ وَلَٰكِن لِّيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا
لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَن بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَن بَيِّنَةٍ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۴۲﴾

اِذْ اَنْتُمْ ؛ جب کہ تم تھے۔ بِالْعُدْوَةِ ؛ کھائی کے کنارے، ناکہ پر۔ وادی کے سرے پر۔ اَلدُّنْيَا ؛ نزدیک والی۔ اس کا مذکر اَدْنٰی ہے مادّہ دُنُوٌّ۔ نزدیکی۔ عام طور سے دنیا کا لفظ کہتے ہیں وہ اصل میں دارِ دنیا ہے۔ وَهُمْ ؛ اور وہ لوگ۔ بِالْعُدْوَةِ ؛ گھاٹی کے (دوسرے) جانب۔ اَلْقُصْوٰی ؛ دور والی۔ مذکر اَقْصٰی۔ وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؛ اور شتر سوار قافلہ تم سے اُتار پر تھا۔ وَلَوْتَوَاعَدْتُّمْ ؛ اگر باہم وعدہ بھی کرتے۔ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعٰدِ ؛ تو تم مختلف وقت پر پہنچتے۔ یہاں میعاد کے معنٰی وقت ہیں۔ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا ؛ اور لیکن تا کہ اللہ ایک کام پورا کرے۔ كَانَ مَفْعُوْلًا ؛ جو کیا جانے والا تھا۔ اُس کا ہو کر رہنا مقدر تھا۔ لِيَهْلِكَ ؛ تا کہ ہلاک ہو۔ مَنْ هَلَكَ ؛ جو ہلاک ہو۔ عَنْ بَيِّنَةٍ ؛ دلیل اور حجت کے ساتھ۔ وَيَحْيٰى مَنْ حَيَّ ؛ اور زندہ رہے، جو زندہ رہے۔ عَنْ بَيِّنَةٍ ؛ حجت اور دلیلِ واضح کے ساتھ۔ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؛ اور بے شک اللہ (تمہاری باتیں) سنتا اور (تمہارا حال) جانتا ہے۔ تمہاری دُعائیں سنتا اور علم رکھتا ہے۔

ترجمہ :- جب کہ تم نزدیک کی گھاٹی کے کنارے تھے اور وہ لوگ دور کی گھاٹی کے کنارے اور قافلہ تم سے نیچے اُتر گیا تھا۔ اگر تم آپس میں (جنگ کا) وعدہ بھی کرتے تو وقت پر نہ پہنچتے۔ یہ سب اللہ نے اس لئے کیا کہ جس کا ہونا مقدر تھا اُس کو کر کے بتا دے، تا کہ جو ہلاک ہو حجت تمام ہو کر ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ اِتمام حجت کے بعد زندہ رہے اور بے شک اللہ سب کچھ سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔

إِذْ يُرِيكَهُمُ اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ
فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۴۳﴾

اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ ؛ یادکرو جب کہ اللہ تم کو (اے نبی کریمؐ) اُن کفار کو دکھا رہا ہے ۔ فِيْ مَنَامِكَ ؛ تمہارے خواب میں ۔ قَلِيْلًا ؛ کم ۔ جو شجاع ہوتے ہیں وہ اپنے دشمنوں کی کثرت کی پرواہ نہیں کرتے اور وہ اُن کو کم ہی نظر آتے ہیں ۔ وَلَوْ اَرٰكَهُمْ كَثِيْرًا ؛ اور اگر تم کو انھیں زیادہ دکھلاتا ، اگر وہ کافر زیادہ نظر آتے ۔ لَفَشِلْتُمْ ؛ تو تم بزدل ہوجاتے ۔ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ ؛ اور جنگ میں نزاع اور جھگڑا کرتے ۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؛ مگر اللہ نے سلامت رکھا ۔ بچالیا ۔ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ؛ بے شک وہ سینوں (اور دلوں) کی باتوں کو خوب جانتا ہے ۔

ترجمہ :- یاد کرو جب کہ (اے نبی کریم !) تمہارے خواب میں اللہ نے ان کو کم اور حقیر کر کے دکھایا اور اگر ان کو بہت کر کے دکھاتا تو تم (لوگ) بزدلی کرتے ، (پریشان ہوجاتے) اور جنگ میں نزاع اور جھگڑا کرتے مگر اللہ نے بچالیا کیونکہ وہ تو یقیناً سینوں کے رازوں سے بھی خوب واقف ہے ۔

وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ۧ۴۴ ع ۵/ ۱

وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ ؛ اور اس بات کو بھی یاد رکھو کہ اللہ تم کو اُن کافروں کو دکھاتا ہے ۔ اِذِ الْتَقَيْتُمْ ؛ جب کہ تم ان سے ملے ، ان کے مقابل ہوئے ۔ ان کا تمہارا آمنا سامنا ہوگیا ۔ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا ؛ تمہاری آنکھوں میں کم ۔ وَيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ ؛ اور ان کی آنکھوں میں تم کو کم دکھایا ۔ یعنی دونوں جواں مرد تھے ۔ اپنے دشمن کی پرواہ نہ کرتے تھے ، اور خوب گھمسان کی لڑائی لڑتے تھے ۔ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؛ تاکہ اللہ جو کام ہونے والا تھا ، یعنی مسلمانوں کی فتح ، اس کو پورا کر دکھائے ۔ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ؛ اور اللہ ہی کی طرف تمام کاموں کا مرجع ہے ، انتہا ہے ۔ کامیابی کا دینا خدا کے ہاتھ میں ہے ۔

ترجمہ :- اور اس واقعہ کو بھی یاد کرو کہ جب تم دشمنوں کے مقابل ہوئے تو تم ان کو کم سمجھتے تھے اور وہ تم کو کم ۔ یہ اس لئے ہوا کہ جو (مقدر تھا اور) ہونے والا تھا اس کو اللہ پورا کر کے بتائے ۔ اور اللہ ہی کی طرف تمام کاموں کی انتہا ہے ۔ (وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے) ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۴۵

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ؛ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ۔ اے مؤمنو ! اے مسلمانو ! ۔ اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً ؛ جب تم ملاقات کرو کسی جماعت سے ۔ جب تمہارا کسی لشکر سے مقابلہ ہوجائے ۔ کسی فوج سے آمنا سامنا ہوجائے ۔ فَاثْبُتُوْا ؛ تو تم ثابت قدم رہو ۔ جگہ سے نہ ہٹو ۔ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا ؛ اور اللہ کی خوب یاد کرو ۔ اُس کا بہت ذکر کرو ۔ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ؛ تاکہ تم کامیاب رہو ۔ تم کو فلاح و بہبود ملے ۔

ترجمہ :- اے مؤمنو ! (اے مسلمانو !) جب تم کسی لشکر سے مقابل ہو جاؤ تو ثابت قدم رہو اور اللہ کا ذکر بہت کرو ، تا کہ تم کو صلاح و فلاح حاصل ہو ۔

صاحبو ! نہ اپنے ساز و سامان پر پورا اعتماد کرو ، نہ اپنے قواعدِ جنگ کی واقفیت پر اِتراؤ ۔ کامیابی خدا کے ہاتھ میں ہے خدا کو ہرگز نہ بھولو ۔ اس کی یاد میں دل شاد رہو ۔

وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوۡا فَتَفۡشَلُوۡا وَتَذۡهَبَ رِيۡحُكُمۡ وَاصۡبِرُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ ۚ ﴿۴۶﴾

وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ ؛ اور اللہ کی اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو ۔ وَلَا تَنَازَعُوۡا ؛ اور باہم نزاع نہ کرو ۔ آپس میں جھگڑا نہ پیدا کرو ۔ باہم کشمکش نہ کرو ۔ فَتَفۡشَلُوۡا ؛ پھر تم بزدل ہو جاؤ ۔ ہمت ہار جاؤ ۔ یعنی خانہ جنگی اور باہمی نزاع کا نتیجہ ناکامی ہے ، ضعف ہے اور ہمت کا ٹوٹ جانا ہے ۔ وَتَذۡهَبَ رِيۡحُكُمۡ ؛ اور تمہاری ہوا بگڑ جائے تمہاری آبرو باقی نہ رہے ۔ اور تمہاری جو ہوا بندھی ہوئی ہے وہ بدل جائے ۔ وَاصۡبِرُوۡا ؛ اور صبر کرو ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ ؛ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ۔ جو صبر اور استقلال سے کام کرتے ہیں اُن کے پاس خدائی مدد پہنچتی ہے ۔

ترجمہ :- اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں کشمکش نہ کرو کہ ہمت ہار جاؤ ، اور ناکام ہو جاؤ اور تمہاری جو ہوا بندھی ہوئی تھی وہ بگڑ جائے اور صبر کرو ۔ یقیناً اللہ تو صابرین کے ساتھ ہے ۔

وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ خَرَجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطٌ ﴿۴۷﴾

وَلَا تَكُوۡنُوۡا ؛ اور نہ ہو جاؤ ۔ كَالَّذِيۡنَ خَرَجُوۡا ؛ ان لوگوں کی طرح جو نکلے ہیں ۔ مِنۡ دِيَارِهِمۡ ؛ اپنے گھروں سے ۔ بَطَرًا ؛ اینڈتے ۔ تکبّر کرتے ۔ وَرِئَآءَ النَّاسِ ؛ اور لوگوں کے دکھاوے کے لئے ۔ وَيَصُدُّوۡنَ ؛ اور روکتے ، بہکاتے ، عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا سے ۔ وَاللّٰهُ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطٌ ؛ اور اللہ ان اعمال کو کہ وہ کرتے ہیں ، احاطہ کئے ہوئے ہے ۔ خدا تمہارے تمام کاموں سے واقف ہے ۔

ترجمہ :- اور تم ان لوگوں کے جیسے نہ بنو جو اپنے گھروں سے نکلے تو اکڑتے ، ناز کرتے ۔ لوگوں کے سامنے نمائش پیدا کرتے ۔ اور لوگوں کو راہِ خدا سے روکتے ۔ اور اللہ تو اُن کے کاموں کو جانتا اور ان کو احاطہ کئے ہوئے ہے ۔

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۴۸ ع ۶

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ ؛ اور جب کہ اُن کو شیطان نے ان کے اعمال کو مُزَیّن اور دُرست بنا کر دکھایا۔ وَقَالَ لَاغَالِبَ لَكُمْ ؛ اور کہہ دیا کہ تم پر کوئی شخص غالب نہ ہوگا۔ اَلْيَوْمَ ؛ آج ۔مِنَ النَّاسِ ؛ لوگوں میں سے۔ وَاِنِّیْ جَارٌلَّكُمْ ؛ اور میں تمہارا ہمسایہ، پڑوسی، ساتھی ہوں۔ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ ؛ اور جب ایک دوسرے کو نظر آ گئے لشکر۔ جب دونوں جماعتیں آپس میں مقابل ہوگئیں۔ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؛ تو اُلٹے پاؤں پھر گیا۔ جیسا آیا تھا ویسا چلتا بنا۔ وَقَالَ ؛ اور کہا۔ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكُمْ ؛ میں تم سے بَری ہوں۔ کچھ سروکار نہیں رکھتا۔ میں تم سے بیزار ہوں۔ اِنِّیْٓ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ ؛ میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔ یعنی فرشتوں کی امداد۔ خدا کی تائید۔ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ؛ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ اُس کا خوف کرتا ہوں۔ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ؛ اور اللہ سخت عذاب اور شدید عقوبت کرنے والا ہے۔

ترجمہ :- اور اس واقعہ کو بھی یاد رکھو جب کہ شیطان نے اُن کے اعمال کو اچھا کر کے دکھایا تھا۔ اور کہہ دیا کہ آج لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب نہیں ہوسکتا بحالیکہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ پھر جب دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ہوگیا تو اُلٹے پاؤں بھاگ کھڑا ہوا۔ (اور فوراً واپس چلتا بنا) اور کہنے لگا میں تم سے بری ہوں (مجھے تم سے کوئی سروکار نہیں، کیونکہ) میں جو دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے۔ میں خدا سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت عذاب والا ہے۔ (اُس کی سزا بڑی سخت ہے)۔

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَاۗءِ دِيْنُهُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۴۹

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ ؛ جب کہ کہتے ہیں منافق، وہ لوگ جن کا ظاہر کچھ ہے باطن کچھ ہے۔ وَالَّذِيْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ؛ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے۔ جن کو شک و شبہ کا مرض ہے اور ہول دِلے ہیں۔ غَرَّ هٰٓؤُلَاۗءِ دِيْنُهُمْ ؛ ان لوگوں کو ان کے دین نے مغرور کردیا ہے۔ ان کو بڑا غرّہ ہوگیا ہے۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؛ اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے اپنے کاموں کو اُس پر چھوڑتا ہے۔ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ؛ بے شک اللہ عزت اور حکمت والا ہے۔ پس وہ کفایت کرتا ہے۔ حفاظت کرتا ہے۔

ترجمہ :- اس واقعہ کو بھی یاد رکھو جب کہ منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے کہہ رہے ہیں کہ ان کو (مسلمانوں کو) ان کے دین پر بڑا غرّہ ہوگیا ہے۔ بات یہ ہے کہ جو خدا پر توکل کرتا ہے تو وہ جانتا ہے کہ بے شک اللہ عزت وحکمت والا ہے (اور اُن کے لئے بالکل کافی ہے)۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝٥٠

وَلَوْتَرٰى ؛ اور اگر تم اس منظر کو دیکھتے ۔ اِذْيَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ ؛ جب کہ فرشتے کافروں کی زندگی کے دن پورے کررہے ہیں، اور اُن کی جان نکال رہے ہیں ۔ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ؛ بحالیکہ اُن کے چہروں اور پشتوں پر مار رہے ہیں ۔ اور اُن پر گرز پڑ رہے ہیں ۔ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ؛ اور کہہ رہے ہیں چلو اب جلنے کے عذاب کا مزہ چکھو ۔ دوزخ میں جاؤ اور سزا اُٹھاؤ ۔

ترجمہ :- اور اے مخاطب تو دیکھتا کہ فرشتے کافروں کی جان نکال رہے ہیں ۔ ان کے چہروں اور پشتوں پر مار رہے ہیں، (اور کہہ رہے ہیں) اب دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو ۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝٥١

ذٰلِکَ ؛ یہ سب کیوں ہورہا ہے ۔ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ ؛ تمہارے ہاتھوں کے اگلے کرتوتوں کی وجہ سے ۔ تمہاری بدکاریوں کی وجہ سے ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ؛ اور یہ کہ اللہ اپنے بندوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا ۔ جیسا اُن کا کام ہے ویسا ہی اُن سے انتقام ہے ۔

ترجمہ :- یہ بدلہ ہے تمہارے اُن اعمال کا جن کو تمہارے ہاتھوں نے بھیجا تھا ۔ اللہ تو بندوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا ۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٥٢

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ؛ جیسے فرعون کے لوگوں کا حال ہوا ۔ اُن کی گت بنی ۔ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ اور ان لوگوں کا حال ہوا جو ان سے پہلے تھے ۔ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی آیتوں، نشانیوں اور احکام سے کفر کیا ۔ انکار کیا ۔ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ

بِذُنُوْبِهِمْ ؛ پھر اللہ نے ان کو پکڑ لیا اُن کے گناہوں کی وجہ سے ۔ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ؛ بے شک اللہ صاحبِ قوت اور سخت عقوبت اور عذاب کرنے والا ہے ۔ اُس کی سزا شدید ہے ۔

ترجمہ :- (ان کا حال بھی ایسا ہی ہے) جیسے فرعون کے لوگوں کا اور اُن لوگوں کا ہوا جو ان سے پہلے تھے ۔ انھوں نے اللہ کی آیتوں سے کفر کیا ، (ان کو نہ مانا) تو اللہ نے اُن کے گناہوں کی وجہ سے ان کو پکڑلیا (گرفتار کرلیا) بے شک اللہ قوی اور سخت عذاب کرنے والا ہے ۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَكُ مُغَیِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۟ۙ

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ ؛ یہ اس لئے ہوا کہ اللہ ۔ لَمْ یَکُ ؛ نہ تھا ۔ اس کی اصل لَمْ یَکُنْ ہے ۔ مُغَیِّرًا ؛ متغیر کرنے والا ۔ بدلنے والا ۔ نِعْمَۃً اَنْعَمَهَا عَلٰی قَوْمٍ ؛ نعمت کو جو اُس نے کسی قوم پر کی ہو ۔ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا ؛ یہاں تک کہ خود بدل دیں ۔ مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؛ اس حالت کو جو ان کی ہے ۔ وَاَنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ؛ بے شک اللہ سب کچھ سنتا ہے ، جانتا ہے ۔ اللہ تو سمیع و علیم ہے ۔

ان ظالموں کی حالت ایسی کیوں بنی ؟

ترجمہ :- یہ اس لئے ہوا کہ اللہ کسی قوم کو نعمت دے کر ، (ان کو سرفراز کرکے) نہیں بدلتا ، یہاں تک کہ وہ خود اپنی حالت نہ بدل دیں ۔ اور اللہ تو سمیع و علیم ہی ہے ۔

صاحبو ! ذرا اس آیت پر غور کرو ، اور پھر اپنی حالت کو دیکھو ۔ پہلے تم کیا تھے ؟ کیسے تھے ؟ اور اب تم کیا ہو ، کیسے ہو؟ تمہارے دل میں ایمان تھا ، تمہارے دل میں خدا و رسولؐ کی محبت تھی ۔ تم اس کی اطاعت کرتے تھے ۔ آپس میں اتفاق و محبت تھی ۔ تم کام کرتے تھے اور محنت کرتے تھے ۔ اس لئے آزاد تھے ، باعزت تھے ۔ خدا تو وہی ہے جو پہلے تھا ، وہ تو ناقابلِ تغیر ہے ۔ وہ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ہے ۔ پھر ہماری اور تمہاری یہ ذِلّت و خواری کیوں ہے؟ بات یہ ہے کہ ہم نے اپنی حالت بدل ڈالی ۔ اب ہماری اگلی حالت کہاں ہے؟ نہ خدا پر پورا بھروسہ ، نہ کامل یقین ۔ نہ خدا اور رسول کی محبت نہ اُن کی اطاعت ۔ آپس میں نفاق ، شقاق ، پھوٹ ، دشمنی اور آرام طلبی ، سُستی و کاہلی ۔ اِن سب باتوں کا یہی نتیجہ ہے ، جو ہو رہا ہے ۔ یعنی نہ اب ہماری اگلی عزت ہے نہ حرمت ہے ۔ سب کے دلوں پر غلامی چھائی ہوئی ہے ، دِلوں پر مُردنی آئی ہوئی ہے ۔ مفلسی ہے ، تنگدستی ہے ، کفار تم کو دبائے چلے جا رہے ہیں ، ذلیل کر رہے ہیں اور تم کو اس کا احساس تک نہیں ۔ تمہارے میں حرکت نہیں تو برکت بھی نہیں ۔ خدائے تعالیٰ تمہارا دشمن نہیں اور کافروں کا دوست نہیں ، ایسے کام کرو جس سے تم اس کی رحمت کے مستحق بنو ۔ فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ؛ دیکھو قرآن میں ہے ۔ میری شکایت نہ کرو ۔ اپنے آپ کو ملامت کرو ۔ نہ ہم بیکار ہوتے نہ ذلیل و خوار ہوتے ۔ گذشتہ راصلوات آئندہ را احتیاط ۔

خدا کی نعمتوں کے چھن جانے کے لئے اپنے آپ ہی ذمہ دار ہو

اُٹھو اُٹھو یہ خوابِ غفلت کب تک ÷ جاگو جاگو اجل کمین گاہ میں ہے

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ؛ آلِ فرعون کی ایسی ہی دُرگت ہوئی ۔ حالت ہوئی ۔ نتیجہ نکلا ۔ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ اور اُن لوگوں کی حالت ہوئی جو ان سے پہلے تھے ۔ انھوں نے کیا کِیا تھا ۔ ؟ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ ؛ اپنے رب کی آیتوں کی تکذیب کی ۔ اُس کی نشانیوں کو جھٹلایا ، اُس کے احکام کو نہ مانا ۔ اِس کا نتیجہ کیا ہوا ؟ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ؛ تو ہم نے ان کو ہلاک کردیا اُن کے گناہوں کی وجہ سے ۔ اُن کی نافرمانیوں کی وجہ سے ہم نے ان کو تباہ کردیا ۔ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ؛ اور ہم نے فرعون کے لوگوں کو غرق کردیا ، ڈبو دیا ۔ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ؛ اور وہ سب ظالم تھے ، ہمارا تو کچھ نہیں بگاڑا مگر خود کو برباد کردیا ۔

ترجمہ :- (ان لوگوں کی حالت اور ان کی دُرگت ایسی ہوئی) جیسی فرعون کے لوگوں کی حالت ، دُرگت ہوئی ، اور اُن لوگوں کی جو اُن سے پہلے تھے ۔ ان لوگوں نے اپنے رب کی آیتوں کی تکذیب کی تو ہم نے اُن کو اُن کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کردیا ۔ اور فرعون کے لوگوں کو غرق کردیا ۔ (دریا میں ڈبو دیا) اور (حقیقت میں) یہ سب ظالم تھے ۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾ ۖ

الَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ ؛ بے شک جانوروں میں سے بدتر جانور ۔ زمین پر چلنے والوں میں سے بدتر چلنے والا ۔ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ خدا کے پاس ۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ وہ لوگ ہیں جو کفر کرتے ہیں ۔ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ وہ تو ایمان لاتے ہی نہیں ۔ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ؛ وہ لوگ جن سے تم نے معاہدہ کیا ہے ۔ عہد و پیمان کیا ہے ۔ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ ؛ پھر وہ عہد شکنی کرتے ہیں ۔ پیمان توڑتے ہیں ۔ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ ؛ ہر دفعہ ۔ ہر بار ۔ وَهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ؛ اور وہ خدا کے غضب سے نہیں بچتے ۔ اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- بے شک اللہ کے پاس بدترین جانور وہ لوگ ہیں جو کفر کرتے ہیں ، اور ایمان لاتے ہی نہیں ۔ تم نے ان سے معاہدہ کیا اور وہ ہر دفعہ عہد شکنی کرتے رہے اور ان کو خدا کا کچھ بھی ڈر نہیں ۔

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ ؛ اگر تم ان کو مشغول کرو اور ان کو پاؤ لڑائی میں ۔ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ ؛ تم ان کو ایسا مارو کہ ان کو دیکھ کر اُن کے پیچھے والے بھاگ کھڑے ہوں ۔ اُن کے ذریعہ سے اُن لوگوں کو جو اُن کے پیچھے ہیں بھگادو ، منتشر کردو ۔ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ؛ شاید وہ عبرت حاصل کریں ۔ ممکن ہے کہ وہ نصیحت قبول کریں ۔

ترجمہ :- (ایسے عہد شکنوں سے تمہارا مقابلہ ہوجائے اور) اگر تم کو اُن سے لڑنا پڑے تو اُن کو ایسا مارو کہ دیکھ کر پچھلے لوگ بھاگ کھڑے ہوں ، شاید اُن کو کچھ عبرت ہوجائے (ممکن ہے کہ وہ نصیحت اختیار کریں) ۔

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝

ع

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً ؛ اگر تم کو کسی قوم کی دغابازی ، بدعہدی اور خیانت کا خوف ہو ۔ فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ ؛ تو ان پر پھینک دو ۔ عَلٰى سَوَآءٍ ؛ برابر کو برابر ، جیسے کو ویسا ۔ عہد شکنی کا جواب عہد کو پھینک دینا ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ؛ یقیناً خدا خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۔ بدعہدوں کو دوست نہیں رکھتا ۔

ترجمہ :- اور اگر تم کو کسی قوم سے خیانت کا خوف ہو (بدعہدی کا ڈر ہو) تو اُن کی طرف اُن کا عہد پھینک دو برابر کو برابر ۔ یقیناً اللہ کو دغاباز پسند نہیں (خیانت کار اللہ کے محبوب نہیں) ۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۭ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝

وَلَا يَحْسَبَنَّ ؛ اور گمان نہ کریں ، یہ ہرگز نہ سمجھیں ۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ جنھوں نے کفر کیا ۔ کفار ۔ سَبَقُوْا ؛ کہ وہ بہت آگے بڑھ گئے ہیں ، ہمارے قابو سے نکل گئے ہیں ۔ ہمارے پنجۂ قدرت سے باہر ہوگئے ہیں ۔ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ؛ وہ ہرگز عاجز نہ کرسکیں گے ۔ وہ جہاں جائیں ہم اُن کو پکڑ لیں گے ۔

ترجمہ :- اور کافروں کو ہرگز یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ وہ ہمارے پنجۂ قدرت سے باہر نکل گئے ہیں ، وہ ہرگز عاجز نہیں کرسکتے ۔

صاحبو ! جو فرعون طینت کہتے تھے کہ " خدا کو پانچ منٹ سوچنا پڑے گا ، اگر وہ ہم کو خراب کرنا چاہے گا " ۔ دیکھو ! اب ان کا کیا حال ہورہا ہے ، ایک دوسرے کو موت کے گھاٹ اُتارتے جارہے ہیں ۔ آسمان سے بم طَيْرًا اَبَابِيْلَ بن کر گر رہے ہیں ۔ عالی شان مکان نقشِ زمین ہورہے ہیں ۔ ان کے مردوں کو کوئی دفن کرنے والا نہیں ہے ، آگ لگا کر جلا دیے جارہے ہیں ۔

نفسانیت کا زور ہے، انسانیت کوسوں دور ہے ۔ یہ یقینی سمجھو ، اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ وہ خدا کو عاجز نہیں کرسکتے ۔ اُس کے پنجۂ غضب سے باہر نہیں نکل سکتے ۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ ؛ اور ان (بے ایمانوں) کے لئے تیار رکھو ۔ عَدَّ ؛ گِنا ۔ اَعَدَّ ؛ تیار کیا ۔ مَا اسْتَطَعْتُمْ ؛ جس قدر ہوسکے جتنی تم میں استطاعت ہے ۔ اپنی مقدور بھر ۔ مِنْ قُوَّةٍ ؛ قوت سے ۔ وَمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ ؛ منجملہ اس کے ، گھوڑے باندھنا (رِبَاط ، کس کے باندھنا خَیل : گھوڑوں کا گلّہ یا مَندا) ۔ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ ؛ (رَهْبٌ ؛ خوف ، اِرْهَابٌ : ڈرانا رُهْبَانِيَّةٌ ؛ خدا ترسی ۔ رَاهِب : خدا ترس) کہ تم دہشت اور خوف پیدا کردو اس سے ۔ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ ؛ اللہ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں میں ۔ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ؛ اور ان کے سوا اور لوگوں میں ۔ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ؛ تم ان کو نہیں جانتے ۔ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؛ اللہ ان کو خوب جانتا ہے ۔ مگر یہ سب کب ہوگا ۔ جب ہاتھ سے روپیہ نکلے گا ۔ راہِ خدا میں زور اور زر صرف کیا جائے گا ۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ ؛ اور تم جو کچھ صرف کرو گے ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ ؛ تم کو اس کا پورا پورا بدلہ ملے گا ۔ کافی وافی جزا ملے گی ۔ دنیا میں مالِ غنیمت کی صورت میں اور آخرت میں اجرِ عظیم کے طور پر ۔ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ؛ اور تم پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا ۔ تمہارا کوئی حق مارا نہ جائے گا ۔

ترجمہ :- تم ان کے لئے (اپنے دشمنوں کے مقابلہ کے لئے) جس قدر تم سے ہوسکے زور وقوت پیدا کرو ، منجملہ اُس کے گھوڑے باندھنا بھی ہے ۔ اس سے تم اللہ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں کو ڈراؤ (ان میں دہشت پیدا کرو) ، ان کے سوا اور لوگوں کو بھی (وہ منافق ہیں ۔ کافروں کے دوست ہیں) تم ان کو نہیں جانتے ، اللہ ان کو جانتا ہے (دیکھو ! تجوریوں میں روپیہ جمع کرنے سے کام نہیں چلتا ۔ کچھ ہاتھ سے نکالو بھی ، کچھ جیب خالی بھی کرو ۔ یاد رکھو ، خوب سمجھو) ۔ جو تم راہِ خدا میں صرف کرو گے ، تم کو اُس کا پورا پورا بدلہ ملے گا ، اور تم پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا (اور تمہارا حق روکا نہ جائے گا) ۔

دشمن سے مقابلہ کے لئے اسلحہ تیار کرو

صاحبو ! تم ذلیل وخوار کیوں ہو رہے ہو ۔ اس لئے کہ دشمنوں سے مقابلہ کرنے کے لئے تم نے کوئی تیاری نہیں کی ، نہ اسلحہ ہیں ، نہ تن میں ہی قوت ہے ۔ نہ تمہارے میں رازداری اور یک جہتی ہے ۔ جو ہاتھ پیر ہلا سکتے ہیں اُن کے پاس پیسہ نہیں ۔ جن کے پاس پیسہ ہے وہ پیسے کی پوجا کرتے ہیں ۔ پیسہ دینا اُن کے پاس کفرِ دولت ہے ۔ بھلا اپنے دیوتا کو دوسروں کے

حوالے کیوں کر کریں گے۔ بعض بھولے نادان لڑنے نکلے تو ہاتھ میں بانسے لے کر۔ "لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں!"
ایمان کی کمزوری کا نتیجہ یہ ہے کہ ہماری دُعائیں بھی قابلِ قبول نہیں۔ یہ خوب یاد رکھو! لڑائی باتوں سے نہیں ہوتی۔ ساز و سامان کی ضرورت ہے۔ علم و ہنر کی حاجت ہے۔ اتحاد و اتفاق اور رازداری اور ایثار کی اشد حاجت ہے۔ اس زمانے میں منافق اور مسلمان میں تمیز کرنا مشکل ہے۔ مسجد میں لوگ آتے ہیں معلوم نہیں کہ اُن میں خفیہ پولیس والے کون ہیں اور سچے نمازی کون، مولوی صاحب وعظ کر رہے ہیں۔ مرشد تلقین فرما رہے ہیں۔ اور بعض لوگ نہایت فروتنی اور عاجزی سے سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ اور بعض تو ایسے بیٹھے ہیں جیسے مراقبہ کر رہے ہیں اور کان ہیں کہ لگے ہوئے ہیں کہ اگر کوئی لفظ ان کو تباہ کرنے کے لئے ان کے کانوں تک پہنچ جائے تو استادِ شریعت اور پیرِ طریقت کو سرکاری بڑے گھر میں پہنچا دیں، جو زندہ قومیں ہیں، وہ خفیہ خفیہ سب کچھ کرتے ہیں۔ اُن کے دشمنوں کو اُس وقت خبر ہوتی ہے جب اُن کے سر پر بم پھٹتے ہیں۔ بعض نادان باتوں سے ملک فتح کرنا چاہتے ہیں۔

باتوں سے کیا ہوتا ہے ÷ حرکت میں سب برکت ہے (حسرت صدیقی)

خدائے تعالیٰ کافروں اور منافقوں دونوں کے شر سے بچائے۔ ظاہری اسباب کچھ نہیں۔ غلامی کا طوق گلے سے اُترنے کی اُمید نہیں۔ مگر یا اللہ ۔ مسلم بہ حالِ بے کسی بے قوت و بے یار ہے ÷ پر تیرے نامِ پاک پر مرنے کو وہ تیار ہے
اَلْاَمَان اَلْاَمَان مِنَ الْخِذْلَانِ وَالْهَوَان۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۱﴾

وَاِنْ جَنَحُوْا ؛ اور اگر جھکیں، مائل ہوں۔ لِلسَّلْمِ ؛ صُلح و آشتی کی طرف۔ اگر وہ صُلح کرنا چاہیں۔ فَاجْنَحْ لَهَا ؛ تو تم بھی صُلح کی طرف مائل ہو جاؤ۔ سَلْم مصدر ہے اس کو مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال کرتے ہیں۔ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؛ اور خدا پر توکل کرو۔ اپنے کاموں کو خدا پر چھوڑو۔ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؛ کیونکہ وہی ہے سمیع و علیم۔ وہی تو سب کچھ سنتا ہے، سب کچھ جانتا ہے۔

ترجمہ:- اور اگر وہ صُلح جوئی اختیار کریں تو تم بھی صُلح جوئی اختیار کرو، خدا پر بھروسہ کرو۔ وہ تو سب کچھ سنتا ہے جانتا ہے۔

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۚ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ ؛ اور اگر وہ اِرادہ کریں کہ تم کو دھوکہ دیں۔ مکر و فریب کریں۔ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؛ تو اللہ تم کو کافی ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ ؛ وہی تو ہے جس نے تمہاری تائید کی، تم کو قوت دی۔ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اپنی فتح و نصرت سے اور مسلمانوں سے۔

ترجمہ :- اور اگر وہ تم کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں تو اللہ تم کو بَس ہے ۔ اُسی نے تم کو قوت بخشی ، اپنی فتح و نصرت اور مسلمانوں سے ۔

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؛ اور ان کے دلوں میں اُلفت و محبت ڈالی ۔ لَوْ اَنْفَقْتَ ؛ اگر تم خرچ کرتے ، صَرف کرتے ۔ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؛ وہ سب کچھ جو زمین میں ہے ۔ دنیا بھر کی سب چیزیں ۔ مَآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؛ تو تم ان کے دلوں میں اُلفت پیدا نہ کرسکتے ۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؛ مگر اللہ نے ان کے دلوں میں اُلفت ڈال دی ، ان میں اتفاق پیدا کردیا ۔ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ؛ بے شک وہ عزت والا اور حکمت والا ہے ۔

ترجمہ :- اور ان کے دلوں میں اُلفت و محبت ڈالی ۔ تم اگر (مسلمانوں کے دلوں میں اتفاق اور اُلفت پیدا کرنا چاہتے اور) دنیا بھر کی ساری چیزیں خرچ کر ڈالتے تو بھی ان کے دلوں میں اُلفت پیدا نہ کرسکتے ۔ مگر اللہ ہی نے ان میں اتفاق اور اُلفت پیدا کی ہے ، یقیناً وہ ہے عزت والا حکمت والا ، (زبردست ، دانا) ۔

۸ ع يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ ؛ اے نبی ۔ حَسْبُكَ اللّٰهُ ؛ اللہ تم کو بس ہے ، کافی ہے ۔ وَمَنِ اتَّبَعَكَ ؛ اور وہ لوگ جو تمہاری اتباع کرتے ہیں ، تمہارے پیرو ہیں ۔ وہ کون ہیں ؟ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ایمان دار ہیں ۔ مسلمان ہیں ۔

ترجمہ :- اے نبی ! تم کو بس ہے اللہ اور تمہارے پیرو مسلمان ۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ ؛ اے نبی ! حَرِّضِ ؛ ترغیب دو ۔ برانگیختہ کرو ۔ اُکساؤ ۔ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ مسلمانوں کو ۔ عَلَى الْقِتَالِ ؛ جنگ پر ۔ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ ؛ اگر تم میں سے بیس (۲۰) صابر ہوں گے ۔ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ؛ دو سو (۲۰۰) پر غالب آجائیں گے ۔ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ ؛ اگر تم میں سے سو (۱۰۰) ہوں گے ۔ يَغْلِبُوْۤا اَلْفًا ؛ ہزار پر غالب

آ جائیں گے ۔ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ کافروں میں سے ۔ بِاَنَّھُمْ ؛ کیونکہ وہ ۔ قَوْمٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ ؛ ایسے لوگ ہیں جو سمجھتے نہیں ۔ یعنی وہ نشیب و فراز سے واقف نہیں ۔ نہ ان کے دل میں خدا کی محبت ہے نہ اس کا جوش ۔ نہ فنونِ حرب سے ہی پورے واقف ہیں ۔ وہ لڑائی کی نزاکت کو نہیں جانتے ۔

ترجمہ :- اے پیغمبر ! مسلمانوں کو جنگ پر برانگیختہ کرو ، (ان کو ترغیب دو) اگر تم میں سے بیس (۲۰) صبر کرنے والے ہوں گے تو دو سو (۲۰۰) پر غالب آ جائیں گے اور اگر سو (۱۰۰) ہوں گے تو ہزار کافروں پر غالب آ جائیں گے کیونکہ وہ بے سمجھ ہیں ۔

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۚ
فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ
وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٦٦﴾

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ ؛ اب اللہ نے تمہارے متعلق تخفیف کردی ہے ۔ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؛ اور معلوم کرلیا کہ تم میں ضعف ہے ، کمزوری ہے ۔ ضَعْفٌ (فف) زیادہ کرنا اور ضُعف (ضَعِیْفٌ) کمزوری ۔ ناتوانی ۔ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ ؛ اور اگر تم میں سے سو (۱۰۰) صابر ہوں ۔ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ ؛ دو سو (۲۰۰) پر غالب ہوں گے ۔ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ ؛ اگر تم میں کے ہزار ہوں ۔ یَغْلِبُوْا اَلْفَیْنِ ؛ دو ہزار پر غالب آ جائیں گے ۔ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؛ بحکمِ خدا ۔ بہ قدرتِ خدا ۔ بہ ارادۂ خدا ۔ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ؛ اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ۔

ترجمہ :- اب خدا نے تم سے تخفیف کردی ہے ۔ اسے معلوم ہوگیا کہ تم میں ضعف ہے لہذا تم میں کے اگر سو (۱۰۰) صابر ہوں تو دو سو (۲۰۰) پر غالب آ جائیں گے ، اور اگر تم میں کے ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب آ جائیں گے بحکمِ خدا ، (اس کے ارادہ سے ، اس کی قدرت سے) اور جو لوگ صبر کرتے ہیں خدا اُن کے ساتھ رہتا ہے ۔

ناسخ و منسوخ کی تشریح

صاحبو ! بعض حضرات کو شوق دامنگیر ہے کہ قرآن کی آدھی آیتوں کو ناسخ اور آدھی کو منسوخ سمجھیں ۔ چنانچہ اس دوسری آیت سے پہلی آیت کو منسوخ سمجھتے ہیں ۔ حالانکہ وہ (۱۰) گنے اور دو (۲) گنے لوگوں سے لڑنے کا معیار قوت و ضعف پر ہے ۔ قوت کس طرح حاصل ہوتی ہے ؟ ہاتھ پاؤں میں قوت سے ۔ علم و ہنر کی واقفیت سے ، بہترین اسلحہ سے ۔ دلی جوش اور قوتِ ایمان سے ۔ خدائے تعالیٰ پر صدقِ توکل سے ۔ لہذا فرض کرو کہ ایک شخص کے پاس مشین گن ہے یا ریوالور ہے ،

گلے میں کارتوس کا ہار ہے۔ اس ایک شخص کو دس آدمیوں کے سامنے سے ہٹنا نہ چاہیئے کیونکہ وہ قوی ہے۔ زیادہ اور کم سے لڑنے کا معیار قوت ہے۔

ایک شخص اوپر سے بم پھینک رہا ہے۔ اس کے مقابل کون کہے گا کہ نہ ہٹو اور تم یہیں ختم ہو جاؤ۔ کیونکہ وہ بمباری کرنے والا قوی ہے اور یہ بے ساز و سامان ضعیف۔ اسی کو ہٹ جانا چاہیئے۔ اور بے فائدہ خود کو نہ ہلاک کرنا چاہیئے۔

سچ کہنا! کیا یہ حکم منسوخ ہوگیا ہے کہ دہ (۱۰) گنے لوگوں سے نہ لڑو۔ جب کوئی بات، کوئی حکم کسی علّت یا وجہ پر مبنی ہوتا ہے تو جہاں جہاں وہ علّت پائی جائے گی حکم بھی پایا جائے گا۔ ابن حزم نے ناسخ و منسوخ میں ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن کی آدھی آیتیں ناسخ ہیں اور آدھی منسوخ ہیں۔ ہمارے پاس کوئی آیت منسوخ نہیں۔ زمانہ گردش کھا رہا ہے۔ اس کے ساتھ اس کے احکام بھی بدلتے جارہے ہیں۔ مکّی حالت کے جدا احکام ہیں اور مدنی حالت کے جدا۔ تم کو اپنے حال پر غور کرنا چاہیئے کہ کیا ہم مکّی حالت میں ہیں یا مدنی۔ جیسی حالت ہوگی ویسا حکم ہوگا۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُوْنَ لَهٗٓ أَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۚ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾

مَاكَانَ لِنَبِيٍّ ؛ نبی کو نہیں چاہیئے۔ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى ؛ کہ ان کے لئے قیدی ہوں یعنی وہ اپنے دشمنوں کو قید کرلیں۔ حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ؛ یہاں تک کہ دشمنوں پر خوب سختی کریں، ان کو مغلوب کرلیں، زخموں سے چور کردیں۔ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ؛ تم دنیا کا مال و اسباب چاہتے ہو۔ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؛ اور اللہ آخرت چاہتا ہے۔ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ؛ اور اللہ صاحبِ عزت و حکمت ہے۔

ترجمہ:- کسی پیغمبر کو دُرست نہیں کہ کافروں کو جب تک ناچار نہ کردیں، قیدی نہ بنائیں۔ تم دنیا کا ساز و سامان چاہتے ہو اور اللہ تو آخرت چاہتا ہے۔ اللہ عزت و حکمت والا ہے۔

لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾

لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ ؛ اگر خدا کا پہلے سے نوشتہ نہ ہوتا، وحی نہ اُتری ہوتی۔ لَمَسَّكُمْ ؛ تو تم کو چھو جاتا۔ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ ؛ اس چیز میں کہ تم نے لیا۔ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؛ بڑا عذاب۔

ترجمہ:- اگر خدا کا پہلے سے نوشتہ نہ ہوتا تو تم کو چھو جاتا بڑا عذاب جس کو تم نے اپنے کرتوت سے لیا تھا۔

اس آیت کے معنٰی بیان کرنے میں علماء میں اختلاف ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ اگر تمہاری تقدیر میں معافی لکھی ہوئی نہ ہوتی تو تم قیدیوں سے فدیہ لینے پر مستحقِ عذاب ہوتے۔

کرانہ مضمون تبین

بعض کہتے ہیں کہ تمہاری یہ خطاء اجتہادی ہے جو قابلِ معافی سمجھی گئی ہے ۔ اگر یہ معافی نامہ نہ ہوتا تو تم قابلِ گرفت تھے ۔
بعض کہتے ہیں کہ تم نے اجازتِ عام کی بناء پر فدیہ لیا ۔ اگر یہ اجازت عام نہ ہوتی تو تم پر مواخذہ ہوتا ۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی رائے میں فدیہ لے کر قیدیوں کو چھوڑ دینا مناسب تھا اور حضرت عمرؓ کی رائے تھی کہ ان سب کو مار ڈالنا چاہیئے ۔ کیونکہ صدیقِ اکبر کی رائے مبنی بررحم تھی اس واسطے رسول اللہ ﷺ نے اسی کو اختیار فرمایا گو فاروق اعظمؓ کی رائے کافروں کے استیصال پر مبنی تھی ۔ اگر رحم کرنے کا حکم پہلے سے نہ ہوتا تو اس معاملہ میں ضرور گرفت کی جاتی ۔

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۹﴾ ۹ ع۵ ۵

فَكُلُوْا ؛ پھر تم کھاؤ ۔ مِمَّا غَنِمْتُمْ ؛ اس مال میں سے کہ تم نے غنیمت میں سے حاصل کیا ہے ۔ حَلٰلًا طَيِّبًا ؛ حلال طیب کو ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرتے رہو ۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ بے شک اللہ غفور رحیم ہے ۔

ترجمہ :- لوگو ! مالِ غنیمت جو حلال طیّب ہے اس کو کھاؤ ۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو ۔ بے شک اللہ غفور و رحیم ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۰﴾

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ ؛ اے نبی ! قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ ؛ کہو ان لوگوں کو جو تمہارے ہاتھ میں ہیں ۔ مِنَ الْاَسْرٰى ؛ قیدیوں میں سے ۔ جمع اَسیر ۔ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ ؛ اگر خدا جانے گا ۔ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا ؛ تمہارے دلوں میں بھلائی ۔ یعنی تمہارے دلوں میں ایمان آئے گا ۔ يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا ؛ تو تم کو اس سے بہتر دے گا ۔ مِمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ ؛ جو تم سے لیا گیا ہے ۔ یعنی ادائے فدیہ میں جو تمہاری رقم صَرف ہوئی ہے اُس سے زیادہ دے گا ۔ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؛ اور تم کو مغفرت بھی فرمائے گا ۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ اور اللہ غفور و رحیم ہے ہی ۔

ترجمہ :- اے پیغمبر تم ان لوگوں سے کہہ دو جو تمہارے ہاتھ میں قید ہیں اگر اللہ تمہارے دلوں میں کچھ بھلائی پائے گا تو تم کو اس سے زیادہ بہتر دے گا جو تم سے لیا گیا ہے ۔ اور تمہارے گناہوں کی مغفرت بھی کر دے گا ۔ اور اللہ تو غفور و رحیم ہی ہے ۔

جنگِ بدر میں لئے گئے فدیہ کی مقدار

کہتے ہیں کہ قیدیوں سے فی قیدی (۲۰) بیس اوقیہ فدیہ لیا گیا تھا ۔ اوقیہ کے چالیس درہم ہوتے ہیں تو اس طرح فدیہ کی کل مقدار (۸۰۰) درہم ہوئی ۔ اور چونکہ ایک درہم تین آنے کا ہوتا ہے اس لئے فدیہ کی جملہ رقم تقریباً (۱۵۰) روپیہ کے مساوی ہوگی ۔

حضرت عباسؓ اور ابوالبختری بن ہشام مسلمانوں سے لڑنے کے لئے راضی نہ تھے ۔ گو اس وقت یہ مسلمان نہ تھے

اس لئے ان کے ساتھ حضرتؐ نے رعایت کی ۔ اور ان کی (حضرت عباسؓ کی) قید کے بند ڈھیلے کردیے اور ان کی وجہ سے سب کے بند ڈھیلے کردیئے گئے ۔ بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت عباسؓ کے کراہنے کی آواز سن کر رسول اللہ ﷺ کی بھی آنکھ نہ جھپکی ۔ لہٰذا حسبِ رائے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے تمام قیدیوں سے فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا ۔

وَإِنْ يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٧١﴾

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَکَ ؛ اور اگر تم سے وہ خیانت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ، دغابازی اور بدعہدی کرنا چاہتے ہیں ۔ فَقَدْخَانُوا اللّٰهَ ؛ تو اللہ سے دغا اور خیانت کرچکے ہیں ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؛ پھر اللہ نے ان پر قابو دیا ۔ ان کو گرفتار کرادیا ۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ؛ اور اللہ تو علم وحکمت والا ہے ۔ سب کچھ جانتا ہے اور جو کرتا ہے وہ اچھا کرتا ہے ۔

ترجمہ :- (اے نبی کریم !) اگر تم سے یہ لوگ خیانت اور دغا کریں تو (یہ کوئی نئی بات نہ ہوگی) اس سے پہلے انھوں نے خدا سے دغابازی اور خیانت کی ہے (عہد کرتے ہیں اور توڑ دیتے ہیں) مگر خدا (مسلمانوں کو) ان سب پر غالب کردیتا ہے (اور ان کو گرفتار کردیتا ہے) اور اللہ تو علم وحکمت والا ہے ۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُمْ مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا ۚ
وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ ۗ
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٧٢﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ بے شک جو لوگ ایمان لائے ۔ وَهَاجَرُوْا ؛ اور ہجرت کی ۔ اپنا وطن چھوڑا ۔ بعض مدینہ کو چلے گئے ۔ اور بعض حبش کو ۔ وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؛ اور اپنے مالوں اور جانوں سے اسلام کے لئے کوشش کی ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ یعنی فی سبیل اللہ جان و مال سے دریغ نہیں کیا ۔ اپنا روپیہ صرف کیا ۔ اپنی جانیں لڑادیں ۔ یہ لوگ مہاجر کہلاتے ہیں ۔ یہ مکہ کے رہنے والے تھے ۔ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا ؛ اور جن لوگوں نے مہاجرین کو جگہ دی ، اپنے شہر میں رکھا اور ان کی مدد کی ۔ ان لوگوں کو انصار کہتے ہیں ۔ اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؛ یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں ۔ یعنی مہاجرین ، انصار کے دوست ہیں ، اور انصار مہاجرین کے ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا ؛ اور جو لوگ ایمان تو لائے مگر انھوں نے ہجرت نہ کی ، ترکِ وطن نہ کیا ۔ مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؛ تو ان کی دوستی

مہاجر اور انصار کون ہیں؟

سے تم کو کچھ حاصل نہیں۔ ان کی حکومت سے تم کو کوئی فائدہ نہیں۔ حَتّٰی یُهَاجِرُوْا ؛ یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں، ترکِ وطن کریں۔ یعنی ان لوگوں کو مذہبی احکام سے وطن کی محبت زیادہ ہے۔ یہ اوّل ملکی ہیں پھر مسلمان ہیں۔ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ ؛ اور اگر وہ تم سے دین کے کاموں میں مدد طلب کریں۔ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ ؛ تو تم پر ان کی مدد لازم ہے، ان کی نصرت واجب ہے کیونکہ ہجرت کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان یک دل و یک زبان ہو جائیں۔ شرعی احکام اطمینانِ قلب سے جاری کریں۔ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ ؛ مگر ان لوگوں سے مقابلہ میں مدد نہیں دے سکتے۔ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؛ کہ ان میں اور تم میں عہد و میثاق ہو، باہم عہدِ امداد ہو۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ؛ اور اللہ تم جو کچھ کر رہے ہو اس کو دیکھ رہا ہے، اس کا مشاہدہ فرما رہا ہے، اس سے خوب باخبر ہے۔

ترجمہ:- بے شک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور راہِ خدا میں جان و مال سے کوشش کی، (جہاد کیا۔ یعنی مہاجرین) اور جن لوگوں نے مہاجرین کو جگہ دی، ان کی مدد کی (یعنی انصار) یہ لوگ (یعنی مہاجر و انصار) آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو لوگ ایمان تو لائے مگر ہجرت نہیں کی وہ جب تک ہجرت نہ کریں ان کی دوستی سے کوئی فائدہ نہیں۔ اور اگر دینی معاملات میں تم سے مدد مانگیں تو (تم ان کی ضرور مدد کرو۔ ان کی) مدد تم پر واجب ہے۔ ہاں ان لوگوں سے مقابلہ میں مدد واجب نہیں ہے کہ ان میں اور تم میں عہد و میثاق ہو۔ اور تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ اس کو خوب دیکھ رہا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ؕ ۷۳

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور جنھوں نے کفر کیا۔ جو کافر ہیں۔ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؛ وہ ایک دوسرے کے یار و مددگار ہیں باطل کی تائید میں ہوشیار ہیں۔ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ ؛ اگر تم بھی ایسا ہی نہ کریں۔ ایک دوسرے کی تائید نہ کریں۔ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ ؛ تو زمین میں پیدا ہوگا فتنہ، بدامنی۔ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ؛ اور بڑا فساد۔

ترجمہ:- یہ کافر ایک دوسرے کے یار و مددگار ہیں (اور اے مسلمانو!) اگر تم بھی ایسا نہ کرو (تم بھی ایک دوسرے کی مدد نہ کرو) تو زمین میں بڑا فتنہ و فساد مچے گا۔

صاحبو! باطل پرستوں کو دیکھو کہ وہ باہم ایک دوسرے کے کیسے یار و مددگار ہیں، اور تم ہو کہ نااتفاقی میں گرفتار ہو۔ ایک مسلمان بھائی پر سختی گزرتی ہے اور تم ہو کہ ٹھنڈے دل سے دیکھتے ہو اور تمہارا خونِ حمیت ذرا بھی جوش نہیں کھاتا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۴﴾

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور جو لوگ ایمان لائے ۔ وَهَاجَرُوْا ؛ اور ہجرت کی ۔ وَجَاهَدُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ اور راہِ خدا میں کوشش کی ۔ جہاد کیا ۔ یعنی مہاجرین ۔ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا ؛ اور جن لوگوں نے جگہ دی اور نصرت و مدد کی ۔ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؛ وہی سچے مسلمان ہیں ۔ ایمان دار ہیں ۔ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ؛ ان کے لئے ہے مغفرت اور عزت کی روٹی ۔ اور شریفانہ رزق ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور راہِ خدا میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنھوں نے جگہ دی اور مدد کی (یعنی مہاجرین و انصار) وہی سچے مسلمان ہیں ، ان کے لئے ہے مغفرت اور باعزت رزق (حلال کی روٹی) ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ فَأُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۭ وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۵﴾

ع ۱۰ / ۱۶

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور جو ایمان لائے ۔ مِنْ بَعْدُ ؛ کچھ زمانے کے بعد ۔ وَهَاجَرُوْا ؛ اور ہجرت کی ۔ وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ ؛ اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا ۔ فَأُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؛ تو وہ بھی تمہیں میں کے ہیں ۔ ابتداءً گو نہ آئے مگر آخر آ ہی گئے ۔ وَأُولُوا الْأَرْحَامِ ؛ اور قرابت دار ۔ بَعْضُهُمْ أَوْلٰى بِبَعْضٍ ؛ بعض بعض کے زیادہ حق دار ہیں ۔ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؛ یہ خدا کا حکم ہے ، کتاب اللہ میں ہے ۔ إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ؛ بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے ، اس کو ہر شئے کا علم ہے ۔

ترجمہ :- اور وہ لوگ جو بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کیا وہ بھی تمہیں میں سے ہیں ۔ اور قرابت دار آپس میں ایک دوسرے کے زیادہ مستحق ہیں ۔ یہ حکم کتاب اللہ میں ہے بے شک اللہ کو ہر شئے کا علم ہے ، (وہ ہر چیز سے خبردار ہے) ۔

انصار سے مواخات

صاحبو ! ابتدائی زمانہ میں جب مہاجرین مدینہ میں آئے تو حضرت رسولِ خدا ﷺ نے ایک ایک مہاجر کی ایک ایک انصاری سے مواخات کرادی ۔ یعنی وہ آپس میں ایسے رہتے تھے جیسے بھائی بھائی کے ساتھ ۔ وہ باہم ایک دوسرے کے وارث بھی ہوتے تھے ۔ جب مسلمانوں کی حالت سنبھل گئی اور مہاجرین کو انصار کی چنداں ضرورت نہ رہی اور وہ اس قابل ہوگئے کہ اپنے پیروں پر کھڑے ہوں تو بجائے مواخات کے توریث کا مسئلہ جاری ہوا ۔ اور ایک قرابت دار دوسرے قرابت دار کا وارث ہونے لگا ۔

صاحبو ! کافر ، کافر سے ہمدردی رکھتا ہے ۔ وہ نہیں چاہتا کہ اس کی دولت سرکار میں داخل ہوجائے ۔ وہ متبنّیٰ لیتا ہے اور ایک غیر آدمی کو اپنا وارث بنا لیتا ہے ۔ اور مسلمان ہیں کہ ان کی دولت ، ان کی جاگیریں ، ان کے زمینات داخلِ سرکار

ہورہی ہیں ۔ حالانکہ بیٹا ، پوتا ، پڑپوتا اور باپ ، دادا اور باپ کی اولاد ، بھائی ، بھتیجہ اور اس کی اولاد ، دادا کی اولاد اور اولاد کی اولاد سب ایک دوسرے کے وارث ہوسکتے ہیں ۔ وارثوں کے رہتے ہوئے غیر وارث کو ثلث مال کی وصیت کرسکتا ہے ۔ اگر کوئی وارث نہیں ہے تو پورے مال کی وصیت کرسکتا ہے ۔ (اس مسئلہ پر ایک رسالہ موسومہ ''وصیت و وراثت'' اس فقیر نے لکھا ہے) وصیت نہیں کی ہے تو اسلامی فنڈ یعنی بیت المال میں وہ مال جمع ہوگا اور مسلمانوں پر تقسیم ہوگا ۔ غیر مسلموں میں مسلمانوں کا مال جانے کی کیا وجہ ؟

افسوس ! مسلمان سورہے ہیں اور ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی ۔ آخر اس بے حسی کی انتہا بھی ہے ؟

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ

وَهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ توبہ کی ابتداء میں بسم اللہ نہ ہونے کی وجہ

سورۂ توبہ مدنی ہے اس میں ایک سو انتیس (۱۲۹) آیتیں اور (۱۶) رکوع ہیں ۔

اس سے پہلے سورۂ انفال میں معاہدوں سے جنگ کرنے کی ممانعت کی گئی تھی ۔ اس سورے یعنی براءت میں باہمی عہدوں کے ختم کا ذکر ہے ۔ اس سورہ سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ نہیں ہے ۔ اس کی وجہ علماء نے بتائی ہے کہ اس سورے کی ابتداء میں خدائے تعالیٰ کا کفار سے ناخوش ہونا ظاہر ہورہا ہے ۔ لہذا تسمیہ نہیں لکھا گیا ۔ بعض کا خیال ہے کہ صحابہ کو اس بات میں شک رہا کہ سورۂ توبہ ، سورۂ انفال کا جزو ہے یا مستقل سورہ ہے اور اس کو حضرتؐ کے سامنے صاف نہ کرسکے ۔ بہر حال سورۂ براءۃ کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ تو نہیں ہے ۔

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؕ ①

بَرَآءَةٌ ؛ بے زاری ہے ۔ بے تعلقی ہے ۔ بَری ہونا ہے ۔ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؛ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ۔ اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ ؛ ان لوگوں سے جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا ۔ عہد و پیمان کیا تھا ۔ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؛ مشرکین سے ۔

ترجمہ :- جن مشرکوں سے تم نے معاہدہ کیا تھا اب اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان سے بے تعلقی ہے (اب باہم کسی قسم کا معاہدہ باقی نہیں) ۔

فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ②

فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ ؛ پس تم ملک اور زمین میں سیاحت کرو ۔ خوب پھرو ۔ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ ؛ چار مہینے یعنی ذی قعدہ ۔

ذی الحجہ ۔ محرم ۔ رجب ۔ حسبِ قاعدہ قدیم امن باقی رہے گا ۔ وَاعْلَمُوْا ؛ اور جان لو ۔ اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ؛ کہ تم خدا کو عاجز نہیں کرسکتے ۔ اس کو ہرا نہیں سکتے ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ؛ اور یہ بھی جان لو کہ خدا کافروں کو رُسوا کرکے چھوڑے گا ۔

ترجمہ :- پس (اے مشرکو !) تم زمین میں چار مہینے پھر لیا کرو ۔ اور جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے اور یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ کافروں کو رُسوا کرکے چھوڑے گا ۔

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ﴿۳﴾

وَاَذَانٌ ؛ اور اطلاع ہے ۔ اعلان ہے ۔ الٹی میٹم ہے ۔ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؛ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ۔ اِلَى النَّاسِ ؛ لوگوں کی طرف ۔ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ ؛ حج اکبر کے دن ۔ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؛ کہ اللہ مشرکوں سے بری ہے ، بے تعلق ہے ۔ دست بردار ہے ۔

واضح ہو ، اس اعلان کو حضرت علیؓ کے توسط سے کافروں کو پہنچایا گیا ۔ مگر قافلہ سالار اور حاکم حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے ۔ وہ ہرگز امیرِ حج ہونے سے موقوف نہیں کئے گئے تھے ۔ دشمنانِ صحابہ جو عقل و دین سے محروم ہیں ، قسم قسم کی بدگوئیاں کرتے ہیں ۔ وہ ثابت تو کریں کہ اس وقت امیر الحج صدیق اکبرؓ نہ تھے ۔

وَرَسُوْلُهٗ ؛ (ان سے اللہ بھی بری ہے) اور اس کا رسول بھی ۔ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؛ پھر اگر تم توبہ کرو اور حق پرستی کی طرف رجوع کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے ۔ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ ؛ اور اگر تم نے روگردانی کی ۔ اپنی پیٹھ پھیر لی ۔ نہ مانا ۔ فَاعْلَمُوْٓا ؛ تو تم جان رکھو ۔ اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ؛ کہ تم اللہ کو عاجز نہ کرسکو گے ۔ اس کو ہرگز ہرا نہ سکو گے ۔ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور جو لوگ کفر کرتے ہیں ان کو بشارت دو ۔ کافروں کو مبارک باد دو ۔ خوش خبری سُناؤ ۔ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ؛ کس بات کی خوش خبری ؟ عذابِ الیم کی ۔ دردناک تکلیف کی ۔

ترجمہ :- اور یہ لوگوں کے لئے اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے الٹی میٹم ہے (اعلان ہے ۔ کس دن ؟) حج اکبر کے دن ۔ (کس بات کا اعلان ہے ؟) کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے بری ہے (دست بردار ہے) ۔ پھر اگر تم توبہ کرو ، (حق پرستی کی طرف رجوع کرو) تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے ۔ اور اگر تم نے روگردانی کی تو خوب جان لو کہ تم خدا کو عاجز نہیں کرسکتے ۔ اور کافروں کو مبارک باد دو کہ ان پر دردناک عذاب آنے والا ہے ۔

إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٤﴾

اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؛ (اس بے تعلقی اور عہد باقی نہ رکھنے سے کون مستثنٰی ہیں ۔ اِس کو فرماتا ہے :-) مگر وہ مشرکین جن سے تم نے معاہدہ کیا ہے ۔ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْئًا ؛ پھر انھوں نے عہد باقی رکھنے میں کوئی نقصان نہیں کیا ۔ وَلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا ؛ اور تمہارے خلاف میں کسی کی پُشت پناہی نہ کی ، نہ کسی قسم کی ان کو مدد دی ۔ فَاَتِمُّوْا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؛ پھر تم ان کی مدتِ معینہ تک ان کے عہد کو باقی رکھو ۔ اُسے پورا کرو ۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ؛ بے شک اللہ متقیوں کو محبوب رکھتا ہے جو بدعہدی سے بچتے ہیں ، ان کو پسند کرتا ہے ۔

ترجمہ :- مگر وہ مشرکین جن سے تمہارا معاہدہ ہوگیا ہے اور انھوں نے معاہدہ کے باقی رکھنے میں کچھ نقصان نہیں کیا ، اور تمہارے خلاف میں انھوں نے کسی کی پُشت پناہی نہیں کی لہذا تم ان کی مدت تک ان کے عہد کو برقرار رکھو (اس کو پورا کرو) بے شک اللہ متقیوں کو محبوب رکھتا ہے ۔

فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ

فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥﴾

فَـاِذَا انْسَلَخَ ؛ پھر جب گزر جائیں ۔ نکل جائیں ۔ سَلَخَ کے معنٰی ہیں بکرے کا چمڑا اُتار لینا ۔ اِنْسِلَاخ ۔ چمڑا اُتر جانا ۔ اسی سے مَسْلَخ ہے ۔ جہاں بکرے ذبح کئے جاتے ہیں اور ان کا پوست اُتارا جاتا ہے ۔ اَلْاَشْهُرُ الْحُرُمُ ؛ پھر جب وہ مہینے گزر جائیں جن میں جنگ کی ممانعت کی گئی ہے ۔ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ ؛ تو مشرکوں کو مار ڈالو ۔ ان کو قتل کرو ۔ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ؛ ان کو جہاں پاؤ ۔ ایک دوسری جگہ ہے ۔ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؛ یعنی جس طرح کہ وہ تم کو عام طور سے قتل کرتے ہیں تم بھی ان کو عام طور سے قتل کرو ۔ وَخُذُوْهُمْ ؛ اور ان کو گرفتار کرلو ۔ پکڑلو ۔ وَاحْصُرُوْهُمْ ؛ اور ان کا محاصرہ کرلو ۔ ان کو گھیرلو ۔ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ ؛ اور ان کے لئے بیٹھ رہو ۔ ان کی تاک میں رہو ۔ كُلَّ مَرْصَدٍ ؛ ہر گھات کی جگہ ، ہر چوکی میں ۔ فَاِنْ تَابُوْا ؛ پھر اگر وہ توبہ کریں اور اپنے گزشتہ مظالم سے رجوع کریں ۔ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؛ اور نماز پڑھیں ۔ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ ؛ اور زکوٰۃ دیں ۔ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؛ تو ان کا راستہ چھوڑ دو ۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ بے شک اللہ غفور رحیم ہے ۔

ترجمہ :- پھر جب حُرمت (اور ممانعت) کے مہینے نکل جائیں تو ان مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کر ڈالو، ان کو گرفتار کرلو، ان کا محاصرہ کرو اور ان کی تاک میں چوکیوں میں (اور گھاتوں میں) رہو۔ پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ بے شک اللہ غفور و رحیم ہے۔

واضح ہو کہ فتحِ مکّہ کے (ہجرت کے آٹھویں) سال جب ہم عہد کافروں کے معاہدات ختم ہوگئے اور وہ لڑائی اور فساد سے باز نہ آئے تو آنحضرت ﷺ نے اس سال حاجیوں کا قافلہ سالار حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کیا۔ اور بعد میں حضرت علیؓ کو اپنے ناقہ پر سوار کر کے بھیجا کہ وہاں مجمعِ عام میں یہ آیتیں لوگوں کو سنائیں کہ آئندہ ہم سے کسی مشرک کا عہد باقی نہیں رہا۔ پس حضرت ابو بکرؓ نے احکامِ حج کی تعلیم کی، اور حضرت علیؓ نے ١٠/ تاریخ کو جمرۃ العقبہ کے پاس کھڑے ہوکر لوگوں کو تیس چالیس یا تیرہ آیتیں سُنادیں کہ سالِ آئندہ خانہ کعبہ میں کوئی مشرک نہ آئے، نہ کوئی برہنہ ہوکر طواف کرے جیسا کہ ان کا دستور تھا۔ کافروں نے کہا یا علی! تم اپنے بھائی سے کہہ دو کہ ہم نے خود ہمارے عہد کو پھینک دیا۔ اب ہمارا تمہارا فیصلہ تلوار اور تیر پر ہے۔

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ۭ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝۶ ع-٧

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؛ اور اگر مشرکوں میں سے کوئی ایک۔ اِسْتَجَارَكَ ؛ تم سے پناہ مانگے۔ فَاَجِرْهُ ؛ تو تم اس کو پناہ دو۔ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ؛ تاکہ کلام اللہ کو سُن سکے۔ ثُمَّ اَبْلِغْهُ ؛ پھر اس کو پہنچا دو۔ مَاْمَنَهٗ ؛ اس کے امن کی جگہ۔ ذٰلِكَ ؛ یہ سب اس لئے ہو رہا ہے۔ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ؛ کہ وہ ایسے لوگ ہیں جن کو علم نہیں، کیونکہ وہ ایک نادان قوم ہے۔

ترجمہ :- اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو تم اس کو پناہ دو تاکہ وہ کلام اللہ کو سُن سکے۔ پھر اس کو اس کے امن کے مقام میں پہنچا دو۔ یہ اس لئے کہ وہ بے علم قوم ہے۔

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ
عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝۷

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ ؛ مشرکوں کا کیوں کر عہد ہوسکتا ہے؟ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖ ؛ اللہ اور اس کے رسول کے پاس۔ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ ؛ مگر ان کا جن سے تم نے عہد کیا ہے۔ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؛ مسجدِ حرام کے پاس۔

فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ ؛ جب تک کہ وہ تمہارے لئے عہد پر قائم رہیں ۔ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؛ تم بھی ان کے لئے عہد پر قائم رہو ۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ؛ بے شک اللہ متقی پرہیز گاروں کو پسند کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک مشرکوں کا عہد کیوں کر رہے گا ، مگر ان لوگوں کا جن سے تم نے مسجد حرام کے پاس عہد کیا ہے ۔ پھر جب تک وہ تمہارے لئے عہد پر قائم رہیں تم بھی ان کے لئے عہد پر قائم رہو ۔ بے شک (متقی اللہ کے محبوب ہیں) پرہیز گاروں کو خدا پسند کرتا ہے ۔

كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۸

كَيْفَ ؛ یہ عہد کیوں کر رہ سکتا ہے ؟ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ ؛ حالانکہ وہ اگر تم پر غالب آ جائیں ۔ اُنھیں موقع ملے ۔ تم پر قابو پا جائیں ۔ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ ؛ تو تمہارے متعلق کوئی لحاظ نہ کریں ۔ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً ؛ نہ قرابت کا نہ عہد کا ۔ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ؛ وہ تم کو اپنے منھ سے تو خوش کرتے ہیں ، راضی کرنا چاہتے ہیں ۔ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ؛ اور اُن کے دل ہیں کہ نہیں مانتے ۔ اِبا اور انکار کرتے ہیں ۔ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ؛ اور اُن میں کے اکثر فاسق ہیں ، بدچلن ہیں ، بدروش ہیں ۔

ترجمہ :- بھلا ان لوگوں سے کیوں کر عہد باقی رہ سکے گا ، حالانکہ یہ لوگ اگر تم پر غالب آ جائیں تو تمہارے متعلق نہ قرابت کا لحاظ رکھیں نہ عہد کا ۔ یہ تم کو راضی رکھنے کے لئے باتیں بناتے ہیں مگر ان کا دل ہے کہ نہیں مانتا ۔ ان میں سے اکثر فاسق ہی ہیں ۔

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۹

اِشْتَرَوْا ؛ ان لوگوں نے خریدا ۔ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ بعوض اللہ کی آیتوں کے ۔ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؛ تھوڑی سی قیمت ۔ فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؛ پھر انھوں نے راہِ خدا سے دوسروں کو بھی روکا ۔ انھوں نے اللہ کے راستہ سے روگردانی کی ۔ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ بے شک بہت بُرا ہے جو کچھ یہ کر رہے ہیں ۔

ترجمہ :- خدا کی آیتوں کو بیچ کر انھوں نے (کیا خریدا ؟) نہایت کم قیمت چیز خریدی ۔ ان لوگوں نے دوسروں کو بھی راہِ خدا سے پھیرا ۔ ان کے اعمال کیا بُرے ہیں ۔

لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝۱۰

لَا یَرْقُبُوْنَ ؛ نہیں لحاظ رکھتے ۔ نہیں خیال کرتے ۔ فِیْ مُؤْمِنٍ ؛ کسی ایمان دار کے متعلق ۔ اِلًّا وَّلَاذِمَّۃً ؛ قرابت کا نہ عہد کا ۔ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ؛ یہی ہیں حد سے گزرے ہوئے ، تعدّی کرنے والے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ کسی ایمان دار کے متعلق نہ قرابت کا لحاظ رکھتے ہیں ، نہ عہد و پیمان کا ۔ یہی لوگ ہیں حد سے تجاوز کیئے ہوئے ۔

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾

فَاِنْ تَابُوْا ؛ پھر اگر وہ توبہ کرلیں ۔ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ؛ اور نماز کو قائم رکھیں ۔ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ ؛ اور زکوٰۃ ادا کریں ۔ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ ؛ تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں ۔ وَنُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ ؛ اور ہم آیتوں اور نشانیوں کو تفصیل وار بیان کرتے ہیں ، کھول کھول کر بتاتے ہیں ۔ مگر کن کے لئے ۔ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں ۔ اس قوم کے لئے جو کچھ سمجھ بوجھ رکھتی ہے ۔

ترجمہ :- پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم اپنی آیتوں کو علم رکھنے والوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ۔

وَاِنْ نَّکَثُوْٓا اَیْمَانَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَھْدِھِمْ وَطَعَنُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّۃَ الْکُفْرِ ۙ اِنَّھُمْ لَآ اَیْمَانَ لَھُمْ لَعَلَّھُمْ یَنْتَھُوْنَ ﴿۱۲﴾

وَاِنْ نَّکَثُوْا ؛ اور اگر وہ توڑ دیں ۔ خلاف کریں ۔ اَیْمَانَھُمْ ؛ اپنی قسموں کو ۔ مِنْ بَعْدِ عَھْدِھِمْ ؛ ان کے عہد کے بعد بھی ۔ وَطَعَنُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ ؛ اور تمہارے دین پر طعن و تشنیع کریں ، برا بھلا کہیں ۔ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّۃَ الْکُفْرِ ؛ تو ان پیشوایانِ کفر سے جنگ کرو ، اُن سے مقاتلہ کرو ۔ اِنَّھُمْ لَآ اَیْمَانَ لَھُمْ ؛ اُن کے پاس قسمیں کوئی چیز نہیں ۔ یہ جھوٹی قسمیں کھانے سے نہیں ڈرتے ، نہ اس کی کچھ پرواہ کرتے ہیں ۔ لَعَلَّھُمْ یَنْتَھُوْنَ ؛ شاید کہ وہ باز آجائیں ۔ بدعہدی نہ کریں ۔ جھوٹی قسمیں نہ کھائیں ۔

ترجمہ :- اور اگر یہ عہد کرکے خلافِ قسم کریں اور تمہارے دین میں طعن تشنیع کریں تو ان پیشوایانِ کفر سے جنگ کرو (ان سے مقاتلہ میں کوتاہی نہ کرو) ان کے پاس قسموں کی کوئی وقعت نہیں ۔ (قسم ان کے پاس کوئی چیز نہیں) شاید کہ وہ (اپنے کیئے سے) باز آجائیں ۔

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ ؛ کیا تم جنگ وقتال نہیں کرتے ۔ کیا تم ان لوگوں سے نہیں لڑنا چاہتے ۔ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ ؛ ایسے لوگوں سے جنھوں نے خلافِ قسم کیا ، بدعہدی کی ۔ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ ؛ اور ارادہ کیا ، تدبیریں کیں ۔ رسولِ خدا ﷺ کے اخراج کی ، ان کو نکالنے کی ۔ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؛ اور انہوں نے جنگ میں پہل کی ۔ ابتدائی چھیڑ چھاڑ انھوں نے کی ۔ اَتَخْشَوْنَهُمْ ؛ کیا تم ان سے ڈرتے ہو ، گھبراتے ہو ۔ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ ؛ خدا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈریں ۔ ڈرنا تو خدا سے چاہئیے ۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؛ اگر تم مسلمان ہو ۔ اگر تم ایمان رکھتے ۔

ترجمہ :- کیا تم ان لوگوں سے لڑنا نہیں چاہتے جنھوں نے قول قسم کا خلاف کیا ، پیغمبر کو وطن سے نکالنا چاہا لڑائی کی ابتدائی چھیڑ چھاڑ انھوں نے کی ۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو ۔ حالانکہ اللہ سب سے زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈریں (سب سے زیادہ ڈرنے کے قابل تو خدا ہی ہے) اگر تمہارے دل میں کچھ ایمان ہے ۔

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴﴾

قَاتِلُوْهُمْ ؛ تم ان سے قتال کرو ، جنگ کرو ، لڑو ۔ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ ؛ خدا ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب کرے گا ، سزا دے گا ۔ وَيُخْزِهِمْ ؛ اور ان کو رسوا کرے گا ، ذلیل وخوار کرے گا ۔ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ ؛ اور ان پر تم کو فتح ونصرت دے گا ، تم کو غالب کرے گا ۔ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ؛ اور ایمان دار لوگوں کے سینے کی گرمی اور غصہ کو دُور کرے گا ۔ اُن کے دل ٹھنڈے کرے گا ۔

ترجمہ :- ان لوگوں سے لڑو ۔ اللہ تمہارے ہاتھوں سے ان کو سزا دے گا ، ان کو رسوا کرے گا ، تم کو ان پر فتح ونصرت بخشے گا ، اور ایمان داروں کے سینوں کی سوزش کو ٹھنڈا کردے گا ۔

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۵﴾

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؛ اور مسلمانوں کے دلوں کے غصہ کو دفع کردے گا ۔ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؛ اور

اللہ جس کو چاہتا ہے اس کی توبہ بھی قبول کرتا ہے۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ؛ اور اللہ بڑا علیم وحکیم ہے۔ جو کرتا ہے علم وحکمت سے کرتا ہے۔

ترجمہ:- اور (خدائے تعالیٰ) ان کے (یعنی مسلمانوں کے) دلوں کے غصّہ کو دفع کرے گا۔ اور خدا جس کو چاہتا ہے توبہ بھی نصیب کرتا ہے۔ اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا
۲ ع ۸
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا ؛ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم یوں ہی چھوڑ دیے جاؤ گے۔ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ ؛ اور ابھی تک معلوم نہیں ہوا اللہ کو، یعنی اس کے خلیفہ محمدؐ رسول اللہ کو۔ عامۃ الناس کو۔ دنیا جہاں کو۔ اَلَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ ؛ کہ کون ہیں وہ جنھوں نے تم میں سے جہاد کیا۔ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا ؛ اور انھوں نے اختیار نہیں کیا، بنا نہیں لیا۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو چھوڑ کر۔ وَلِيْجَةً ؛ لوگوں میں گھسنے والا۔ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ اور اللہ خبردار ہے اُن اعمال سے کہ تم کرتے ہو، وہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔

ترجمہ:- کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم یوں ہی چھوڑ دیے جاؤ گے اور ابھی تو معلوم ہی نہیں ہوا اللہ کو (یعنی اس کے خلیفہ محمدؐ رسول اللہ کو اور عامۃ الناس کو) کہ تم میں سے کس نے جہاد کیا۔ اور کس نے خدا اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا دوست بنا نہیں لیا۔ تم جو کچھ کرتے ہو اس کو خدا خوب جانتا ہے۔

واضح ہو کہ رسولِ خدا ﷺ عربوں کی عادت کے مطابق حج کے ارادے سے اشہرِ حرام میں مسجدِ حرام کو چلے۔ کافروں نے خلافِ قاعدہ حضرتؐ کو حج کرنے سے روکا۔ بڑے حیص بیص کے بعد صُلح ٹھیری۔ اور دس سال کے لئے معاہدہ نامہ لکھا گیا اور کافروں نے وعدہ کیا کہ آئندہ سال حج سے روکا نہ جائے گا۔ قریش کے دو حصّے ہوگئے تھے۔ ایک حصّہ رسولِ خدا ﷺ کا ہم عہد تھا اور دوسرا کافروں کا۔ قریش کے کافروں نے ہمیشہ بدعہدیاں کیں، خلافِ قسم کام کئے۔ حضرتؐ کے حلیفوں پر یعنی ہم عہدوں پر کفارِ قریش اور ان کے ہم عہدوں نے ظلم وستم کیا، ان کو مارا۔ اس لئے مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ تم ان بدعہدوں سے جنگ کرو۔ لہذا حسبِ الحکم مکہ شریف پر چڑھائی کی گئی، اور مکہ فتح ہوگیا۔

صاحبو! ذرا ان آیتوں پر غور کرو۔ ان سے صاف ظاہر ہے کہ کفار، مدینہ کے منافقوں سے ساز باز کرتے تھے۔ یہودیوں سے تعلقات پیدا کرتے تھے۔ یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ ابتدائی چھیڑ چھاڑ مسلمانوں نے نہیں کی، بلکہ کافروں نے کی۔

مظالم کی کچھ انتہا بھی ہے" ہر کہ تنگ آمد بہ جنگ آمد" لڑائی جھگڑے کا فیصلہ تلوار کرتی ہے۔ مظلوم مسلمانوں کو اللہ نے فتح و نصرت سے ممتاز فرمایا۔

ان آیتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانی کے، اخلاصِ بندگی کے دعوے تو بہت لوگ کرتے ہیں مگر ان کا ثبوت جہاد سے ہوتا ہے، جہاد معیار ہے سچ جھوٹ کا۔ مخلص غیر مخلص کا۔ نفاق اور اخلاص کا۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم یوں ہی نہ چھوڑے جاؤ گے۔ مجاہد غیر مجاہد میں فرق کیا جائے گا۔ جہاد ہی کے ذریعہ سے سچے مسلمان اور جھوٹے دعوے کرنے والوں میں امتیاز پیدا ہوگا۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ښ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ ؛ مشرکوں کو کوئی حق نہیں، ان کا کام نہیں۔ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ ؛ کہ تعمیر کریں اللہ کی مسجدوں کی۔ اُن کو آباد کریں۔ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؛ حالانکہ وہ اپنے کفر کا اقرار بھی کرتے ہیں۔ وہ شہادت دیتے ہیں اپنے آپ پر کفر کی۔ اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؛ یہی لوگ ہیں جن کے اعمال حبط ہوگئے۔ اکارت گئے، ضائع گئے۔ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ؛ اور دوزخ ہی میں یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔

ترجمہ:- ان مشرکوں کو کیا حق ہے کہ اللہ کی مسجدوں کی تعمیر کریں (انھیں آباد کریں) جب کہ وہ اپنے کفر کا اقرار بھی کرتے ہیں۔ ان کے سارے اعمال اکارت ہیں۔ یہی لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔

واضح ہو کہ مسجد کی آبادی ایک ظاہری ہوتی ہے کہ ٹوٹی پھوٹی مسجد کو بنا دیا، داغ دوزی کرادی۔ اور ایک حقیقی آبادکاری ہے۔ وہ توحید اور یادِ خدا سے ہے۔ دل بھی تو خانۂ خدا ہے۔ اس کی آبادی کی فکر نہیں۔ خدا کی یاد کہاں ہے؟ دل میں کفر بھرا ہوا ہے۔ بہر حال مسجد کی اصل غرض خدا کا ذکر اور اس کی یاد ہے۔ عدمِ یقین، عدمِ توحید اور جہلِ دائی کا نتیجہ عذابِ دائی ہے۔ ایمان نہیں تو امان نہیں۔ باغی جو بھلائی کرے بے کار، اکارت ہے۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰۗىِٕكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ ؛ مسجدوں کو تو وہی شخص آباد کرتا ہے۔ ان کی حقیقی تعمیر کرتا ہے۔ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ؛ جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اور روزِ قیامت پر، کیونکہ وہ زمانہ جزا و سزا ہے۔ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ ؛ اور وہ نماز پڑھتا ہے۔ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ؛ اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ ؛ اور اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتا۔ فَعَسٰٓى اُولٰۗىِٕكَ ؛

توقع ہے کہ یہ لوگ ۔ اُمید ہے کہ یہ لوگ ۔ شاید ممکن ہے کہ یہ ۔ اَنْ یَّكُوْنُوْا ؛ کہ ہوں ۔ مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ؛ ہدایت یافتوں سے ۔ راہِ مستقیم پر چلنے والے ۔

ترجمہ :- اللہ کی مسجدیں تو وہی شخص تعمیر (اور آباد) کرتا ہے جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو ۔ نماز پڑھتا اور زکوٰۃ دیتا ہو اور خدا کے سوائے کسی سے نہ ڈرتا ہو ۔ ایسے لوگوں سے اُمید ہے کہ راہِ راست پر آ جائیں ۔ (ہدایت سے ان کو بھی کچھ حصہ ملے) ۔

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾

اَجَعَلْتُمْ ؛ کیا تم نے برابر سمجھا ہے ، برابر کیا ہے ۔ سِقَايَةَ الْحَآجِّ ؛ حاجیوں کو پانی پلانا ۔ حجّ کا اسم فاعل اَلْحَآجّ ہے ۔ جیم مشدد میں سے آخری '' جیم '' کو '' یا '' سے بدلا حاجی ہوا ۔ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؛ اور مسجدِ حرام کی تعمیر کرنا ، آباد کرنا ۔ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ؛ اس شخص کے جیسا اور اس کے برابر ہے جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے ۔ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اور روزِ قیامت پر ۔ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ اور اس نے راہِ خدا میں جہاد کیا ۔ اس طرح کی کوشش کی ۔ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ تو دونوں اللہ کے پاس برابر نہیں ۔ کدھر ظاہری آبادکاری ، کدھر باطنی آبادکاری ۔ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ؛ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ۔

ترجمہ :- کیا تم حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجدِ حرام کو آباد رکھنے کو (اور اس کے ٹوٹے پھوٹے کی تعمیر اور ترمیم کرنے کو) اس شخص کے برابر سمجھتے ہو جو اللہ پر ایمان لائے ، اور روزِ قیامت پر بھی ، اور راہِ خدا میں جہاد کرے ؟ یہ دونوں خدا کے پاس برابر نہیں ۔ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں فرماتا ۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ جو لوگ ایمان لائے ۔ وَهَاجَرُوْا ؛ اور ہجرت کی ۔ وطن چھوڑا ۔ وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ اور فی سبیل اللہ جہاد کیا ۔ اور راہِ خدا میں کوششیں کیں ۔ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؛ اپنے مالوں سے اور جانوں سے ۔ نہ مال دینے میں کوتاہی کی ، نہ جان دینے میں ۔ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؛ وہ عند اللہ عالی مرتبہ ہیں ۔ خدا کے پاس اُن کے بڑے درجے ہیں ۔ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ؛ یہی لوگ ہیں کامیاب ، فائز المرام ، مَن کی مُرادیں پانے والے ۔

ترجمہ:- جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی اور راہِ خدا میں جان و مال سے کوشش کی اُن کے اللہ کے پاس بڑے مرتبے ہیں (بڑے درجے ہیں) اور یہی ہیں دلی مُراد پانے والے۔

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ ﴿۲۱﴾ خٰلِدِينَ فِيهَآ اَبَدًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿۲۲﴾

يُبَشِّرُهُمْ؛ اُن کو بشارت دیتا ہے۔ اُن کو خوش خبری سُناتا ہے۔ رَبُّهُمْ؛ اُن کا پروردگار۔ ان کا رب۔ کس بات کی خوش خبری؟ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ؛ اُس کی رحمت کی، رضا مندی کی، جنتوں کی۔ یعنی ان کو یہ سب چیزیں ملیں گی۔ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ؛ ان کے لئے جنت میں دائم و قائم یعنی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ہیں۔ خٰلِدِينَ فِيهَآ اَبَدًا؛ اور یہ لوگ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اِنَّ اللّٰهَ؛ بے شک اللہ۔ عِنْدَهٗٓ؛ اس کے پاس۔ اَجْرٌ عَظِيمٌ؛ اجرِ عظیم ہے، بڑا ثواب ہے۔

ترجمہ:- ان کا پروردگار ان کو اپنی رحمت اور رضا مندی اور جنتوں کی خوش خبری دیتا ہے، (مژدہ اور بشارت عطا کرتا ہے) ان لوگوں کے لئے جنت میں لازوال نعمتیں ہیں۔ یہ لوگ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کے پاس ان کے لئے اجرِ عظیم ہے (بڑا ثواب ہے)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ﴿۲۳﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا؛ اے ایمان والو۔ لَا تَتَّخِذُوٓا؛ نہ بنالو۔ اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ؛ اپنے باپ دادا اور بھائیوں کو۔ اَوْلِيَآءَ؛ دوست۔ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ؛ اگر وہ کفر سے محبت رکھیں، اس کو ترجیح دیں۔ عَلَى الْاِيمَانِ؛ ایمان پر۔ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ؛ اور اگر کوئی تم میں سے ان کو دوست بنالے گا۔ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ؛ تو یہی لوگ ظالم ہیں۔ اندھیرے میں پڑے ہیں۔ خود کو تباہ کرنے والے ہیں۔

ترجمہ:- لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنے باپ دادا اور بھائیوں کو اپنا دوست نہ بناؤ، اگر وہ ایمان سے بڑھ کر کفر سے محبت رکھیں (اور اس کو ترجیح دیں) اور جو ایسوں کے دوست بنے تم میں سے، تو یہی لوگ ظالم ہیں (تو وہی اپنے آپ پر بڑا ہی ظلم کرنے والے ہیں)۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ

وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ

اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِىْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ

۳ ع ۸ ۹

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۲۴

قُلْ اِنْ كَانَ ؛ تم کہہ دو اگر ہوں ۔ اٰبَآءُ كُمْ ؛ تمہارے باپ دادا ۔ وَاَبْنَآءُ كُمْ ؛ اور تمہارے بیٹے ۔ وَاِخْوَانُكُمْ ؛ اور تمہارے بھائی ۔ وَاَزْوَاجُكُمْ ؛ اور تمہاری بیویاں ۔ وَعَشِيْرَ تُكُمْ ؛ اور تمہارے قرابت کے لوگ ، وہ لوگ جن کے ساتھ تم زندگی بسر کرتے ہو ، جن کے ساتھ تم عیش و عشرت سے گزارتے ہو ، تمہارے معاشرے والے ۔ وَاَمْـــــوَالٌ ؛ اور مال ۔ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا ؛ جو تم کماتے ہو ۔ وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا ؛ اور تجارت جس کے نقصان کا تم کو خوف ہے جس کی کساد بازاری سے ڈرتے ہو ۔ وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَا ؛ اور مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو ۔ اور تمہارے مسکن جن سے تم راضی ہو ۔ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ ؛ تمہارے پاس زیادہ محبوب ہیں ۔ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؛ اللہ اور اس کے رسول سے ۔ وَجِهَادٍ فِىْ سَبِيْلِهٖ ؛ اور فی سبیل اللہ جہاد سے ۔ اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے ۔ فَتَرَبَّصُوْا ؛ تو تم منتظر رہو ۔ تم دیکھتے رہو ۔ حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؛ یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور عذاب نازل کرے ۔ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ؛ اور اللہ نافرمانوں اور فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر !) تم کہہ دو : اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے قرابت دار اور مال جو تم کماتے ہو اور تجارت جس کے نقصان کا تم کو خوف ہے (اور بیوپار جس کے مندا پڑنے کا تم کو ڈر لگا ہے) اور گھر جن کو تم پسند کرتے ہو ، اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہارے پاس زیادہ محبوب اور عزیز ہیں تو تم منتظر رہو یہاں تک کہ اللہ تم پر اپنا عذاب لائے ۔ اور اللہ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں کرتا ۔

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِىْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ

فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْــًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۚ ۲۵

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ ؛ بے شک اللہ نے تمہیں فتح و نصرت دی ۔ فِیْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ؛ بہت سے مقامات میں ۔ مَوَاطِنُ جمع ۔ مَوْطِنٌ واحد ۔ اقامت گاہ ۔ یہاں میدانِ جنگ مراد ہیں ۔ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ؛ اور حنین کے دن ۔ حنین مکہ اور طائف کے درمیان وادی ہے ۔ مکہ سے صرف تین میل کے فاصلہ پر ہے ۔ یہاں کافروں کے بہت سے تیر انداز ایک گھاٹی پر جمع ہوئے تھے ۔ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ ؛ جب تم کو اچھی معلوم ہوئی تمہاری کثرت ۔ اِعْجَابٌ ۔ تعجب میں ڈالنا ۔ پسند آنا ۔ عُجْب ۔ خود کو اچھا سمجھنا ۔ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا ؛ تمہاری یہ کثرت تمہارے کچھ کام نہ آئی ۔ وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ ؛ اور زمین تم پر تنگ ہوگئی تھی ۔ خلاصی اور نجات کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی ۔ بِمَا رَحُبَتْ ؛ باوجودیکہ زمین کشادہ ہی تھی ۔ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ؛ پھر تم پھر گئے دشمنوں کو پیٹھ دیتے ہوئے ۔

ترجمہ :- یقیناً اللہ نے بہت سے مقامات پر تم کو فتح و نصرت عطا فرمائی اور بروزِ حنین تم کو تمہاری کثرت پر ناز تھا مگر وہ کچھ کام نہ آئی ۔ زمین تم پر تنگ و تار ہوگئی تھی باوجودیکہ بہت کشادہ تھی ۔ پھر تم دشمنوں کو پیٹھ دکھاتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے ۔

جنگِ حنین کا واقعہ

واضح ہو کہ جنگِ حُنین میں مسلمان بارہ ہزار تھے اور کفار چار ہزار ۔ مسلمانوں کو اپنی کثرت پر بڑا ناز تھا ، اور اپنی شجاعت پر اعتماد ۔ ابھی ابھی مکہ فتح کر کے آئے تھے ۔ چار ہزار کافروں نے جو بڑے تیر انداز تھے ، تیروں کی بارش کردی ۔ ناگہاں تیر باری کا حملہ ہوا تو مسلمانوں کے پیر اُکھڑ گئے ۔ اس معرکہ میں رسولِ خدا ﷺ گھوڑے پر سوار تھے ۔ حضرت عباسؓ گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے تھے اور آپؐ فرما رہے تھے ۔

اَنَا النَّبِیُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ

" میں سچا پیغمبر ہوں ، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں " ۔ میرا مذہب سچا میرا خاندان اعلیٰ ۔ پھر میں کیونکر بھاگ سکتا ہوں ۔ حضرتؐ آگے بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ حضرتؐ نے آواز دی ۔ آپؐ کی آواز پر مسلمان ایسے دوڑے جیسے اونٹنی کا بچہ اپنی ماں کی آواز پر ۔ اللہ نے مسلمانوں کے دل میں تسکین اور استقلال اُتارا اور انھوں نے جم کر ایسا ہلّہ کیا کہ دشمن یا تو مارے گئے یا قید ہوگئے ۔ تھوڑے بھاگ نکلے بھی ۔ بہر حال فتح و نصرت خدا کے ہاتھ میں ہے ، جس کو چاہا غالب کردیا اور جس کو چاہا مغلوب ۔ خدا پر اعتماد کرو اور اپنی فوج اور ساز و سامان پر ناز نہ کرو ۔ مگر یہ بھی یاد رکھو کہ خدا کے احکام کی اتباع کرو ۔ وہ حکم دیتا ہے تم دشمنوں سے لڑنے کے لئے ساز و سامان تیار کرو ۔ حسب الحکم سامان ضرور تیار کرو ۔ مگر حسب الحکم ہی اللہ پر توکل کرو ۔

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ
جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝۲۶

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ ؛ پھر اللہ نے اطمینان اور تسکین اُتاری ۔ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اپنے رسول پر اور

مومنوں پر۔ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا ؛ اور ایسے لشکر اُتارے۔ لَمْ تَرَوْهَا ؛ جن کو تم دیکھتے نہ تھے۔ وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور کافروں کو عذاب اور سخت شکست میں مبتلا کیا۔ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ؛ اور یہی ہے کافروں کی جزا۔

ترجمہ :- پھر اللہ نے اپنے رسول اور ایمان داروں پر تسکین اور اطمینان اُتارا۔ اور ان کی تائید میں ایسے لشکر اُتارے جن کو تم نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اور کافروں کو (سخت شکست دی اور) مبتلائے عذاب کیا۔ کافروں کو ایسی ہی سزا ہوتی ہے۔

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۷

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ ؛ پھر اللہ اُس پر رحمت کے ساتھ رجوع کرتا ہے۔ اُس پر التفات فرماتا ہے۔ توبہ قبول کرتا ہے۔ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؛ اس کے بعد۔ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس پر چاہتا ہے۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ اور اللہ تو غفور رحیم ہے ہی۔ مغفرت اور رحمت والا ہے ہی۔

ترجمہ :- پھر خدا جس کو چاہتا ہے اس کے بعد بھی توبہ قبول کرتا ہے (رحمت کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرتا ہے) اور اللہ تو غفور رحیم ہے ہی۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۲۸

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا ؛ اے ایمان دارو ! اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ ؛ یہ مشرک لوگ نجس ہیں۔ ناپاک ہیں۔ بعض حضرات کے خیال میں ان کی نجاست اعتقادی ہے۔ لہذا ان کا چھوا ہوا ناپاک نہیں ہوتا۔ اور بعض لوگوں کے پاس وہ سُور کی طرح نجس العین ہیں، ان کا چھوا ہوا ناپاک ہے۔ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ؛ لہذا وہ مسجدِ حرام کے قریب نہ آئیں۔ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ؛ بعد اس سال کے۔ فَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً ؛ اگر تم کو تنگ دستی کا خوف ہو اور یہ سمجھتے ہو کہ لوگ نہ آئیں گے تو ہماری آمدنی کم ہو جائے گی۔ فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ ؛ تو اللہ تم کو غنی کردے گا۔ مِنْ فَضْلِهٖ ؛ اپنے فضل سے۔ اِنْ شَآءَ ؛ اگر وہ چاہے۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ؛ بے شک اللہ علم وحکمت والا ہے۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! یہ مُشرک (پلید ہیں) نجس ہیں، لہذا اس سال کے بعد ان کو مسجدِ حرام کے قریب نہ آنا چاہیئے۔ اگر تم کو تنگ دستی کا خوف ہو تو اللہ اپنے فضل و کرم سے اگر چاہے تو تم کو غنی کردے گا۔ اللہ علم و حکمت والا ہے۔

واضح ہو کہ نَجِس بکسر جیم ایسی ناپاک چیز جو دوسروں کو بھی ناپاک کردے، نَجَس بفتحِ جیم ایسی ناپاک چیز جو دوسروں کو نجس نہ کرے۔

اہلِ سُنت والجماعت کے پاس کافر نجس بفتح جیم ہے، اور اہلِ تشیُّع کے پاس مشرک اور کافر نجس بکسر جیم ہیں۔ لہذا ان کی چھوئی ہوئی چیز ناپاک ہے۔ اہلِ سُنت و الجماعت کے متعلق اہلِ تشیُّع کا خیال ہے کہ جب تک یہ دنیا میں ہیں مسلمان ہیں۔ ان کی چھوئی ہوئی چیز پاک ہے۔ ان کے کافر اور نجس ہونے کے احکام بزمانۂ رجعت اور اس کے بعد جاری ہوں گے۔ اور وہ آخرت میں کافر سمجھے جائیں گے۔

یہ چھوت چھات کا مسئلہ جو ہندوؤں میں جاری ہے، ایک سیاسی ہے۔ وہ مسلمانوں سے ایک قسم کا بائیکاٹ کر رہے ہیں۔ اگر مسلمان بھی مذہبی راہ سے نہیں بلکہ سیاسی راہ سے غیر مذہب والوں سے، جو ہم سے پرہیز کریں، ہم بھی پرہیز کریں تو بالکل دُرست ہوگا۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ وہ گاؤ ماتا کا موتر پیتے اور اس میں آلودہ رہنے سے پرہیز نہیں کرتے۔

صاحبو! ان کے تعصب کی کچھ انتہا بھی ہے، ان کے رسوئی اور کھانے کے پاس سے کتا گزرے تو کچھ پروا کی بات نہیں۔ مسلمان کا سایہ تک ان کے کھانے پر نہ پڑے۔ یہ جب پانی لے جارہے ہوں تو مسلمان کا دامن تک ان کو نہ لگے۔ یہی لوگ جب لندن اور یورپ کو جاتے ہیں تو پھر نہ چھوت ہے نہ چھات ہے، بد سے بدتر جانوروں کا گوشت کھانا بھی معمولی بات ہے۔ پھر جب ہندوستان میں واپس آئیں تو پھر وہی قدیم تعصبات کا ساتھ ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ہر جیسے کو ویسا۔ جو ہم سے احتراز کرے ہم کو بھی چاہیئے کہ اس سے احتراز کریں۔ مگر افسوس! مسلمانوں کو نہ کچھ عزت ہے نہ حمیت ہے۔ وہ جو برا سلوک ہم سے کریں، سب جائز ہے۔ ہم اگر جواب دینا چاہیں تو وہ ناجائز۔ مسلمانوں کو اپنے کنویں سے پانی تک لینے نہیں دیتے۔ جب تک تم میں کچھ قوت ہے تو تھوڑی بہت رواداری بھی ہے۔ جہاں مسلمان ضعف کی حالت میں ہیں دیکھ لو ان سے کیسا سلوک کیا جاتا ہے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ مسلمان ہیں، یہ بدھ مذہب والے نہیں کہ تم ان کو فنا کردو۔ مسلمانوں کو کوئی فنا نہیں کرسکتا۔ چنگیز خان کی قوم نے ایک کروڑ مسلمانوں کو تہِ تیغ کردیا تھا، کیا ہوا؟ اسی کا پوتا مسلمان ہوگیا، اور حامیِ دین وایمان بن گیا۔

بہر حال اسلام لاثانی مذہب ہے، لافانی مذہب ہے۔

ان آیتوں سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مسجدِ حرام میں داخل ہونے کی مشرکوں کو اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اور بعض حضرات کے نزدیک کسی مشرک کو کسی مسجد میں بھی داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ

مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

ع ۴
۱۰

حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝٢٩ ع

قَاتِلُوْا ؛ تم جنگ کرو ۔ اَلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ ان لوگوں سے جو ایمان نہیں رکھتے ۔ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ نہ اللہ پر اور نہ روزِ قیامت پر ۔ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ ؛ اور حرام نہیں سمجھتے ۔ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ؛ جس کو خدا اور اُس کے رسول نے حرام کیا ۔ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ ؛ اور حق مذہب کو اختیار نہیں کرتے ۔ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ؛ اہلِ کتاب میں سے ۔ اَلَّذِيْنَ کا بیان ہے ۔ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ ؛ یہاں تک کہ وہ جزیہ دیں ۔ جزائے حقِ حفاظت و انتظام ادا کریں ۔ وار فنڈ دیا کریں ۔ عَنْ يَّدٍ ؛ اپنے ہاتھ سے ۔

یہ ہم نے پہلے درس القرآن میں کہیں بیان کیا ہے کہ جو لوگ مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں شریک نہیں ہوتے وہ بطورِ حقِ حفاظت کے ایک قسم کا ٹیکس ادا کرتے تھے جس کو جزیہ کہتے ہیں ۔ اگر غیر مسلم رعایا کی حفاظت ممکن نہ ہو تو جزیہ واپس کردیتے تھے ۔ جیسا کہ حضرت ابو عبیدہ ابن الجراحؓ نے کیا ۔ مصر میں اس وقت جو مسلمان شریکِ جنگ نہیں ہوتے مثلاً تجّار ، زمیندار وغیرہ وہ وار فنڈ یا جزیہ دیتے ہیں ۔ اس وقت حیدرآباد میں کیا ہو رہا ہے ۔؟ جو برسرِ جنگ نہیں ہیں ، وہ ان لوگوں کو وار فنڈ یا جزیہ ادا کرتے ہیں جو برسرِ جنگ ہیں ۔ ☆

وَهُمْ صٰغِرُوْنَ ؛ اور وہ محکوم ہیں ، کمزور ہیں ۔ ناقابلِ جنگ ہیں ، ایک حد تک ذلیل ہیں ۔

ترجمہ :- (مسلمانو !) تم اُن لوگوں سے مقاتلہ کرو ، (جنگ کرو) جو نہ خدا پر ایمان لاتے ہیں نہ روزِ قیامت پر اور خدا اور رسول نے جس چیز کو حرام کیا ہے اس کو حرام نہیں سمجھتے ، (جس چیز سے روکا ہے نہیں رُکتے) ۔ اور سچے دین کے قائل نہیں نہ اس کے پابند ہیں (یہ لوگ کون ہیں ؟ یہ اہلِ کتاب ہیں) خدا نے ان کو کتاب دی تھی ۔ ان لوگوں سے جنگ کرتے رہو ، یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے سرکاری ٹیکس ادا کریں ، اور اپنی محکومیت اور عاجزی کے قائل ہوجائیں ۔

صاحبو ! جزیہ کو بعض سپید پوست اقوام نے ایک ہَوّا بنادیا ہے ۔ کیا وار فنڈ کے نام سے لینا جائز ہے اور جزیہ کے نام سے لینا جائز نہیں ۔ یہ جزیہ کچھ مسلمانوں کی ایجاد نہیں ۔ قرنہا قرن سے یہ طریقہ جاری ہے ۔ کچھ مسلمانوں سے خاص نہیں ۔ اس وقت بھی ہنود ، مسلمان سب سے وار فنڈ یا جزیہ لیا جارہا ہے ، اور کوئی چون و چرا نہیں کرتا اور نہ جزیہ لینے کو مذہبی تعصب پر محمول کرتا ہے ۔ قدرت خدا کی ، اسلام کے جن جن مسائل پر اعتراض کیا جاتا تھا ، خدائے تعالیٰ نے انھیں پر عمل کرنے پر مجبور کیا ہے ۔ آزادیِ نسواں ، جزیہ ، تعداد ازدواج ، طلاق ، سب کی ضرورت محسوس ہورہی ہے ۔ صبح کا نکلا شام کو گھر واپس آئے تو غنیمت ہے ۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ

☆ دوسری جنگِ عظیم میں انگریز ''وار فنڈ'' ہندوستانیوں سے وصول کرتے تھے ۔ یہاں تک کہ حیدرآباد جیسی دیسی ریاست کی رعایا سے بھی لیتے تھے ۔ طالبِ علم اور کم مواجب ملازمین سرکار بھی نہ بخشے جاتے تھے ۔ (حسرت اکیڈیمی)

بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ ؛ اور یہودی کہتے ہیں، اور یہودیوں نے کہا ۔ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ ؛ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں ۔ عزیرؑ بڑے جلیل القدر پیغمبر گزرے ہیں ۔ وَقَالَتِ النَّصٰرٰى ؛ اور نصرانیوں نے کہا ۔ کرسٹانوں نے کہا ۔ اَلْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؛ مسیح، اللہ کے بیٹے ہیں، یعنی حضرت عیسیٰؑ جن کو اللہ نے برکت عطا کی تھی ۔ مسیح کے اصلی معنیٰ ممسوح یعنی جس پر برکت کا ہاتھ پھیرا گیا ہو ۔ (اَلْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ ؛ جس کی ایک آنکھ صاف ہو یعنی کانا ۔ دَجَّال ۔ مکار ۔) ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ؛ یہ ان کی نری منہ کی باتیں ہیں ۔ بے اصل اور بے تکے اقوال ہیں ۔ يُضَاهِـُٔوْنَ ؛ مشابہ ہیں ۔ ملتے جلتے ہیں ۔ پیروی اور نقل کرتے ہیں ۔ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ کافروں کی باتوں کو ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے یعنی جس طرح بُت پرست فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں مانتے تھے، یہ خدا کے بیٹے مانتے ہیں ۔ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ؛ اللہ ان کو قتل کرے ۔ ان پر خدا کی مار ۔ خدا انھیں غارت کرے ۔ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ؛ کہاں سے اُلٹے پھرے جاتے ہیں ۔ کیسی جھوٹی باتیں بناتے ہیں ۔

ترجمہ :- یہود نے کہا عزیر، اللہ کے بیٹے ہیں اور نصرانیوں نے کہا کہ (عیسیٰ) مسیح، اللہ کے بیٹے ہیں ۔ یہ سب نری منہ کی باتیں ہیں (بالکل بے اصل ہیں) ان کی باتیں بھی ان سے پہلے بُت پرستوں کی باتوں سے ملتی جلتی ہیں ۔ ان پر خدا کی مار ۔ یہ کیا بے تکی ہانکتے ہیں (ان کی دروغ گوئی کی کچھ انتہا بھی ہے؟)

اِتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوْۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۳۱

اِتَّخَذُوْا ؛ بنالیا ۔ اَحْبَارَهُمْ ؛ جمع حَبْرٌ ؛ عالم ۔ وَرُهْبَانَهُمْ ؛ اور اپنے خدا ترسوں کو ۔ مشائخوں کو ۔ تارک الدنیا فقیروں کو ۔ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اپنے رب، خدا کو چھوڑ کر ۔ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ؛ اور مسیح ابن مریم کو ۔ یعنی ایک عورت کے بچے کو جو اس کے پیٹ میں پلا ہو، خدا سمجھتے ہیں ۔ جنابِ مریمؑ نے جناب عیسیٰؑ کو پالا ۔ تو ان میں ایک قسم کی ربوبیت کی شان ہے اور جنابِ مسیحؑ میں مربوب کی ۔ جو آدمی جتنا بڑا ہوگا اتنی ہی اس سے عبدیت ظاہر ہوگی ۔ وَمَاۤ اُمِرُوْۤا ؛ اور ان کو حکم نہیں دیا گیا تھا ۔ اِلَّا لِيَعْبُدُوْۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا ؛ مگر یہ کہ بندگی کریں ایک خدا، ایک معبود کی ۔ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛ اس کے سوا کوئی اللہ نہیں، کوئی معبود نہیں ۔ برحق معبود صرف خدا ہے ۔ سُبْحٰنَهٗ ؛ وہ پاک ہے ۔ اس کی اصل يُسَبِّحُهٗ سُبْحَانًا ہے ۔ یعنی اس کی پاکیزگی بیان کی جاتی ہے ۔ يُسَبِّحُ فعل محذوف کردیا گیا ۔ اور مصدر کو مفعول کی طرف مضاف کردیا گیا ۔ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؛ اُن چیزوں سے کہ وہ شرک کرتے ہیں ۔ اللہ اُن کی مشرکانہ باتوں سے پاک ہے ۔

ترجمہ :- ان لوگوں نے اپنے احبار اور رہبان کو (یعنی علماء اور فقراء کو) اور مسیح ابنِ مریم کو، خدا کو چھوڑ کر اپنا رب بنالیا ہے ۔ حالانکہ ان کو صرف ایک خدا کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا ۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ وہ اُن کی اِن مشرکانہ باتوں سے پاک ہے ۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ
وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۳۲﴾

يُـرِيْدُوْنَ ؛ ارادہ کرتے ہیں ۔ چاہتے ہیں ۔ اَنْ يُّـطْفِئُوْا ؛ کہ بجھا ڈالیں ۔ نُـوْرَ اللّٰهِ ؛ خدا کے نور کو ۔ یعنی اسلام کو ۔ بِاَفْوَاهِهِمْ ؛ اپنے منہ سے ۔ یعنی باتوں سے اسلام کو اڑا دینا چاہتے ہیں ۔ وَيَـاْبَى اللّٰهُ ؛ اور اللہ انکار کرتا ہے، منظور نہیں کرتا ۔ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ ؛ مگر یہ کہ اپنے نور کو پورا کرے، تمام کرے ۔ وَلَـوْ كَـرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ؛ اگرچہ کافر کراہت کرتے ہیں ۔ منکرین نہیں مانتے نہ مانیں ۔

ترجمہ :- (دشمنانِ اسلام) چاہتے ہیں کہ اپنے منہ کی ہوا سے اللہ کے نور کو بجھا دیں اور خدا منظور نہیں کرتا مگر یہ کہ اپنے نور کو تمام کرے (کامل کرے) (منکرین برا مانتے ہیں، مانیں) کافر کراہت کرتے ہیں، کریں ۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾

هُوَ الَّذِىْ ؛ وہی تو ہے جس نے ۔ اَرْسَلَ رَسُوْلَـهٗ ؛ اپنے رسول کو بھیجا ۔ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ ؛ ہدایت اور دینِ حق دے کر ۔ لِيُظْهِـرَهٗ ؛ تاکہ دینِ حق کو غالب کردے ۔ ظاہر کردے ۔ عَـلَـى الـدِّيْـنِ كُـلِّـهٖ ؛ تمام دینوں پر ۔ وَلَـوْ كَـرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ؛ مشرکین کراہت کریں، برا مانیں تو مانیں ۔

ترجمہ :- وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق (یعنی اسلام) کو دے کر بھیجا، تاکہ اس کو (یعنی اسلام کو) تمام دینوں پر غالب کردے ۔ مشرکین چڑھتے ہیں تو چِڑھا کریں (برا مانتے ہیں تو برا مانیں، کراہت کرتے ہیں تو ہزار بار کریں) ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ

النصف

بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ
الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

يٰۤـاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا ؛ اے ایمان والو ! اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ ؛ بے شک بہت سے احبار یعنی علماء اور رُھبان یعنی مشائخ ۔ رُھْبَان ، رَاھِب کی جمع ہے ۔ بمعنی خدا ترس ۔ رَھْبَانیت کے معنی ہیں تارک الدنیا ہونا ۔ لَيَاْكُلُوْنَ ؛ البتہ کھا جاتے ہیں ۔ اَمْوَالَ النَّاسِ ؛ لوگوں کے مالوں کو ۔ بِالْبَاطِلِ ؛ جھوٹ اور غلط باتوں سے ۔ بری تدبیروں سے ۔

آج کل علماء اور مشائخوں کا اثر باقی نہیں رہا تو اُن کی جگہ لیڈروں نے لے لی ۔ وہی چندے ہیں ، وہی مال جمع کرنے کی تدبیریں ہیں ۔ بیوہ کو امداد دو ، یعنی اُن کی بیوی کو ۔ تیموں کی مدد کرو یعنی اُن کے بچوں کی دستگیری کرو ۔ غرض کہ آج کل باطل کی گرم بازاری ہے ۔ جھوٹ میں بڑی قوت ہے ۔ سب کچھ ہوسکتا ہے ، بشرطیکہ دیانت داری اور شرم و حیا سے دست بردار ہوجائیں ۔ وَيَصُدُّوْنَ ؛ اور روکتے ہیں ۔ مانع ہوتے ہیں ، اعتراض کرتے ہیں ۔ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا سے ۔ وَالَّذِيْنَ ؛ اور جو لوگ ۔ يَكْنِزُوْنَ ؛ جمع کرتے ہیں ۔ كَنْزٌ ؛ خزانہ ۔ اَلذَّهَبَ ؛ سونے کو ۔ وَالْفِضَّةَ ؛ اور چاندی کو ۔

مال اور سونے چاندی کے متعلق عرب کا ایک شاعر کہتا ہے ؎

رَاَيْتُ النَّاسَ قَدْ مَالُوْا اِلٰى مَنْ عِنْدَهٗ مَالٌ

میں نے لوگوں کو دیکھا کہ جس کے پاس مال ہے اس کی طرف مائل ہوتے ہیں

وَمَنْ لَّا عِنْدَهٗ مَالٌ فَعَنْهُ النَّاسُ قَدْ مَالُوْا

اور جس کے پاس مال نہ ہو تو لوگ اس سے اعراض کرتے ہیں

رَاَيْتُ النَّاسَ قَدْ ذَهَبُوْا اِلٰى مَنْ عِنْدَهٗ ذَهَبٌ

میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ جاتے ہیں اس شخص کی طرف جس کے پاس سونا ہے

وَمَنْ لَا عِنْدَهٗ ذَهَبٌ فَعَنْهُ النَّاسُ قَدْ ذَهَبُوْا

اور جس کے پاس سونا نہیں ہے تو اس کے پاس سے چلے جاتے ہیں

رَاَيْتُ النَّاسَ مُنْفَضَّة اِلٰى مَنْ عِنْدَهٗ فِضَّة

اور میں نے دیکھا کہ لوگ دوڑتے ہیں اس شخص کی طرف جس کے پاس چاندی ہے

وَمَنْ لَّا عِنْدَهٗ فِضَّة فَعَنْهُ النَّاسُ مُنْفَضَّة

اور جس کے پاس چاندی نہیں ہے تو اس کے پاس سے بھاگ جاتے ہیں

وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا ؛ اور اس کو خرچ نہیں کرتے ہیں ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ فَبَشِّرْهُمْ ؛ پس اُن کو مبارکباد دو ۔ بشارت دو ۔ خوش خبری پہنچاؤ ۔ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ؛ دردناک عذاب سے ، سزا سے ۔

ترجمہ :- (اے مسلمانو !) اے ایمان دارو ! بہت سے احبار اور راہب (یعنی علماء و مشائخ) لوگوں کا مال ناحق طور سے کھا جاتے ہیں ، اور لوگوں کو راہِ خدا سے روکتے ہیں ۔ اور جو لوگ سونے چاندی سے خزانے بھرتے ہیں ، اور راہِ خدا میں اس کو صَرف نہیں کرتے ، ان کو المناک عذاب کی مبارکبادی دو ۔

يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝

يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا ؛ یاد رکھو ، خیال کرو اُس دن کا جب وہ مال گرم کیے جائیں گے ۔ سونا چاندی تپائے جائیں گے ۔ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؛ جہنّم کی آگ میں ۔ فَتُكْوٰى بِهَا ؛ پھر اس سونے چاندی سے داغ دیا جائے گا ۔ جِبَاهُهُمْ ؛ ان کی پیشانیاں ۔ ان کی پیشانیوں کو داغ دیا جائے گا ۔ وَجُنُوْبُهُمْ ؛ اور اُن کی پسلیوں کو ۔ وَظُهُوْرُهُمْ ؛ اور ان کی پیٹھوں کو ۔ یہ اس لئے کہ جب غرباء مانگتے ہیں تو آدمی ناخوش ہوکر پیشانی میں بل ڈال لیتا ہے ۔ پھر مُڑتا ہے ۔ پھر بالکل پیٹھ پلٹا دیتا ہے ۔ اُنھیں کہا جائے گا ۔ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ ؛ یہی ہے وہ جس کو تم نے جمع کیا تھا ۔ گاڑ گاڑ کر رکھا تھا ۔ لِاَنْفُسِكُمْ ؛ اپنے لئے ۔ فَذُوْقُوْا ؛ پس اب مزہ چکھو ۔ مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ؛ اس مال کا جس کو تم نے جمع کیا تھا ، گاڑ گاڑ کر رکھا تھا ۔

ترجمہ :- جس دن اُس کو (سونے چاندی کو) جہنّم کی آگ میں تپائیں گے پھر ان کی پیشانیوں کو ، ان کی پسلیوں اور ان کی پیٹھوں کو داغ دیں گے ۔ (اور ان سے کہا جائے گا کہ) یہی ہے وہ مال جس کو تم نے اپنے لئے (اُٹھا رکھا تھا) جمع کیا تھا (گاڑ گاڑ کر رکھا تھا) ۔ اب اپنے جمع کئے ہوئے مال کا مزہ چکھو ۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ ؛ بے شک شمار ، گنتی مہینوں کی ۔ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے پاس ۔ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا ؛ بارہ مہینے ۔ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ ؛ کتابِ الٰہی میں ۔ نوشتۂ قدرت میں ۔ اللہ کے دفتر میں ۔ آج سے کل سے نہیں بلکہ ہمیشہ سے ہے ۔ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ جس دن سے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور مخلوق کیا ۔ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؛ ان میں سے چار مہینے قابلِ احترام ہیں ۔ مستحقِ ادب ہیں ۔ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ؛ یہ قائم رہنے والا دین ہے ۔ یہ سیدھا راستہ ہے ۔ یہ مضبوط طریقہ ہے ۔

ترجمہ :- جس دن سے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو مخلوق کیا اسی دن سے دفترِ الٰہی میں (نوشتۂ قدرت میں) مہینوں کی گنتی بارہ (۱۲) ہے جن میں سے چار لائقِ احترام ہیں ۔ یہ ایک مضبوط طریقہ ہے ۔

پس یہ چار واجب الاحترام مہینے یہی ہیں ہمیشہ سے ۔ رجب ۔ ذی قعدہ ۔ ذی الحج ۔ محرم ۔ اس زمانہ میں عرب لوگ آپس میں جنگ نہیں کرتے تھے کیونکہ یہ ان کے کسب اور کمانے کا زمانہ تھا ۔ اب تو عام طور سے اسلامی تعلیم کی وجہ سے بارہ مہینے امن ہے یا امن ہونا چاہیئے مگر افسوس پہلے زمانہ کے غیر مسلم سال میں چار مہینے تو لین دین کرتے اور امن چین سے بیٹھتے ، اس زمانہ میں غیر مسلم بلکہ مسلم بھی اس قدر خون ریزی اور بمباری کر رہے ہیں کہ کسی قطعہ زمین میں چین نہیں ۔ تعمیری کام سے بالکل اعراض ہے تخریب کے سب در پے ہیں ۔ اس وقت پیشہ وروں کو تاجروں کو اور سب لوگوں کو جو کچھ مل رہا ہے وہ قتل کرنے اور ہلاک کرنے کے ضمن میں مل رہا ہے ۔ جو بدترین زمانہ ہم دیکھ رہے ہیں کسی اور نے نہ دیکھا ہوگا ۔ جہاد جو امن برقرار رکھنے کے لئے کیا جاتا تھا اور بعض نادان اس کو ناجائز سمجھتے تھے اب وہی لوگ لاکھوں اور کروڑوں کو قتل کر رہے ہیں ۔ اللہ اس جہاں کو امن و امان نصیب کرے ۔

فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

فَـلَا تَظْلِمُوْا ؛ پس ظلم نہ کرو ۔ بے راہی اختیار نہ کرو ۔ اپنا نقصان نہ کرو ۔ فِيْهِنَّ ؛ ان باجبروت مہینوں میں ۔ اَنْفُسَكُمْ ؛ اپنے نفسوں پر جب کفار با حُرمت مہینوں کا خیال نہیں رکھتے تو تم کو ان مہینوں کا خیال رکھ کر نقصان اُٹھانے کی کیا ضرورت ہے ۔ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ ؛ اور ان مشرکوں سے جنگ کرو ۔ کافروں سے لڑو ۔ كَآفَّةً ؛ عام طور سے ۔ كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ ؛ جس طرح وہ تم سے جنگ کرتے ہیں ۔ كَآفَّةً ؛ سب ، سب مل کر ، عام طور سے ۔ یعنی جس طرح وہ تم سے بلالحاظ باحرمت مہینوں کے جنگ کرتے ہیں تو تم بھی ان سے لڑو ۔ وَاعْلَمُوْا ؛ اور جان لو ۔ اس کا یقین رکھو ۔ یہ بات واضح رہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ ۔ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ؛ متقیوں کے ساتھ ہے اس کی تائید تمہارے ہمراہ ہے ۔ پرہیزگاروں کے دل میں خدا کا خیال رہتا ہے تو خدا کی تائید بھی ان کے ساتھ رہتی ہے ۔

ترجمہ :- پس تم ان (مہینوں) میں اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو ۔ (یعنی حق پر لڑو ، ناحق پر نہ لڑو) اور جس طرح وہ تم سب سے لڑتے ہیں تم بھی ان سب مشرکین سے لڑو ۔ اور خوب جان لو اللہ متقیوں کے ساتھ ہے (اس کی تائید ہمراہ ہے) ۔

صاحبو ! ذرا ان باتوں پر توجہ کرو کہ عام طور سے مشرکین جنگ کرتے تھے یا مسلمان ۔ جب تمام مسلمانوں سے بلا کسی لحاظ کے مشرکوں نے جنگ کی تو مسلمانوں کو بھی اسی طرح جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ۔ مسلمانوں نے خواہ مخواہ کی لڑائی جھگڑا اختیار

نہیں کیا۔ امن برقرار رکھنا ظالموں کو سزا دینا ان سے لڑنا ہر مذہب ہر قوم میں جائز ہے۔ ظالم کو سزا نہ دینا اپنے نفس پر ظلم کرنا ہے۔ جہاں ظلم برا ہے وہاں انظلام بھی برا ہے (یعنی ظلم پر راضی ہونا)۔ بے عزت جینے سے عزت کے ساتھ مرنا بہتر ہے۔

إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا
وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ
زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٣٧﴾ ٥ع٨ ١١

اِنَّمَا النَّسِیْءُ ؛ تاخیر کرنا، ہٹا دینا۔ کافروں کی عادت تھی، جب چاہتے حرام یعنی باحرمت مہینہ کو آگے پیچھے کر دیتے۔ لڑنا دل میں ہوتا تو کہہ دیتے کہ ہم نے محرم کو صفر کے بعد کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ زِیَادَةٌ فِی الْکُفْرِ ؛ یہ آگے پیچھے کر دینا کفر میں اور زیادتی ہے۔ یہ تازہ بدعت ہے۔ مہینے خدا کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ ہمیشہ سے ہر مہینہ اپنی جگہ پر رہا، یہ کیا شرارت ہے کہ آگے کے مہینے کو پیچھے کر دیں اور پیچھے کے مہینے کو آگے کر دیں۔ یُضَلُّ بِهٖ ؛ اس سے گمراہ کئے جاتے ہیں۔ اس سے وہی لوگ بہک جاتے ہیں، بے راہی اختیار کرتے ہیں۔ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ جو کافر ہیں، جن کے دل میں کفر بھرا ہے، ہر بات کو نہیں مانتے، وہ کیا کرتے ہیں۔ یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا ؛ ایک سال اس مہینہ کو حلال سمجھتے ہیں، یعنی جنگ کرنے کو جائز سمجھتے ہیں۔ وَیُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا ؛ اور اُسی مہینہ کو دوسرے سال حرام سمجھتے ہیں۔ یہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ لِیُوَاطِئُوْا ؛ تاکہ موافق بنائیں۔ گنتی پوری کریں۔ عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؛ گنتی کو ان مہینوں کی جن کو خدا نے حرام کیا۔ فَیُحِلُّوْا ؛ پھر وہ حلال سمجھیں۔ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؛ اُس کو جسے خدا نے حرام کیا۔ زُیِّنَ لَهُمْ ؛ زینت دی گئی ان کے لئے بھلا کر کے دکھائی دیتے ہیں۔ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؛ ان کی بدکاریاں۔ ان کی قباحتیں۔ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِیْ ؛ اللہ ہدایت نہیں کرتا۔ رہنمائی نہیں فرماتا۔ راستہ پر نہیں لگاتا۔ اَلْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ؛ قومِ کفّار کو۔

ترجمہ:- (مہینے کو) ہٹا دینا تو کفر (اور بے ایمانی) میں اور زیادتی ہے (تازہ بدعت ہے) جس سے کفّار بہکتے ہیں (بے راہ ہو جاتے ہیں۔ وہ کیا کرتے ہیں) وہ ایک مہینہ کو ایک سال حلال اور ایک سال حرام سمجھتے ہیں (یہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ وہ اس لئے کرتے ہیں) کہ اللہ کے حرام کئے ہوئے مہینوں کی گنتی برابر ہو۔ پھر اللہ کے حرام کئے ہوئے مہینوں کو حلال بھی بنا سکیں (یہ سب کیا ہے؟) ان کی بداعمالی ان کو اچھی دکھائی دیتی ہے۔ اور اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ

اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو۔ اے لوگو جو ایمان لائے ۔ مَا لَكُمْ ؛ تمہیں کیا ہوگیا ہے ۔ تم کو کیا چیز عارض ہوئی ۔ اِذَا قِيْلَ لَكُمْ ؛ جب تمہیں کہا جاتا ہے ۔ اِنْفِرُوْا ؛ نکلو ۔ گھروں سے نکلو ۔ جنگ کے لئے چلو ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ جہاد کے لئے ۔ اِثَّاقَلْتُمْ ؛ تو تم بوجھل ہوجاتے ہو ۔ تم پر جنگ ایک بارِ گراں ہے کہ بڑھ جاتا ہے ۔ جہاد تم پر بہت ثقیل ہے ۔ اِلَى الْاَرْضِ ؛ زمین کی طرف ۔ بوجھ کے مارے زمین پر لیٹے جاتے ہو ۔ اَرَضِيْتُمْ ؛ کیا تم راضی ہوگئے ہو ۔ کیا تم پسند کرتے ہو ۔ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ دنیا کی زندگی کو ۔ مِنَ الْاٰخِرَةِ ؛ آخرت کے بدلے ۔ آخرت کو چھوڑ کر ۔ کیا تم دنیا لے کر آخرت سے دست بردار ہونے کو تیار ہو ۔ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ پھر نہیں ہے دنیا کی زندگی کا سامان ۔ مِنَ الْاٰخِرَةِ ؛ آخرت کے مقابلہ میں ۔ اِلَّا قَلِيْلٌ ؛ مگر کم ۔ قلیل ۔ کیا دنیا کا ساز و سامان ؟ آخرت کے مقابل اس کی کیا حقیقت ہے ؟ آخرت ابدی زندگی ہے ۔ دنیا چند روزہ ہے ۔

ترجمہ :- مسلمانو ! ایمان دارو ، تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ جب تم کو کہا جاتا ہے ، ''راہِ خدا میں جہاد کرنے کے لئے نکلو'' تو وہ تم پر گراں گزرتا ہے ۔ اِس بار سے تم زمین پر لیٹے جاتے ہو ۔ کیا آخرت چھوڑ کر تم دنیا لینے پر آمادہ ہوگئے ہو ۔ دنیا کی زندگی کا سامان آخرت کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے ۔

اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾

اِلَّا تَنْفِرُوْا ؛ اگر تم جہاد کے لئے گھر سے باہر نہ نکلو ۔ يُعَذِّبْكُمْ ؛ تو تم کو اللہ عذاب کرے گا ۔ عَذَابًا اَلِيْمًا ؛ المناک ، دردناک عذاب ۔ وَيَسْتَبْدِلْ ؛ اور بدل دے گا ۔ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ؛ ایک قوم کو تمہارے سوا ، اور لوگوں کو ۔ یعنی پیغمبر کی تائید کے لئے اور لوگوں کو روانہ کردے گا ۔ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا ؛ اور تم خدا کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے ۔ اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے نہ اس کے رسول کا نقصان کر سکتے ہو ۔ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؛ اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے ، جو چاہا کرسکتا ہے ۔ تمہارے عوض جاں نثارانِ پیغمبر کو بھیج سکتا ہے ، اور تم کو عذابِ سخت میں مبتلا کرسکتا ہے ۔

ترجمہ :- اگر تم جہاد کرنے کے لئے نہ نکلو تو خدا تم کو الم ناک عذاب دے گا اور تمہارے بدلے اور لوگوں کو بھیجے گا ۔ تم اس کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکو گے اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے ۔

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ

إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۚ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤٠﴾

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ ؛ اگرتم ان کی (یعنی رسول اللہ ﷺ کی) نصرت اور مدد نہ کرو۔ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ ؛ تو (کیا ہوگا) خود اللہ نے اُن کی نصرت اور مدد کی ہے۔ اِذْ اَخْرَجَهُ ؛ جب کہ اُن کو کافروں نے نکال دیا تھا۔ گھر سے باہر کردیا تھا۔ بے وطن کردیا تھا۔ دیس سے نکال دیا تھا۔ (کن لوگوں نے) اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ ان لوگوں نے جنھوں نے کفر کیا تھا۔ کفّار۔ حق پوش، منکرین۔ ثَانِیَ اثْنَیْنِ ؛ حال ہے نَصَرَهُ سے۔ دو میں کے دوسرے کو۔ یعنی ایک ابو بکر صدیقؓ اور ایک رسول اللہ ﷺ۔ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ ؛ جب کہ وہ دونوں غار میں تھے۔ صدیق اکبرؓ کے لئے غار کی یہ معیت ایک امتیازی فضیلت ہے۔ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ ؛ اس وقت وہ یعنی رسول اللہ ﷺ اپنے صاحب، دوست اور رفیق یعنی صدیقِ اکبرؓ کو فرما رہے تھے۔ لَا تَحْزَنْ ؛ کچھ غم نہ کرو۔ حزن و ملال نہ کرو۔ (حضرت ابو بکر صدیق کس کے لئے غم کر رہے تھے۔ رسولِ خدا ﷺ کی یہ تکلیف ان سے دیکھی نہیں جاسکتی تھی۔ اپنے نفس کے لئے کچھ فکر نہیں کر رہے تھے) سرورِ عالم صدیقِ اکبرؓ سے فرما رہے تھے اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ؛ بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ ''دشمن اگر قوی است نگہباں قوی تراست''

اللہ ہے ترا تو کچھ نہیں ڈر کرسکتی ہے کیا ترا خدائی (حسرت صدیقی)

اس کے بعد جنگِ تبوک کے وقت جب کہ بہت سے منافقوں نے تائید ہی میں کوتاہی کی تھی، حضرتؐ کی نصرت سے روگرداں ہوگئے تھے۔ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ پھر اللہ نے اُتاری۔ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ ؛ اپنی تسکین کو اُن پر۔ پھر اُن کو سکونِ خاطر نصیب ہوا۔ وَاَیَّدَهٗ ؛ اور ان کی تائید کی، مدد دی۔ بِجُنُوْدٍ ؛ لشکروں سے۔ جمع جُنْدٌ۔ لشکر، فوج۔ لَمْ تَرَوْهَا ؛ جن کو تم دیکھتے نہ تھے۔ وَجَعَلَ ؛ اور کردیا۔ كَلِمَةَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؛ کافروں کی بات کو۔ اُن کے منصوبہ کو۔ اَلسُّفْلٰی ؛ پست۔ ہیٹی۔ اسفل کا مونث ہے۔ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ ؛ اور اللہ کی بات۔ اللہ کا منصوبہ، اللہ کا حکم۔ هِیَ الْعُلْیَا ؛ اعلیٰ و بالا ہے۔ خدا ہی کا بول بالا ہے۔ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ؛ اور اللہ عزت و حکمت والا ہے۔ کوئی اس کی بات ٹال نہیں سکتا۔ اور وہ جو کچھ کرتا ہے اچھا کرتا ہے۔

ترجمہ:- اگر تم ان کی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) مدد اور اُن کی نصرت نہ بھی کرو تو (کیا پروا ہے)۔ خود اللہ نے ان کی مدد اور نصرت کی ہے جب کہ کافروں نے دو میں سے دوسرے کو وطن سے بے وطن کردیا تھا۔ (گھر سے چلے جانے پر، نکل جانے پر مجبور کردیا تھا) اور وہ دونوں غار میں تھے۔ اور وہ (حبیبِ خداؐ) اپنے مصاحبِ خاص (صدیقِ اکبر) کو فرما رہے تھے کہ کچھ غم نہ کرو (حزن و ملال کو دل میں جگہ نہ دو۔ کیونکہ) بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر (اپنے حبیب پر

بے فکری اور) اپنا سکونِ خاطر نازل فرمایا اور ان کو ایسے لشکروں سے تائید دی کہ جس کو تم دیکھتے نہ تھے۔ اور کافروں کی بات کو اللہ نے پست اور ہیٹی کردیا اور خدا کا تو بول بالا ہی ہے اور اللہ عزت وحکمت والا ہے۔

صاحبو! ہرقل شاہ روم نے ہجرت سے نویں سال مقامِ تبوک میں جنگ کا اعلان کردیا تھا۔ چالیس ہزار فوج کے ساتھ جو نصرانی عرب تھے اور ذیل کے قبائل سے تھے: لخم۔ جذام۔ عاملہ۔ غسان وغیرہ اور ابتر قباد نامی شخص کو ان کا سردار بنایا۔ حضرتؐ نے بھی جنگ کے لئے لشکر تیار کیا۔ منافق حسبِ عادت حیلہ حوالہ کرتے رہے، بالکل تائید نہ تھی۔ مگر کیا ہوا؟ بغیر لڑے بھڑے، کافروں کو واپس ہوجانا پڑا۔ خدائے تعالیٰ ایک واقعہ کو یاد دلاتا ہے کہ جب رسولِ خدا ﷺ کو کافروں نے مکہ چھوڑنے پر مجبور کیا آپ غارِ ثور میں جو جبل الثور میں ہے، پناہ گزیں ہوئے۔ ساتھ کون تھا۔ صدیقِ اکبر کے سواء کوئی نہ تھا۔ فرماتا ہے کیوں! ہم نے ہمارے حبیب کی تائید نہ کی؟ ان کو بچا نہ لیا؟ اسی طرح ہمیشہ تائید دیتے رہیں گے۔ اسلام اور مسلمانوں کو کافروں اور ظالموں کے شر سے بچاتے رہیں گے۔

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

اِنْفِرُوْا؛ نکل کھڑے ہو۔ خِفَافًا وَّثِقَالًا؛ ہلکے سلکے اور بوجھل۔ بے سامان، باسامان۔ بے ہتھیار، باہتھیار۔ فقیر ہو یا امیر۔ پیادہ ہو یا سوار۔ جس حال میں ہوں جہاد کے لئے نکل کھڑے ہوں۔ وَجَاهِدُوْا؛ اور جہاد کرو۔ کوشش کرو۔ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ؛ اپنے مال اور جان کے ساتھ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؛ راہِ خدا میں۔ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ؛ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اس میں تمہارے لئے خیر ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ؛ اگر تم کو اس کا علم ہوتا تو ضرور جہاد کے لئے نکل کھڑے ہوتے، اگر تم سمجھتے ہوتے تو ایسا کرتے۔

ترجمہ:- راہِ خدا میں جان و مال سے جہاد کرنے کے لئے باسامان، بے سامان (بہرحال) نکل کھڑے ہو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم کو علم ہوتا (ضرور اس پر کاربند ہوتے)۔

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ
وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ
يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ ۲ ع ۱۲

لَوْكَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا ؛ اگر سردست سامان مل جاتا ۔ جھٹ پٹ کچھ نفع ہوتا ۔ کچھ دنیا کا سامان مل جاتا ، کچھ دنیا مل جاتی ۔ وَسَفَرًا قَاصِدًا ؛ اور اوسط درجہ کا سفر ہوتا ، معمولی سا سفر ہوتا ۔ لَا تَّبَعُوْكَ ؛ تو تمہاری اتباع کرتے ۔ تمہارے ساتھ ہوجاتے ۔ تمہارے پیچھے لگ لیتے ۔ وَلٰكِنْ ؛ اور لیکن ۔ بَعُدَتْ عَلَيْهِمْ ؛ اُن کو دوردراز معلوم ہوتا ہے ۔ اَلشُّقَّةُ ؛ مشقت دہ سفر ۔ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ ؛ اور عنقریب اللہ کی قسمیں کھائیں گے ، حلف لیں گے ، باتیں بنائیں گے ، عذر وحیلہ میں کہیں گے ۔ لَوِاسْتَطَعْنَا ؛ اگر ہم سے ہوسکتا ، ہم کو قدرت ہوتی ، ہم کو استطاعت ہوتی ۔ لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ؛ تو ہم بھی تمہارے ساتھ جہاد کے لئے نکل کھڑے ہوتے ۔ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؛ یہ خود کو ہلاک کر رہے ہیں ۔ ترکِ جہاد کیا کر رہے ہیں ، خود کو برباد کر رہے ہیں ۔ یہ اپنی جان نہیں بچاتے بلکہ ہلاکت میں پڑ رہے ہیں ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ ؛ اور اللہ جانتا ہے ۔ اُس کو خوب علم ہے ، یقین ہے ۔ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ؛ کہ وہ جھوٹے ہیں ، ان کے دلوں میں جہاد کا ارادہ ہے ہی نہیں ۔ جھوٹے حیلے کر رہے ہیں ، باتیں بنا رہے ہیں ۔

ترجمہ :- اگر ان کو جھٹ پَٹ کچھ مل جاتا یا معمولی سا سفر ہوتا تو وہ تمہارے ساتھ ہوجاتے مگر یہ سفر ان کو بڑا دوردراز معلوم ہورہا ہے ، بڑا شاق گزر رہا ہے ۔ اب (اور باتیں بنائیں گے اور) اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے رہیں گے کہ ہم سے ہوسکتا تو ہم بھی تمہارے ساتھ (جہاد کے لئے) نکل کھڑے ہوتے ۔ یہ لوگ (اپنی جان نہیں بچا رہے ہیں بلکہ حقیقت میں) خود کو ہلاک کر رہے ہیں ، اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ یہ سب جھوٹے ہیں (کذاب ہیں ، ان کا ارادہ جہاد کا ہے ہی نہیں) ۔

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٤٣﴾

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ؛ اللہ تمہیں معاف کرے ۔ خدا تمہارا بھلا کرے ۔ یہ ایک محبت کا کلمہ ہے ۔ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ ؛ تم نے اُنھیں اجازت ہی کیوں دی ؟ یعنی منافقوں نے جو ہمیشہ حیلے حوالے کیا کرتے تھے ، جنگِ تبوک کے زمانہ میں مدینہ میں رہنے کی اجازت چاہی اور آپ نے ازراہِ کرم ان کو اجازت دے دی ۔ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ ؛ یہاں تک کہ تم پر ظاہر ہوجائے ۔ اَلَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؛ سچے جان نثارانِ نبوت ۔ وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ؛ اور تم جھوٹوں کو ، حیلہ بازوں کو بھی جان لو ۔ اگر تم اجازت نہ دیتے تو یہ مکارتب بھی ہرگز جنگ کو نہ نکلتے اور تمہیں سچوں اور جھوٹوں میں امتیاز ہوجاتا ۔

ترجمہ :- اللہ تم کو معاف کرے تم نے ان کو اجازت ہی کیوں دی ؟ تاکہ تم کو معلوم ہوجاتا کہ کون سچے جان نثار ہیں اور کون جھوٹے حیلہ باز ہیں ۔

لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

اَنْ یُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالْمُتَّقِیْنَ ۝

لَا یَسْتَاْذِنُکَ ؛ تم سے اِذن اور اجازت نہیں چاہتے ۔ اپنی جان بچانے کے لئے حیلے حوالے نہیں کرتے ۔ اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ ؛ وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں ۔ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اللہ اور قیامت پر ۔ اَنْ یُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؛ کہ اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کریں ۔ یعنی جہاد کرنے کے لئے وہ حاضر ہیں ۔ اُن کو کسی قسم کی اجازت کی ضرورت ہی نہ پڑے گی ۔ ان کا کام صرف اطاعت ہے ۔ جان نثاری ہے ۔ اجازت وہ چاہتے ہیں جو اپنی جان و مال بچانا چاہتے ہیں ۔ یا یوں سمجھو کہ منافقین جہاد چھوڑ کر اجازت مانگتے ہیں ۔ مسلمان ترکِ جہاد کی اجازت نہیں چاہتے ۔ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِالْمُتَّقِیْنَ ؛ اور اللہ کو متقیوں کا علم ہے ۔ وہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے اور کون جہاد کرے گا ، اس سے بخوبی واقف ہے ۔

ترجمہ :- جو لوگ خدا اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں ، وہ جان و مال سے جہاد کرنے کے متعلق تم سے کوئی اجازت نہیں چاہتے (کیونکہ اجازت طلبی غیر حاضری کی ہوتی ہے) اور اللہ کو متقیوں کا خوب علم ہے ۔

اِنَّمَا یَسْتَاْذِنُکَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِیْ رَیْبِهِمْ یَتَرَدَّدُوْنَ ۝

اِنَّمَا یَسْتَاْذِنُکَ ؛ تم سے (غیر حاضری کی) اجازت ، ترکِ جہاد کا اذن ، وہی لوگ چاہتے ہیں ۔ اَلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ؛ جو ایمان نہیں رکھتے ۔ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اللہ اور روزِ قیامت پر ۔ پچھلے دن پر ۔ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ ؛ اور اُن کے دل شک کرتے ہیں ۔ شبہات و اِرتیاب میں پڑے ہیں ۔ فَهُمْ ؛ تو وہ لوگ ۔ فِیْ رَیْبِهِمْ ؛ اپنے شک و شبہ میں ۔ ریب و اِرتیاب میں ۔ یَتَرَدَّدُوْنَ ؛ تردد میں پڑے ہوئے ہیں ۔ کبھی آگے بڑھتے ہیں کبھی پیچھے ہٹتے ہیں ۔ کامیابی اور ناکامی کسی پر یقین نہیں ، بالکل ڈانواں ڈول ہیں ۔

ترجمہ :- وہی تم سے اجازت و اِذن چاہتے ہیں (حاضرِ جنگ نہ ہونے کی) جن کو اللہ اور روزِ قیامت پر یقین ہی نہیں ۔ اُن کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں ۔ وہ اپنے شکوک و تردد میں پڑے ہوئے ہیں ۔

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰکِنْ کَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِیْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِیْنَ ۝

وَلَوْ اَرَادُوْا ؛ اور اگر وہ ارادہ کرتے ، چاہتے ۔ اَلْخُرُوْجَ ؛ جنگ کے لئے نکلنے کا ۔ لَاَعَدُّوْا لَـهٗ عُدَّةً ؛ تو اس کے لئے سامان تیار کرتے ، ہتھیار مہیا کرتے ، قابل شمار اہتمام کرتے ۔ وَلٰـكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ ؛ مگر خدا نے کراہت کی ، ناپسند کیا ۔ اِنْبِعَاثَهُمْ ؛ ان کے اُٹھنے کو ۔ ان کے جہاد کے لئے نکلنے کو ۔ فَـثَـبَّـطَـهُمْ ؛ پھر ان کے اقتضاء کے مطابق ان کو روک دیا ۔ ان کو انھیں کی جگہ پر رہنے دیا ۔ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا ؛ اور ان کے حق میں کہا گیا : بیٹھے رہو ۔ مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ؛ بیٹھنے والوں کے ساتھ عورتیں ، بچّے ، بوڑھے ، بیمار ، جنگ کے لئے نہیں نکلے ۔ اپنی جگہ بیٹھے رہے ۔

ترجمہ :- اور اگر وہ نکلنے کا اِرادہ کرتے تو کچھ تو سامان مہیا کرتے (کچھ تو جنگ کے لئے تیاری کرتے) مگر نہیں اللہ نے اُن کے اُٹھنے ہی کو پسند نہیں کیا اور اُنھیں وہیں روک دیا اور (ان کے لئے) کہا گیا ، تم بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ بیٹھ رہو ۔

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَاوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ ؛ تم میں شریک رہ کر اگر جنگ کے لئے نکلتے تو کیا ہوتا ؟ مَا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا ؛ نہیں زیادہ کرتے تمہارے لئے مگر فساد ، تباہی ۔ ان کا نکلنا بھی باعثِ نقصان ہوتا ۔ وَلَاَاوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ ؛ اور البتہ دوڑم دوڑی کرتے ، تمہارے درمیان ، یہاں لامِ تاکید ہے لائے نفی نہیں ۔ اِملاء میں ایک الف زائد ہے ۔ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ؛ تمہارے لئے فتنہ وفساد چاہتے ۔ آتے تو چغلیاں کھانے آتے ۔ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؛ اور تم میں مسلمانوں کی باتیں کافروں کے لئے سننے والے تھے ۔ یعنی کافروں کے جاسوس تھے ۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ؛ اور اللہ ظالموں سے خوب واقف ہے ۔ اس کو ان کا ہر طرح کا علم ہے ۔ ان فتنہ انگیزوں ، چغل خوروں سے ، ظالمانہ کاروائیاں کرنے والوں سے خدا باخبر ہے ۔

ترجمہ :- (یہ منافق) اگر تم میں رہ کر جنگ کے لئے نکلتے تو اور فساد بڑھاتے تمہارے درمیان دوڑ لگاتے (فتنہ وفساد چاہتے) اور تم میں کافروں کے لئے بعض تمہاری باتیں سننے والے (جاسوسی کرنے والے) ہیں اور اللہ (ان) ظالموں سے خوب باخبر ہے ۔

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾

لَقَدِ ابْتَغَوُا ؛ بے شک اُنھوں نے چاہا۔ اَلْفِتْنَةَ ؛ فتنہ وفساد کو۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے بھی۔ وَقَلَّبُوْا لَکَ الْاُمُوْرَ ؛ اور کاموں کی اُلٹ پھیر کرتے رہے۔ تمہارے حالات سے منصوبے باندھے اور سازشیں کیں۔ ہر پہلو سے سوچا سمجھا۔ حَتّٰی جَآءَ الْحَقُّ ؛ یہاں تک کہ حق آ گیا، جو ہونا تھا وہ ہوگیا۔ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ ؛ اور غالب آ گیا اللہ کا حکم۔ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ؛ اور وہ کراہت کرتے اور برا مانتے رہے۔

ترجمہ :- بے شک انھوں نے اس سے پہلے بھی فتنہ و فساد برپا کیا تھا اور تمہارے خلاف ہر قسم کی تدبیریں کی تھیں (اُلٹ پھیر کیا تھا)۔ یہاں تک کہ حق آ گیا اور امرِ حق غالب ہوگیا۔ اور یہ کراہت کرتے اور برا مانتے رہے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾

وَمِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ ؛ اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں۔ مَنْ عام ہے واحد اور جمع دونوں پر مستعمل ہے۔ ائْذَنْ لِّيْ ؛ مجھ کو اجازت دیجئے۔ اِذن دیجئے۔ ہمیں جنگ میں شریک نہ ہونے کی رخصت دے دیجئے۔ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؛ اور مجھ کو فتنہ و امتحان میں نہ ڈالئے۔ مجھ کو نہ آزمایئے۔ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؛ ہاں ! دیکھو ! وہ خود فتنہ اور مصیبت میں پڑ ہی گئے، گرے جارہے ہیں۔ وَاِنَّ جَهَنَّمَ ؛ اور بے شک دوزخ۔ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں اور منکروں کو احاطہ کئے ہوئے اور گھیرے ہوئے ہے۔

ترجمہ :- اور ان میں سے بعض وہ لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں : ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم جنگ میں شریک نہ ہوں اور امتحان میں نہ ڈالئے۔ ہاں ! وہ خود فتنے اور امتحان میں پڑے ہیں۔ اور یقیناً جہنم کافروں کو احاطہ کئے ہوئے ہے (یعنی وہ دوزخ سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتے)۔

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾

اِنْ تُصِبْكَ ؛ اگر تم کو پہنچے۔ حَسَنَةٌ ؛ نیکی، بھلائی، اچھی حالت۔ تَسُؤْهُمْ ؛ تو اُن کو برا لگتا ہے۔ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ ؛ اور اگر تم کو کوئی مصیبت یا آفت آ پہنچے۔ يَقُوْلُوْا ؛ تو وہ کہتے ہیں۔ قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا ؛ ہم نے اپنا مقصد حاصل کرلیا تھا۔ اپنا کام ٹھیک ٹھاک کرلیا تھا۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے۔ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ؛ اور خوشی خوشی واپس آتے ہیں،

اور پلٹتے ہیں کہ وہ خوشیاں منا رہے ہیں۔

ترجمہ :- اگر تم کو کچھ بھلائی پہنچتی ہے تو ان کو برا لگتا ہے۔ اور اگر کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم نے اپنا کام تو پہلے ہی سے ٹھیک ٹھاک کرلیا تھا۔ ہٹتے ہیں تو خوشیاں مناتے۔

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَا ؛ میرے حبیب! تم ان لوگوں سے کہہ دو ہم کو ہرگز نہ پہنچے گا۔ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ؛ مگر جس کو ہمارے لئے اللہ نے لکھ رکھا ہے، جو ہماری تقدیر میں ہے وہی ہوگا۔ هُوَ مَوْلٰنَا ؛ وہ ہمارا مولیٰ، آقا ہے۔ کارساز ہے۔ وَعَلَى اللّٰهِ ؛ اور اللہ ہی پر۔ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ مؤمنوں، ایمان داروں کو توکل کرنا چاہیئے۔ اُسی پر بھروسہ رکھنا ضرور ہے۔ مسلمان ہو تو اپنے تمام کاموں کو خدا پر چھوڑ دو۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) تم ان سے کہہ دو ہم کو وہی ہوگا جو اللہ نے ہماری تقدیر میں لکھا ہے۔ وہی (اللہ) ہمارا کارساز ہے اور ایمانداروں کو چاہیئے کہ خدا ہی پر توکل کریں۔

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾

قُلْ ؛ (اے پیغمبر!) تم کہہ دو۔ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا ؛ تم انتظار نہیں کر رہے ہو ہمارے متعلق۔ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؛ مگر دو بھلائیوں میں سے ایک کا۔ یعنی تم منتظر ہو کہ ہم یا مارے جائیں گے یا فتح پائیں گے۔ یہ دونوں باتیں ہمارے لئے اچھی ہی ہیں۔ مرے تو شہید اور مارے تو غازی۔ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ ؛ اور ہم بھی تمہارے حق میں انتظار کر رہے ہیں، اُمید لگائے ہوئے ہیں۔ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ ؛ کہ اللہ تم پر ڈالے، تم کو پہنچادے۔ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖ ؛ اپنے پاس سے عذاب کو۔ اور تم کو فی النار و السقر کردے۔ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ؛ یا ہمارے ہاتھوں سے تم کو شکست دے، تم کو سزا دے۔ فَتَرَبَّصُوْا ؛ اچھا تم بھی انتظار کرو۔ اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ؛ ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔ ہم بھی دیکھتے ہیں کہ تمہارا ہمارا انجام کیا ہونے والا ہے۔

ترجمہ :- تم (ان منافقوں سے) کہہ دو کہ تم ہمارے متعلق دو بھلائیوں میں سے ایک کا انتظار کرتے ہو۔ (وہ دونوں ہمارے حق میں اچھی ہی ہیں)۔ اور ہم بھی تمہارے متعلق انتظار کرتے ہیں کہ خدا اپنے پاس سے تم کو عذاب دے گا، یا ہمارے ہاتھوں سے تم کو سزا دے گا۔ اچھا اب تم انتظار کرو اور ہم بھی

تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں ۔

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾

قُلْ ؛ اے پیغمبر! کہہ دو ۔ اَنْفِقُوْا ؛ روپیہ خرچ کرو ۔ مال صَرف کرو ۔ طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؛ خوشی سے یا ناخوشی سے ۔ لَنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؛ وہ مال ہرگز تم سے قبول نہ کیا جائے گا ۔ یہ کیوں ؟ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ ؛ بے شک تم تھے اور ہو ۔ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ؛ نافرمان قوم ، بدکار لوگ ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہہ دو : تم خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے ۔ تمہارا دیا ہرگز قبول نہ ہوگا ۔ کیوں کہ تم فاسق اور بدکار لوگ ہو ۔

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾

وَمَا مَنَعَهُمْ ؛ اور نہیں منع کیا ان کو ۔ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ ؛ کہ ان سے قبول کیے جائیں ۔ نَفَقٰتُهُمْ ؛ ان کے کیے ہوئے خرچ ۔ ان کے دیئے ہوئے مال ۔ اِلَّآ اَنَّهُمْ ؛ مگر یہ کہ وہ لوگ ۔ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ ؛ اللہ اور اس کے رسول سے کفر کرتے ہیں ۔ انکار کرتے ہیں اور دل سے نہیں مانتے ۔ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ ؛ اور نماز نہیں پڑھتے ، نماز ادا نہیں کرتے ۔ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى ؛ مگر یہ کہ وہ سُست ہیں ، کاہل ہیں ۔ یعنی وہ نماز پڑھتے ہیں تو بادلِ ناخواستہ اور کسلمندی سے ، بے وقت ، سُستی سے ۔ كُسَالٰى كَسْلَان کی جمع ہے ۔ وَلَا يُنْفِقُوْنَ ؛ اور خرچ نہیں کرتے ، راہِ خدا میں نہیں دیتے ۔ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ؛ مگر بادلِ ناخواستہ ، سخت کراہت کے ساتھ ، نہایت ناخوشی سے ۔

ترجمہ :- اور ان کے دیے کو مقبولیت سے اس بات ہی نے روکا ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہیں ۔ نماز ادا کرتے ہیں تو کسلمندی سے ۔ راہِ خدا میں کچھ دیتے بھی ہیں تو کراہت کے ساتھ ۔

بے دلی سے کیا گیا مذہبی کام قبول نہیں ہوتا

صاحبو! ذرا اس آیت پر غور کرو ۔ سُستی سے نماز پڑھنا ، بادل ناخواستہ فقیر کو دینا ، بے دلی سے کوئی مذہبی کام کرنا ، کیا خدائے تعالیٰ کے پاس وہ قابلِ قبول ہے ؟ نہیں ، ہرگز نہیں ۔ خدا تمہارا محتاج نہیں ۔ تم خدا کے محتاج ہو ۔ اپنی خبر لو ۔ جو کچھ کرو دل سے کرو ، اللہ کے واسطے کرو ۔ ورنہ کیا دھرا سب بے کار ۔

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ؕ

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝٥٥

فَـلَا تُعْجِبْکَ ؛ پھر تم کو تعجب میں نہ ڈالے ۔ اَمْوَالُھُمْ ؛ اُن کے مال ۔ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ ؛ اور نہ ان کی اولاد ۔ اِنَّـمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ ؛ اللہ کا تو صرف یہی ارادہ ہے ۔ اس سے خدا کا تو مقصد یہی ہے ۔ لِیُعَذِّبَھُمْ بِھَا ؛ کہ ان کو عذاب کرے ان کے مال و اولاد کی وجہ سے ۔ فِی الْـحَیٰـوۃِ الدُّنْیَا ؛ زندگیٔ دنیا ہی میں ۔ وَتَـزْھَقَ ؛ اور نکلے ۔ اَنْفُسُھُمْ ؛ ان کی جانیں ۔ وَھُمْ کٰفِرُوْنَ ؛ بحالیکہ وہ کافر ہیں ۔ یعنی وہ مریں تو کافر مریں ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) پس تم کو ان کے مال و اولاد تعجب میں نہ ڈالیں ۔ اللہ چاہتا ہے کہ ان کے مال و اولاد کی وجہ سے حیاتِ دنیوی ہی میں ان کو عذاب کرے اور ان کی جان نکلے تو کفر کی حالت میں ۔

وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝٥٦

وَیَـحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ ؛ اور یہ لوگ خدا کی قسمیں کھاتے اور حلف لیتے ہیں ۔ اِنَّھُمْ لَمِنْکُمْ ؛ کہ وہ البتہ تم میں سے ہیں ۔ یعنی تمہاری طرح سچے مسلمان ہیں ، جاں نثارانِ پیغمبر ہیں ۔ وَمَا ھُـمْ مِّنْکُمْ ؛ حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں ۔ وَلٰـکِنَّھُمْ ؛ بلکہ وہ ۔ قَـوْمٌ یَّـفْرَقُوْنَ ؛ ڈرپوک قوم ہیں ۔ ایسے لوگ ہیں جو ڈرتے اور خوف کھاتے ہیں ۔ بڑے ہول دِلے ہیں ۔ فَرَقٌ ؛ ڈر ۔ خوف ۔

ترجمہ :- اور یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ تم میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں ، بلکہ وہ ایک ڈرپوک قوم ہیں ۔ (مسلمان کسی سے نہیں ڈرتا ، راضی برضائے الٰہی رہتا ہے) ۔
ہر مسلمان بہادر اور سپاہی رہتا ہے ، تمہارا اور ان بزدلوں کا کیا جوڑ ؟

لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝٥٧

لَوْ یَجِدُوْنَ ؛ اگر یہ پاتے ، اگر ان کو مل جاتی ۔ مَـلْـجَاً ؛ پناہ گاہ ۔ اَوْمَغٰرٰتٍ ؛ یا غار ۔ اَوْمُدَّ خَـلًا ؛ یا داخل ہونے اور گھس جانے کی جگہ ۔ لَـوَلَّوْا اِلَیْہِ ؛ تو اس کی طرف پھر جائیں گے ۔ وَھُـمْ یَـجْـمَحُوْنَ ؛ اور وہ سرکشی اور نافرمانی کرتے ۔ بے قابو ہوکر دوڑتے ۔ جَمُوْحٌ ؛ وہ گھوڑا جو سوار کے قابو میں نہ رہے ۔

ترجمہ :- اگر ان کو پناہ گاہ مل جاتی یا غار یا کہیں گھس جانے کی جگہ ملتی تو وہ اس کی طرف بے قابو ہوکر نافرمانی کے ساتھ پھر جاتے ۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ

فَإِنْ أُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَإِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ ؛ اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو تم پر طعن تشنیع کرتے ہیں، اعتراض اور عیب شماری کرتے ہیں۔ فِي الصَّدَقٰتِ ؛ صدقات اور مالِ غنیمت کی تقسیم کے متعلق۔ فَإِنْ أُعْطُوْا مِنْهَا ؛ اگر ان کو صدقات میں سے کچھ دیا جائے۔ رَضُوْا ؛ تو راضی ہوجاتے ہیں۔ وَإِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا ؛ اور اگر صدقات میں سے ان کو کچھ نہ دیا جائے۔ إِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ؛ تو فوراً بگڑ جاتے ہیں، اور غصہ سے بھر جاتے ہیں۔ حضرتؐ نے فرمایا میں بعض دفعہ اچھے آدمی کو صدقات اور مالِ غنیمت میں سے کچھ نہیں دیتا۔ اور جو ایسا نیک نہ ہو اس کو دیتا ہوں کہ کہیں بگڑ کر کافر نہ ہوجائے۔ ان لوگوں کو مُؤَلَّفَةُ الْقُلُوْب کہتے ہیں۔ مال کا تقسیم کرنا امام کی رائے اور ضرورت پر مبنی ہے۔

ترجمہ:- اور ان میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو تقسیم مال میں تم پر اعتراض کرتے ہیں، اگر ان کو کچھ دیا جاتا ہے تو خوش رہتے ہیں اور نہ دیا جائے تو بگڑ جاتے ہیں۔ (اور غصہ میں بھر جاتے ہیں)۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ

وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ إِنَّآ إِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع ۱۳

وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوْا ؛ اور کیا اچھا ہوتا اگر یہ لوگ راضی ہوتے، اور خوش ہوتے۔ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ؛ اس عطیہ سے کہ اللہ اور اس کے رسول نے انھیں دیا۔ وَقَالُوْا ؛ اور کہتے۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ ؛ ہم کو ہمارا اللہ بس ہے۔ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ ؛ عنقریب اللہ اور اُس کا رسول اپنے فضل سے ہم کو اور دیں گے۔ إِنَّآ إِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ؛ بے شک ہم اللہ کی طرف رغبت کرنے والے ہیں۔ ہم کو تو خدا چاہیئے۔ ہم خدا طلب ہیں نہ کہ زرطلب۔

ترجمہ:- اور کیا اچھا ہوتا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے دیے ہوئے پر راضی رہتے اور کہتے ہم کو خدا بس ہے اللہ اور اس کا رسول اپنے فضل سے ہم کو اور دیں گے ہماری دلی رغبت تو خدا کی طرف ہے۔ (ہم کو تو خدا چاہیئے)۔

اس سے پہلے بعض نادان، رسول اللہ ﷺ پر تقسیم صدقات پر اعتراض کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مستحقین صدقات کو بیان فرماتا ہے اور یہ ظاہر فرماتا ہے کہ غیر مستحقین کو شکایت کرنے کا کوئی حق نہیں۔

إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ

وَالْغٰرِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝

زکوٰۃ کے مصارف

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ ؛ بے شک صدقات تو ۔ ہر کام جو راہِ خدا میں نیک نیتی سے کیا جائے وہ صدقہ ہے ۔ مگر بعض دفعہ قرینہ سے اس کے معنٰی زکوٰۃ کے لئے جاتے ہیں ۔ لِلْفُقَرَآءِ ؛ فقیروں کے لئے ۔ فَقِیْر کی جمع ہے ۔ جو محتاج نادار اور بے مال ہو ۔ وَالْمَسٰكِیْنِ ؛ اور مسکینوں کے لئے مَسٰکِیْن مسکین کی جمع ہے ۔ جس کے پاس کچھ پیسہ آتا ہے مگر اس کی ضرورتوں کے لئے کافی نہیں ہوتا ۔ وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْهَا ؛ اور جو ان صدقات کے کارکن ہیں ، ملازمین اور اہلِ خدمت ہیں ۔ وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ ؛ اور وہ لوگ جن کی تالیفِ قلوب اور ان کو خوش کرنا ضروری ہو ۔ وَفِی الرِّقَابِ ؛ اور گردنوں میں ، یعنی مصیبت میں پھنسے ہوؤں کو چھڑانے کے لئے غلاموں کا آزاد کرانا ، قرض داروں کا قرض ادا کرنا ، قیدیوں کو چھڑانا ، جرمانے ادا کروانا ، یہ سب اس میں داخل ہیں ۔ وَالْغٰرِمِیْنَ ؛ اور خصوصیت سے قرض داروں کا قرض ادا کرنا ۔ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؛ اور راہِ خدا میں ۔ یہ ایک ایسا عام لفظ ہے جو مدارس اور ہر قسم کے قومی کام پر صادق آتا ہے ۔ خواہ جہاد قلمی ہو یا شمشیری ۔ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؛ اور مسافروں کے لئے ۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کے پاس مال رہتا ہے مگر وطن میں ۔ وہ بھی قابلِ امداد ہے ۔ بعض کے پاس پیسہ رہتا ہے مگر کچھ ایسے موانع پیش آتے ہیں کہ اس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے ۔ ایسوں کی بھی امداد کرنا چاہیئے ۔ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؛ یہ اللہ کی طرف سے مقررہ حکم ہے جو ضروری ٹھیرایا ۔ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ؛ اور اللہ سب کے حالات سے واقف ہے اور جن جن کو دینے کا حکم فرماتا ہے وہ عینِ حکمت ہے ۔

ترجمہ :- صرف صدقات محض فقیروں ، مسکینوں کے لئے ہے ۔ نیز اُن کارکنوں کے لئے جو صدقات کا انتظام کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے ہے جن کی تالیفِ قلوب ضروری ہے ، اور گردنوں کی آزادی میں اور قرض داروں کے قرض ادا کرنے میں اور راہِ خدا میں اور مسافروں کے لئے ۔ یہ اللہ کا فرض ہے (ٹھیرایا ہوا حکم ہے) اور اللہ علم و حکمت والا ہے ۔

زکوٰۃ کی فرضیت اور فوائد

صاحبو ! جس طرح نماز پڑھنا ، روزہ رکھنا فرض ہے ، اسی طرح زکوٰۃ دینا بھی فرض ہے ۔ جو لوگ زکوٰۃ کے دینے کو ضروری نہیں سمجھتے اُن سے حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے جہاد کیا ۔ آج کل مسلمان زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے کوئی قومی کام نہیں کرسکتے ۔ اگر تمام لوگ زکوٰۃ ادا کریں تو مسلمانوں کی ایسی بدحالی نہ ہو ۔ جو لوگ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں وہ خوش حال بھی رہتے ہیں اور آفات سے محفوظ بھی رہتے ہیں ۔ زکوٰۃ نہ دینے والے تباہ و برباد ہونے والے ہیں ۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں

ع ابر نا ید از پئے منعِ زکوٰۃ !

یعنی تم نے بندگانِ خدا کو امداد دینے سے انکار کیا تو خدا نے تمہاری بھی پانی نہ برسا کر امداد نہ کی ۔ جو زمین والوں پر رحم نہیں کرتا اس پر آسمان والا بھی رحم نہیں کرتا ۔

زکوٰۃ لینا کس کا کام ہے ؟ بادشاہِ وقت کا ۔ جہاں اسلامی بادشاہ نہیں ، یا جہاں اسلامی اُصول کے مطابق زکوٰۃ نہ لی

جاتی ہے نہ دی جاتی ہے، وہاں قوم کو چاہیئے کہ اپنے کسی معتبر اور معتمد آدمی کو زکوٰۃ جمع کرنے اور تقسیم کرنے کے لئے مقرر کرے ۔ اس کام کے لئے ضرورت ہے کہ منظم طور سے کام کریں ۔ صاحبِ حاجات سے بھی واقف ہوں اور مستحق کو دینے میں کوتاہی بھی نہ کریں ۔ ہر محلہ پر ایک صدر مقرر کرنا ضروری ہے ۔ اسی طرح ہر تعلقہ کا ایک صدر، ہر ضلع کا ایک صدر، اور ان سب پر ایک مجلس ہو، جو زکوٰۃ کے لینے اور تقسیم کرنے کا انتظام کرے ۔ مردم شماری کے تختوں سے اور دیگر سرکاری کاغذات سے مدد لی جاسکتی ہے ۔ میں نے ایک تختہ بنا کر تمام اضلاع میں تقسیم کیا تھا، مگر کسی نے اس پر کافی توجہ نہ کی اور عملی طور سے بالکل غافل ثابت ہوئے ۔

افسوس! ایک افسوس کے بعد ہزاروں افسوس کا تانتا کہ دیانت کہاں سے آئے؟ مستحقین کو کون پہنچائے ۔ نہ صرف حیدرآباد میں بلکہ سارے ہندوستان میں بلکہ سارے جہاں میں قومی کاموں کے لئے چندے وصول کئے جاتے ہیں ۔ مگر ہوتا کیا ہے؟ نشتند و گفتند و برخواستند ۔ سب جمع ہوئے، خوب تقریریں ہوئیں، اسپیچیں ہوئیں، لکچرز ہوئے، تحریکات پر چیرز ہوئے ۔ اللہ اکبر کے خوب نعرے ہوئے ۔ واہ واہ اور مرحبا کی صدائیں ہوئیں ۔ بہت سے رزولیوشن اور تجویزیں بھی پاس ہوئی ممکن ہے کہ چندوں کا کچھ پیسہ کام میں بھی لگا ہو ۔ مگر کام سے زیادہ نام میں روپیہ صَرف ہوتا ہے ۔ نمائش پر داد و دہش ہے ۔ خدا کے واسطے کام کرنے والوں کی بڑی قلت ہے ۔ اِسی وجہ سے تو ہماری خواری و ذِلّت ہے ۔ کام کرتے بھی ہیں تو بالکل غیر منظم حالت میں ۔ روپیہ دینے والے دے بھی دیتے ہیں، مگر لینے والوں سے حساب کتاب، قومی اغراض و مقاصد کی تکمیل کرانے کی بھی جرأت ہے؟ پیٹھ پیچھے برا بولیں گے، غیبت کریں گے، مگر حق بات کے لئے تنقید کرنے کی بھی سخت ضرورت ہے ۔ اس کے لئے دیانت اور اخلاقی جرأت کی ضرورت ہے ۔ ایک بات کو رویا جائے، دو بات کو رویا جائے، اُونٹ رے اُونٹ تیری کونسی کل سیدھی ۔ بہر حال اللہ ہم کو سخاوت بھی دے، دیانت بھی دے، اخلاقی جرأت بھی دے ۔ سب سے اہم قوتِ ایمان بھی دے ۔ آمین ۔

وَالْعَصْرِ ○ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ○ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۵ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ○

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ۚ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۚ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۱﴾

وَمِنْهُمُ الَّذِیْنَ ؛ اور ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو ۔ یُؤْذُوْنَ النَّبِیَّ ؛ پیغمبر کو ایذاء دیتے ہیں ۔ وَیَقُوْلُوْنَ ؛ اور کہتے ہیں ۔ ھُوَ اُذُنٌ ؛ وہ کان کے کچے ہیں ۔ ہر ایک کی سنتے ہیں ۔ قُلْ ؛ اے پیغمبر! تم کہہ دو ۔ اُذُنُ خَیْرٍ لَّکُمْ ؛ تمہاری

بھلائی کے لئے کان دھرتے ہیں ۔ جو کچھ سنتے ہیں ، اچھی بات سنتے ہیں ۔ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ؛ اللہ کو مانتے ہیں ۔ اس کا یقین رکھتے ہیں ۔ وَیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ؛ اور مسلمانوں کے فائدے کے لئے یقین رکھتے ہیں ۔ ناحق ، ناروا بات کو کبھی نہیں مانتے ۔ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؛ اور وہ سراپا رحمت ہیں ان لوگوں کے لئے جو تم میں سے ایمان رکھتے ہیں ۔ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؛ اور جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ۔ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ؛ انھیں کے لئے ہے المناک عذاب ، دردناک سزا ۔

ترجمہ :- اور ان میں سے بعض لوگ پیغمبر کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تو (ہر ایک کی سنتے ہیں) سراپا گوش ہیں ۔ تو تم کہہ دو ، وہ سراپا گوش ہیں تو تمہاری بھلائی کے لئے وہ اللہ کا ایمان اور یقین رکھتے ہیں اور مسلمانوں (کے فائدے) کے لئے یقین رکھتے ہیں ۔ وہ سراپا رحمت ہیں تم میں سے ایمان داروں کے لئے ۔ اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ، انھیں کے لئے ہے عذابِ الیم (دردناک سزا) ۔

یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِیُرْضُوْكُمْ ۚ
وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۲﴾

یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ ؛ وہ حلف کرتے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی تمہارے سامنے ۔ لِیُرْضُوْكُمْ ؛ تاکہ تم کو خوش رکھیں اور راضی رکھیں ۔ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ؛ اور اللہ اور اس کا رسول ۔ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ ؛ زیادہ مستحق ہیں کہ اس کو راضی رکھیں ۔ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ؛ اگر وہ ایمان دار لوگ ہیں ۔

ترجمہ :- وہ تم کو راضی رکھنے کے لئے تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں ۔ اور اللہ اور اس کا رسول زیادہ مستحق ہیں کہ اس کو راضی رکھیں اگر وہ ایمان دار ہیں ۔

اَلَمْ یَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِیْهَا ؕ
ذٰلِكَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۳﴾

اَلَمْ یَعْلَمُوْۤا ؛ کیا انھیں معلوم نہیں ، کیا ان کو علم نہیں ۔ اَنَّهٗ مَنْ یُّحَادِدْ ؛ کہ جو خلاف کرتا ہے ۔ عداوت رکھتا ہے ۔ کنارہ کشی کرتا ہے ۔ حدٌ ؛ کنارہ ۔ اَللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اللہ اور اس کے رسول سے ۔ فَاَنَّ لَهٗ ؛ تو اسی کے لئے ہے ۔ نَارَ جَهَنَّمَ ؛ آتشِ دوزخ ۔ جہنم کی آگ ۔ خَالِدًا فِیْهَا ؛ یہ لوگ آتشِ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے ۔ ذٰلِكَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ؛ یہ بڑی خواری ہے ، رسوائی ہے ۔

ترجمہ :- کیا انھیں معلوم نہیں کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے کنارہ کشی کرتا ہے اس کے لئے آتشِ دوزخ ہے۔ یہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ تو بڑی خواری ہے (رسوائی ہے)۔

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿۶۴﴾

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ ؛ منافق ڈرتے ہیں، خوف کھاتے ہیں۔ الحذر کرتے ہیں۔ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ ؛ کہ ان پر اُتاری جائے۔ ان پر نازل ہو۔ سُوْرَةٌ ؛ کوئی سورت۔ تُنَبِّئُهُمْ ؛ جو ان کو بتادے، خبر دے دے۔ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؛ ان رازوں کو، ان خیالات کو جو ان کے دل میں بسے ہیں۔ قُلْ ؛ اے پیغمبر! تم کہہ دو۔ اِسْتَهْزِءُوْا ؛ اچھا خوب ہنسی اُڑاؤ۔ استہزاء کرو۔ خوب ٹھٹھے اُڑاؤ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ۔ مُخْرِجٌ ؛ نکالنے والا ہے۔ ظاہر کرنے والا ہے۔ اِخْرَاج ؛ باہر نکالنا۔ مَا تَحْذَرُوْنَ ؛ جس بات سے تم ڈرتے ہو۔ جس بات کا تم کو کھٹکا لگا ہوا ہے۔

ترجمہ :- منافق لوگ ڈرتے ہیں کہ اُن پر کوئی ایسی سورت اُتاری جائے جو ان کے دلوں کے رازوں سے ان کو باخبر کردے، (پیغمبر!) تم کہہ دو۔ اچھا! تم خوب ہنسی کئے جاؤ (ٹھٹھے اُڑاؤ) جس بات سے تم ڈرتے ہو اس کو اللہ ضرور نکالے گا (تمہارا راز فاش کرے گا)۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ ؛ اگر تم ان سے سوال کرو۔ پوچھو۔ لَيَقُوْلُنَّ ؛ تو وہ ضرور کہیں گے۔ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؛ ہم یوں ہی باتیں اور دل لگی کرتے تھے۔ ہمارا دلی ارادہ یہ نہ تھا۔ قُلْ ؛ اے پیغمبر! تم کہہ دو۔ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ ؛ کیا اللہ سے، اس کی آیتوں سے، اس کے رسول سے۔ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ؛ تم ہنسی دل لگی کرتے تھے۔

ترجمہ :- اگر تم ان سے سوال کرو تو وہ ضرور کہہ دیں گے، ہم تو خالی یوں ہی باتیں اور دل لگی کرتے تھے۔ تم کہہ دو! کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے تم ہنسی کرتے تھے۔

صاحبو! ذرا موجودہ زمانہ پر غور کرو، کہ ان کی کیا حالت ہوگئی ہے۔ نماز سے دل لگی ہوتی ہے کہ اُٹھک بیٹھک سے کیا حاصل ہے۔ نیچے مُنڈی اوپر کنڈی سے کیا فائدہ؟ روزے کے متعلق دل لگی ہوتی ہے، کہ خدا نے کھانا دیا ہے کھانے کو۔ اور تم ہو کہ بھوکے پیاسے تپس کاٹتے بیٹھے ہو اس سے کیا حاصل؟ ان کو روزے کی بیماری ہوگئی ہے۔ بات بات پر جھلا

اُٹھتے ہیں ۔قرآن شریف کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ طوطے کی طرح بے سمجھے پڑھنے سے کیا فائدہ ؟ اور پھر معنیٰ سمجھنے کی طرف بھی کوئی توجہ نہ ہو ۔ پیغمبروں کے متعلق کہا جاتا ہے پیغمبر نادانوں کے لئے ہوتا ہے ، ہم تو پڑھے لکھے ہیں ۔ فلسفہ اور قانون سے واقف ہیں ۔نشیب وفراز سے آگاہ ہیں ۔ فی الحقیقت ان بدنصیبوں کو آتا کچھ نہیں جھوٹی شیخیاں کی جاتی ہیں ۔

اسلام اور مسلمانوں سے مذاق کرنا ان کا کام ہے ۔تمہارا مذاق تو ہوگیا ۔ آنکھیں بند ہوں گی تو معلوم ہوگا کہ خدا کا مذاق بھی کیسا ہونے والا ہے ۔

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ

اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۶۶﴾

ع ۱۴ ۸

لَا تَعْتَذِرُوْا ؛ جھوٹے عذر و حیلے نہ کرو ۔ باتیں بنانے سے کیا حاصل ؟ قَدْ كَفَرْتُمْ ؛ تم نے کفر کیا ۔تمہاری باتوں سے انکار نکلتا ہے ، بے ایمانی ٹپکتی ہے ۔ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؛تمہارے ایمان کے بعد ۔ اِنْ نَّعْفُ ؛ اگر ہم عفو کردیں گے ۔ معاف کردیں گے ۔ عَنْ طَآئِفَةٍ ؛ ایک جماعت سے ۔ایک گروہ سے ۔ مِنْكُمْ ؛تم میں سے ۔ کیونکہ انھوں نے توبہ کرلی ہے ۔ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً ؛ اور ایک گروہ ، ایک جرگہ ، ایک طائفہ کو عذاب کریں گے ۔ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ؛ کیونکہ وہ مجرم تھے ۔ بدکار تھے ۔ گنہگار تھے ۔ اسی لئے وہ سزا کے سزاوار تھے ۔

ترجمہ :- بے کار جھوٹی عذر خواہی نہ کرو ۔تم تو ایمان لانے کے بعد کفر بکتے ہو ، اگر ہم تمہاری ایک جماعت سے عفو کردیں گے تو ایک جماعت کو سزا بھی دیں گے کیونکہ وہ مجرم تھی ۔

وقف لازم

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ ؛ منافق مرد اور منافق عورتیں ، جن کا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ ۔ جن کا دل زبان کی موافقت نہیں کرتا ۔ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ؛ ان کے بعض بعض جنس سے ہیں ۔ سب ایک جنس کے ہیں ۔ سب ایک ٹائپ کے ہیں ۔ وہ کیا کرتے ہیں ؟ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ ؛ بری بات کا حکم دیتے ہیں ۔ برے کاموں کی تعلیم دیتے ہیں ۔ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ ؛ اور اچھی بات سے روکتے ہیں ۔ اچھے کاموں سے منع کرتے ہیں ۔ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؛ اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں ۔ راہِ خدا میں کچھ نہیں دیتے ۔ ان کی مٹھی ہمیشہ بند رہتی ہے ۔ نَسُوا اللّٰهَ ؛ یہ خدا کو بھول گئے ہیں ۔ انھوں نے خدا کو چھوڑ دیا ہے ۔ فَنَسِيَهُمْ ؛تو اللہ نے بھی ان کو چھوڑ دیا ۔ ان کے خدا کو بھول جانے کی سزا دی ۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ؛ بے شک منافق لوگ فاسق ہیں ، بدکار ہیں ، نافرمان ہیں ۔

ترجمہ :- منافق مرد ہوں یا منافق عورتیں ، سب ایک ہی قسم کے ہیں ۔ بری بات کا حکم کرتے ہیں اور اچھی بات سے لوگوں کو روکتے ہیں ۔ اُن کی مٹھی ہمیشہ بند رہتی ہے (راہِ خدا میں کچھ نہیں دیتے) یہ لوگ خدا کو بھول گئے ہیں ۔ خدا بھی اُن کو بھول گیا ۔ بے شک منافق ہی فاسق ہیں (بدکار ہیں) ۔

نام کے مسلمان خسارہ میں رہتے ہیں

صاحبو ! آج کل کے اسلامی نام رکھنے والوں کی حالت کیا ہے ۔ دل سے اسلامی افعال سے کوئی ربط نہیں ۔ خود برا کریں اور دوسروں کو برے کام پر برانگیختہ کریں ۔ نام آوری کے لئے اور دنیا میں شہرت حاصل کرنے کی خاطر ہزاروں ، لاکھوں روپیوں کا چندہ دے دیں ۔ مگر خالص لوجہ اللہ ایک پیسہ ہاتھ سے نہیں نکل سکتا ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا یہ خدا کو بھول گئے ہیں ۔ کسی کام میں خدا کا خیال آتا ہی نہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ خدا کی بھول کے سبب دنیا تباہ عاقبت برباد ۔ جن بنکوں میں روپیہ رکھوایا گیا تھا ان میں بہت سے دیوالیہ ہوگئے ۔ جن کا دیوالیہ نہیں نکلا ان کو بھی بنک والے ضرورت پر رقم دینے سے انکار کر رہے ہیں ۔ جی رہے ہیں تو بھی برائے نام ۔ ان لوگوں کا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ ۔ یہی لوگ ہیں بدمعاش ، بدکار ، خدا کے نافرمان ۔ اب ان کا حساب کیا ہوگا ۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۶۸﴾

وَعَدَ اللّٰهُ ؛ اللہ نے وعدہ کیا ہے ۔ اَلْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ ؛ منافق مَردوں اور منافق عورتوں سے ۔ ان لوگوں سے جن کے دلوں میں نفاق کُوٹ کُوٹ کر بھرا گیا ہے ۔ وَالْكُفَّارَ ؛ اور کافروں سے ، منکروں سے ، جو برائے نام بھی نہیں مانتے ۔ نَارَ جَهَنَّمَ ؛ دوزخ کی آگ کا ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؛ یہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ هِيَ حَسْبُهُمْ ؛ سزا میں یہ آتشِ دوزخ ان کے لئے بالکل کافی ہے ۔ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؛ خدا نے ان پر لعنت کردی ہے ۔ ان پر خدا کی مار ہے ۔ پھٹکار ہے ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ؛ اور انھیں کے لئے ہے ہمیشہ رہنے والا ، قائم ، دائم عذاب ۔

ترجمہ :- منافق مَردوں اور منافق عورتوں اور منکرین کے لئے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ آتشِ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے ۔ جہنّم اُن کے لئے بالکل کافی ہے ۔ ان پر خدا کی مار ہے (اس کی پھٹکار ہے ، اس کی لعنت ہے) اور انھیں کے لئے اٹل عذاب ہے ۔

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ

مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِیْ خَاضُوْا ؕ

اُولٰٓىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾

کَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ ؛ (ہم تم کو تباہ و برباد کردیں گے) مثل ان لوگوں کے جو تم سے پہلے تھے ۔ کَانُوْآ اَشَدَّ مِنْکُمْ قُوَّةً ؛ (تم ہو ہی کیا) وہ تو تم سے زیادہ قوی تھے ۔ وَاَکْثَرَ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ؛ اور ان کے پاس مال اور اولاد بھی بہت سی تھی ۔ فَاسْتَمْتَعُوْا ؛ پس انھوں نے فائدہ اُٹھایا، تمتع حاصل کیا، مزے اُڑائے، لطف اُٹھایا ۔ بِخَلَاقِهِمْ ؛ ان کے حصہ سے ۔ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِکُمْ ؛ تم نے بھی اپنے حصہ سے فائدہ اُٹھایا ۔ کَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِیْنَ ؛ جس طرح سے کہ ان لوگوں نے فائدہ اُٹھایا ۔ مِنْ قَبْلِکُمْ ؛ تم سے قبل ۔ تم سے پہلے ۔ بِخَلَاقِهِمْ ؛ اپنے حصہ سے ۔ جس طرح ان لوگوں نے اپنی دولت کے مزے لوٹے تم نے بھی مزے لوٹے ۔ وَخُضْتُمْ ؛ اور تم نے غور وخوض کیا ۔ تم بے کار باتوں میں لگے رہے، خیالات پکاتے رہے ۔ کَالَّذِیْ خَاضُوْا ؛ مثل ان لوگوں کے جو بے فائدہ متخیلات میں، بیہودہ بکواس میں لگے رہے ۔ بعض دفعہ اَلَّذِیْ، اَلَّذِیْنَ کا کام دیتا ہے اور یہ ایک مخفف صورت ہے اور اس کی طرف جمع کی صورت راجع ہوتی ہے ۔ اُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؛ ان لوگوں کے اعمال حبط ہوئے، اکارت گئے، غارت ہوگئے ۔ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ۔ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ؛ اور یہی ہیں خسارہ اُٹھانے والے ۔ نقصان پانے والے اور انھیں کے حسبِ حال ہے ۔ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ یعنی دنیا کا بھی گھاٹا اور آخرت کا بھی نقصان ۔

ترجمہ :- (اے منافقو!) تم بھی اسی طرح ہو جس طرح کہ تم سے پہلے لوگ گزرے ہیں ۔ وہ تم سے قوی تھے ۔ ان کے پاس مال و اولاد بھی بہت کچھ تھی ۔ بس وہ اپنے حصہ سے لطف اندوز ہوئے اور تم بھی اپنے حصہ سے لطف اندوز ہو رہے ہو جس طرح کہ وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے اپنے حصہ سے فائدہ اُٹھاتے تھے اور تم بھی ایسے ہی متخیلے پکاتے رہتے ہو جیسے کہ ان لوگوں نے کیا ۔ ان لوگوں کے اعمال دنیا و آخرت میں غارت گئے (اکارت ہوگئے) اور یہی ہیں خسارہ (اور نقصان) اُٹھانے والے ۔

اَلَمْ یَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ

وَقَوْمِ اِبْرٰهِیْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْیَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ۚ

فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾

اَلَمْ يَاْتِهِمْ ؛ کیا اُن کے پاس نہیں آئی ؟ نَبَاُ الَّذِيْنَ ؛ خبر اُن لوگوں کی جو ۔ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے گزرے ہیں ۔ وہ کون ہیں ؟ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ؛ نوح علیہ السلام کی قوم ہیں اور قومِ عاد اور ثمود ۔ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ ؛ اور قومِ ابراہیم ۔ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ ؛ اور مدین کے رہنے والے لوگ ۔ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؛ اور وہ لوگ جن کی بستیاں تہہ و بالا کردی گئیں ۔ اَتَتْهُمْ ؛ ان کے پاس آئے ۔ رُسُلُهُمْ ؛ ان کے رسول ۔ بِالْبَيِّنٰتِ ؛ واضح دلائل کے ساتھ ۔ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ ؛ پس خدا نہ تھا کہ ان کو عذاب کرتا ۔ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ؛ مگر وہی اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے ۔ ہم نے ان کو تباہ نہیں کیا بلکہ انھوں نے خود اپنے آپ کو تباہ کیا ۔ خود ان کے اعمال ان کی تباہی کا باعث ہوئے ۔

ترجمہ :- کیا ان لوگوں کے پاس اُن لوگوں کی خبر نہیں آئی جو ان سے پہلے تھے ؟ (وہ کون تھے ؟) قومِ نوح اور عاد اور ثمود اور قومِ ابراہیم اور مدین کے رہنے والے اور وہ لوگ جن کی بستیاں تہہ و بالا کردی گئیں ۔ ان کے رسول ان کے پاس واضح دلائل لے کر آئے ۔ لہٰذا ایسا ہرگز نہیں ہوا کہ خدا نے ان کو تباہ کیا بلکہ خود ان لوگوں نے اپنے آپ کو تباہ کیا ۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وقف لازم

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ ؛ اور ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں ۔ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؛ ان کے بعض ، بعض کے ولی اور دوست ہیں ، ایک دوسرے کے یار و مددگار ہیں ۔ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ اچھی چیزوں کا حکم کرتے ہیں ۔ امر بالمعروف کرتے ہیں ۔ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؛ اور قابلِ انکار بات سے روکتے ہیں ۔ نہی عن المنکر کرتے ہیں ۔ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ ؛ اور نماز کو قائم کرتے ہیں ، اچھی طرح سے اور ہمیشہ ادا کرتے ہیں ۔ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ ؛ اور زکوٰۃ دیتے ہیں ۔ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اور اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں ، اس کے احکام کی فرماں برداری کرتے ہیں ۔ اُولٰٓئِكَ ؛ یہ لوگ ۔ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؛ عنقریب ان پر اللہ رحم کرے گا ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ؛ بے شک اللہ عزت و حکمت والا ہے ۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے ، جو کرتا ہے مناسب کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اور مومن مرد اور مومن عورتیں ، وہ باہم ایک دوسرے کے یار و مددگار ہیں ، وہ اچھے کاموں کا حکم دیتے ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں اور پابندی سے اور خوبی کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں ، اور زکوٰۃ دیتے ہیں ، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں ۔ عنقریب ان لوگوں پر اللہ ضرور رحم فرمائے گا ، وہ بڑی عزت و حکمت والا ہے (غالب ہے ۔ دانا ہے)

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۷۲﴾ ع ۹ / ۱۵

وَعَدَ اللّٰهُ ؛ خدا نے وعدہ کیا۔ اَلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؛ ایمان دار مردوں اور ایمان دار عورتوں سے۔ جَنّٰتٍ ؛ جنتوں کے عطا کرنے کا۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؛ بحالیکہ یہ لوگ ان جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً ؛ اور اچھے مکانوں کا۔ وہ کہاں ہیں؟ فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؛ ہمیشہ رہنے والے باغوں میں۔ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؛ اور اللہ کی رضا مندی تو سب سے بڑھ کر ہے۔ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؛ یہی بڑی کامیابی ہے۔ عظیم الشان فائز المرامی ہے۔

ترجمہ :- اور ایمان دار مردوں اور ایمان دار عورتوں کو خدائے تعالیٰ ایسی جنتیں دینے کا وعدہ فرماتا ہے، جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے اور ہمیشہ کے باغوں میں اچھے مکانات عطا کرنے کا بھی وعدہ فرماتا ہے۔ اور اللہ کی رضا مندی تو ان سب سے زیادہ بڑی چیز ہے۔ یہی ہے بڑی کامیابی (عظیم فائز المرامی)۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ

وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ ؛ اے پیغمبر۔ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؛ کوشش اور جہاد کرو کافروں اور منافقوں سے۔ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؛ اور ان کے مقابلہ میں سختی و درشتی اختیار کرو۔ (سختی اور درشتی سے مُراد بدکلامی اور ظلم نہیں ہے جو تبلیغ دین میں مانع ہو۔ کیونکہ حضرتؐ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا انْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ؛ اگر تم بدمزاج اور سخت دل ہوتے تو سب لوگ تمہارے اطراف سے بھاگ جاتے) وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؛ اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ؛ اور یہ کیا ہی برا انجام ہے؟

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) کافروں اور منافقین سے جہاد کرو۔ اور ان پر سختی کرو۔ (ان سے لڑنے میں دل کڑا کرو) ان کا مقام جہنّم ہے اور ان کا انجام بہت برا ہے۔

صاحبو! اس آیت پر غور کرو۔ منافق اپنے کفر کو ظاہر کرنے لگیں تو ان سے جنگ جائز ہے۔ جب تک اپنے دلی خیالات کو، اپنی شرارتوں کو چھپاتے رہیں، ان سے تعرض نہ کیا جائے۔ کافروں اور منافقوں کے ساتھ بے تہذیبی، بدکلامی، بدمزاجی دُرست نہیں۔ اس سے تبلیغِ دین میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں، تالیفِ قلوب میں دشواری پیدا ہوتی ہے۔ حکم ہے وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ؛ تم ان سے بہترین طریقہ سے بحث مباحثہ کرو۔ حُسنِ سلوک سے پیش آؤ۔ اپنے پاکیزہ اخلاق سے اُن کے دلوں میں گھر کرو۔ ایک کافر کو مارنے سے ایک کافر کو مسلمان کرنا بہت بہتر ہے۔

ذرا اس آیت کو دیکھو اور موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی جھوٹی رواداری کو دیکھو۔ دشمن اپنے کفر پر مضبوط ہیں اور تم اپنی حق پرستی اور اسلام پر مضبوط نہیں۔ یہ ایک رسّہ کھینچنا ہے "ٹگ آف وار" ہے۔ جہاں تم نے سُستی کی اور ڈھیلے پڑ گئے بس دشمن تم کو کھینچ لیں گے اور تم کو اپنے رنگ میں رنگ دیں گے۔ مسلمان بدمزاج نہیں ہوتا مگر دین پر مضبوط ضرور رہتا ہے۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْاؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ
وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْاۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖۚ
فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا
فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِۚ وَمَا لَهُمْ فِی الْاَرْضِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۷۴﴾

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ؛ خدا کی قسم کھاتے ہیں۔ مَا قَالُوْا؛ کہ انھوں نے نہیں کہا۔ وَلَقَدْ قَالُوْا؛ اور انھوں نے ضرور اور یقیناً کہا۔ كَلِمَةَ الْكُفْرِ؛ کلمہ کفر کو۔ بے ایمانی کی بات کو۔ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ؛ اور اپنے اسلام کے بعد کافر ہوگئے، منکر ہوگئے۔ وَهَمُّوْا؛ اور انھوں نے ارادہ کیا، قصد کیا۔ بِمَا لَمْ يَنَالُوْا؛ ایسی چیز کا جس کو وہ حاصل نہیں کر سکتے۔ یعنی اسلام کو تباہ کرنے کے تو ان کے بڑے بڑے ارادے تھے، مگر خدا نے ایک بات چلنے نہ دی۔ وَمَا نَقَمُوْا؛ اور انھوں نے عداوت نہیں کی۔ انتقام لینا نہیں چاہا۔ اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ؛ مگر یہ کہ اللہ نے ان کو غنی کر دیا۔ وَرَسُوْلُهٗ؛ اور اللہ کے رسول نے۔ مِنْ فَضْلِهٖ؛ اپنے فضل و کرم سے۔ اللہ اور اس کا رسول اپنے فضل و کرم سے ہم کو بھی غنی اور مستغنی کریں۔ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا؛ پھر اگر یہ توبہ کرلیں اور باز آجائیں اور خدا کی طرف رجوع کریں۔ يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ؛ تو اُن کے لئے خیر ہے، بہتر ہے۔ اسی میں ان کی خیریت ہے۔ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا؛ اور اگر وہ منھ پھیریں، روگردانی کرلیں، اعراض کریں، نہ مانیں۔ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ؛ تو ان کو خدا عذاب کرے گا، سزا دے گا۔ عَذَابًا اَلِيْمًا؛ المناک، تکلیف دہ عذاب۔ المناک سزا۔ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؛ دنیا اور آخرت میں۔ وَمَا لَهُمْ؛ اور نہیں ہے ان کے لئے۔ فِی الْاَرْضِ؛ زمین میں۔ مِنْ وَّلِیٍّ؛ کوئی دوست۔ وَّلَا نَصِيْرٍ؛ اور نہ کوئی نصرت اور مدد دینے والا۔

ترجمہ:- وہ لوگ خدا کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہیں کہا۔ بے شک انھوں نے کفر کا کلمہ کہا، اور

اپنے اسلام کے بعد کفر اختیار کیا ۔ اور ایسے ایسے ارادے اور منصوبے گانٹھے جن کو وہ حاصل کر نہ سکے ۔ (یہ کیوں دشمنی کرتے ہیں؟) یہ اس لئے دشمنی کرتے ہیں کہ خدا اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو غنی کر دیا ۔ اگر (اب بھی) وہ توبہ کریں تو ان کے لئے بہتر ہے ۔ (ان کے حق میں خیر ہے) اور اگر وہ (نہ مانیں اور) اعراض کریں تو اللہ ان کو دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب کرے گا ۔ اور (دنیا اور) زمین بھر میں ان کا نہ کوئی یار ہوگا نہ مددگار ۔

صاحبو! نفاق دو طرح کا ہوتا ہے ۔ ایک نِفاقِ اعتقادی دوسرا انفاقِ عملی ۔ نفاقِ اعتقادی تو وہ ہے کہ ظاہر میں اسلام اور باطن میں کفر ہو ۔ اور نفاقِ عملی یہ ہے کہ جس طرح منافق نماز پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، اسی طرح دیگر جگہ ارکانِ اسلام پر عمل کرنے میں سُستی اور کاہلی کی جائے، گو اعتقادی طور پر اسلام پر ہوں ۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَـئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ ؛ اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ سے معاہدہ کرتے ہیں ۔ لَـئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ ؛ اگر خدا ہم کو اپنے فضل و کرم سے دے گا، مال سے سرفراز کرے گا ۔ لَنَصَّدَّقَنَّ ؛ تو ہم ضرور صدقہ دیں گے، خیرات کریں گے، زکوٰۃ دیں گے ۔ اصل میں لَنَتَصَدَّقَنَّ تھا ۔ تَصَدَّقَ تھا اِصَّدَّقَ کر دیتے ہیں ۔ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ؛ اور ہم ضرور نیکوکاروں اور صالحین میں شریک ہوں گے ۔

ترجمہ :- اور ان لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ سے معاہدہ کرتے ہیں کہ اگر ہم کو اپنے فضل و کرم سے دے گا تو ہم (اس کی راہ میں) صدقہ دیں گے (خیر خیرات کریں گے) اور ہم صالحین میں سے ہو جائیں گے ۔

فَلَمَّآ اٰتٰهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾

فَلَمَّآ اٰتٰهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؛ پھر جب خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو دیا ۔ بَخِلُوْا بِهٖ ؛ تو دینے میں بخل کرنے لگے ۔ وَتَوَلَّوْا ؛ اور حکمِ الٰہی بجالانے سے منہ پھیر لیا ۔ اور نافرمان بن گئے ۔ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ؛ اور وہ اعراض اور روگردانی کرنے والوں میں ہو گئے ۔

ترجمہ :- پھر جب ان کو (خدا نے) اپنے فضل و کرم سے عطا کیا تو دینے کا جو وعدہ کیا تھا اس میں بخل کرنے لگے، اس سے پھر گئے اور اعراض کر گئے ۔

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِىْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾

فَاَعْقَبَهُمْ ؛ پھر ان کے پیچھے لگا دیا ۔ ان کے عقب میں یہ بات پیدا ہوگئی ۔ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؛ نفاق کو اُن کے دلوں میں ۔ ان نافرمانیوں کی سزا یہ ملی کہ ان کے دل و زبان میں موافقت نہ رہی ۔ یہاں نفاق سے مُراد نِفاقِ عملی ہے کہ وعدہ تو کئے لیکن اس پر عمل نہیں کئے ۔ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ ؛ اس دن تک کہ وہ اس سے ملیں ۔ یعنی ان کی موت اور قیامت تک نِفاق پیدا ہوگیا ۔ یہ کیوں ؟ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ ؛ اس وجہ سے کہ اُنھوں نے اللہ سے خلاف ورزی کی تھی ۔ مَا وَعَدُوْهُ ؛ جس کا انھوں نے وعدہ کیا تھا ۔ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ؛ اور اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ اور کذب بولتے تھے ۔

ترجمہ :- بس اس کے بعد اللہ نے ان کے دلوں میں (مَرے دم تک اور) قیامت تک نِفاق پیدا کر دیا ۔ اس وجہ سے کہ انھوں نے اللہ سے وعدہ کیا پھر اس کا خلاف کیا ۔ اور اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے ۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٧٨﴾

اَلَمْ یَعْلَمُوْا ؛ کیا انھیں معلوم نہیں ؟ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ ؛ کہ اللہ جانتا ہے ، اس کو معلوم ہے ۔ سِرَّهُمْ ؛ ان کے راز کو ، سر کو ، بھید کو ، ان کی چھپی ہوئی بات کو ۔ وَنَجْوٰهُمْ ؛ اور ان کی سرگوشی کو ، کانا پھوسی کو ، خفیہ مشورے کو ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ ؛ اور یہ کہ اللہ ۔ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ؛ تمام غیب اور چھپی ہوئی باتوں کو جاننے والا ہے ، کوئی چیز اس سے مخفی نہیں ۔

ترجمہ :- کیا انھیں معلوم نہیں کہ اللہ ان کے راز اور سرگوشی کو خوب جانتا ہے ۔ اور یہ کہ بے شک اللہ تمام غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے ۔

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِى الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾

اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ ؛ جو لوگ طعن تشنیع کرتے ہیں ۔ چیڑے چنتے ہیں ۔ کن کے ؟ اَلْمُطَّوِّعِیْنَ ؛ خوشی سے کام کرنے والوں کے ۔ دل سے دینے والوں کے ۔ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ ایمانداروں میں سے ۔ مومنین میں سے ۔ فِی الصَّدَقٰتِ ؛ صدقات اور خیرات میں ۔ یعنی جو لوگ خوشی خوشی راہِ خدا میں خیرات کرتے ہیں ۔ وَالَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ ؛ اور وہ لوگ جو نہیں پاتے ۔

اِلَّا جُهْدَهُمْ ؛ مگر اپنی مشقت سے تھوڑا سا کمایا ہوا مال ۔ جُهْدٌ ؛ کوشش ، مشقت ۔ یہاں مشقت سے کما کر تھوڑا سا مال جو بچایا گیا ہے مُراد ہے ۔ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؛ تو ان پر ہنسی کرتے ہیں ۔ ان کی مسخری کرتے ہیں ۔ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ؛ اللہ بھی ان پر ہنسی کرتا ہے ۔ یعنی ان کے ہنسی کرنے کی سزا دیتا ہے ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ اور اُن کے لئے ہے المناک عذاب ، دردناک سزا ۔

ترجمہ :- جو لوگ طعن تشنیع کرتے ہیں ان ایمانداروں پر جو خوش دلی سے صدقات دیتے ہیں (خیر خیرات کرتے ہیں) اور جو لوگ مشقت سے کمائے ہوئے تھوڑے مال کے سوا نہیں پاتے ، (ان پر اعتراض کرتے ہیں) ۔ ان سے تمسخر کرتے ہیں اللہ بھی ان سے تمسخر کا بدلہ لیتا ہے اور ان کے لئے ہے المناک عذاب ۔

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ
ع ۱۰/۱۶ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؛ اے پیغمبر ! تم ان (مسخرہ پن کرنے والوں) کے لئے مغفرت طلب کرو ۔ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؛ یا مغفرت طلب نہ کرو ۔ ان مسخروں میں دعا کا اثر قبول کرنے کی قابلیت ہی نہیں ہے ۔ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؛ اگر تم ان کے لئے دعائے مغفرت کرو ۔ سَبْعِيْنَ مَرَّةً ؛ ستّر دفعہ ۔ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؛ تو اللہ ان کی ہرگز مغفرت نہ کرے گا ۔ ان کو نہ بخشے گا ۔ سَبْعِيْنَ مَرَّةً سے مُراد کثرت ہے ۔ اللہ ان کی مغفرت کیوں نہ کرے گا ؟ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ ؛ اس واسطے کہ ان لوگوں نے ۔ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؛ اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا ، انکار کیا ۔ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِىْ ؛ اور اللہ ہدایت نہیں کرتا ۔ رہنمائی نہیں کرتا ۔ اَلْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ؛ نافرمان اور بدکار لوگوں کی ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر !) تم ان کے لئے مغفرت طلب کرو یا نہ کرو ۔ اگر تم ان کے لئے ستّر (۷۰) دفعہ بھی مغفرت طلب کرو گے تو خدا ان کی ہرگز مغفرت نہ کرے گا ۔ (ان کو ہرگز نہ بخشے گا) یہ اس لئے ہے کہ انھوں نے اللہ و رسول سے کفر کیا ۔ اور اللہ نافرمان و بدکار لوگوں کو کبھی ہدایت نہیں کرتا ۔

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْۤا اَنْ يُّجَاهِدُوْا
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِى الْحَرِّ ؕ
قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ ؛ خوش ہوگئے ہیں وہ لوگ جو پیچھے چھوڑ دیئے گئے ہیں ، یعنی جو حاضر جنگ نہیں وہ شاداں و فرحاں ہیں ۔ بِمَقْعَدِهِمْ ؛ اپنے بیٹھ رہنے سے ۔ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ؛ رسول اللہ ﷺ کے خلافِ مرضی ۔ ان کی مخالفت میں ۔ ان کے ساتھ نہ آ کر ۔ رہنے والوں کو اور بہکانے کے لئے ۔ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا ؛ اور انھوں نے کراہت کی کہ جہاد کریں ۔ جہاد کو مکروہ سمجھا ۔ دینی کوشش کو برا سمجھا ۔ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؛ اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ وَقَالُوْا ؛ اور ان لوگوں نے کہا ۔ لَا تَنْفِرُوْا ؛ نہ نکلو ۔ یعنی جہاد کے لئے ۔ فِي الْحَرِّ ؛ گرمی میں ۔ یعنی وہ کہتے ہیں یہ گرم موسم ، یہ چلچلاتی دھوپ ، کہ آدمی گرمی کے مارے پگھلے جا رہے ہیں ۔ بھلا ہم اس حال میں مرنے سے پہلے کیوں مرنے کو نکلیں ۔ قُلْ ؛ تم کہہ دو ۔ نَارُ جَهَنَّمَ ؛ دوزخ کی آگ ۔ اَشَدُّ حَرًّا ؛ اس سے بہت زیادہ گرم ہے ۔ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ؛ کاش سمجھتے ۔ انھیں کچھ سمجھ ہوتی ۔ کچھ عقل ہوتی تو ہرگز نہ ایسا کہتے نہ کرتے ۔

ترجمہ :- جو لوگ پیغمبرِ خدا کے خلافِ مرضی (ان کی مخالفت میں) اپنے گھروں میں بیٹھ رہے وہ بڑی خوشیاں منا رہے ہیں ۔ اور وہ لوگ راہِ خدا میں جان و مال سے جہاد کرنے کو مکروہ (اور ناگوار) سمجھتے ہیں ۔ اور وہ کہتے ہیں اس شدت کی گرمی میں جنگ کے لئے (گھروں سے) نہ نکلو ۔ (پیغمبر!) تم کہہ دو دوزخ کی آگ اس سے زیادہ گرم ہے ۔ کاش یہ سوچتے سمجھتے ۔

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا ؛ ان کو چار دن کی زندگی میں ہنس لینے دو ۔ وَلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ؛ اور ان کو چاہیئے کہ اپنی نافرمانی پر خوب روئیں ۔ اور ان کے رونے کا زمانہ بہت دراز ہوگا ۔ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ؛ اپنے کرتوت کا بدلہ ۔ اپنی کمائی کا نتیجہ ۔ اپنی بداعمالی کی سزا ہے ۔

ترجمہ :- ان کو تھوڑا ہنسنا اور خوب رونا چاہیئے ۔ یہ اس کی سزا میں جس کو وہ کماتے تھے ۔

فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ۭ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿۸۳﴾

فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ ؛ اگر تم کو اللہ پلٹا لائے گا ، واپس لائے گا ۔ رَجَعَ ۔ رُجُوْعًا ؛ واپس آنا ۔ رَجَعَ ۔ رَجْعًا ؛ دوبارہ کرنا پلٹانا ۔ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ ؛ ان میں سے کسی گروہ ، کسی جماعت کی طرف ۔ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ ؛ اور وہ

نکلنے کی تم سے اجازت چاہیں ۔ فَقُلْ ؛ تو اے پیغمبر! تم کہہ دو ۔ لَنْ تَخْرُجُوْا مَعِیَ اَبَدًا ؛ تم ہرگز میرے ساتھ نہ نکلو گے ۔ وَلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِیَ عَدُوًّا ؛ اور تم ہرگز جنگ نہ کرو گے، قتال نہ کرو گے میرے ساتھ ہوکر کسی دشمن سے ۔ یعنی تم ہرگز جہاد کرنے کے لئے تیار نہیں ہو ۔ ان بزدلوں سے پیغمبر کے ساتھ ہوکر جہاد کرنے کی ہرگز اُمید نہیں ۔ اِنَّكُمْ رَضِیْتُمْ ؛ تم راضی ہوگئے تھے ۔ بِالْقُعُوْدِ ؛ گھر بیٹھنے سے ۔ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؛ پہلی دفعہ ۔ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخَالِفِیْنَ ؛ اب تم پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ گھر بیٹھ رہو ۔ تم کو جہاد سے کیا واسطہ ۔

ترجمہ :- پھر اگر اللہ تم کو (اے پیغمبر!) (زندہ سلامت) واپس لائے ان میں سے ایک گروہ کی طرف ، پھر وہ جنگ کے لئے نکلنے کی اجازت تم سے مانگیں تو (اے پیغمبر!) تم اُن سے کہہ دو تم ہرگز میرے ساتھ جنگ کے لئے نہ نکلو گے ۔ اور نہ میرے ساتھ ہوکر دشمن سے لڑو گے ۔ (یعنی تم سے جانبازی کی بالکل اُمید نہیں) تم پہلی دفعہ ہی گھر بیٹھنے پر راضی ہو چکے تھے اب پھر تم رہ جانے والوں کے ساتھ بیٹھ رہو (یعنی یہ سب جھوٹ ہے ۔ اِن آرام طلبوں سے ، ان بزدلوں سے جنگ کے لئے نکلنے کی بالکل اُمید نہیں) ۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨٤﴾

وَلَا تُصَلِّ ؛ اور تم نماز نہ پڑھو ۔ دُعا نہ کرو ۔ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ ؛ ان میں سے کسی ایک پر ۔ مَاتَ ؛ جو مرگیا ہو ۔ اَبَدًا ؛ ہرگز ، کبھی ۔ اَبَدَ ۔ یَاْبُدُ ۔ بھاگنا ۔ اَوَابِدُ ؛ وحشی جانور ۔ اَبَدْ ؛ وہ آئندہ زمانہ جس کی انتہا نہ ہو ۔ اس کے مقابل ازل ہے ۔ وَلَا تَقُمْ ؛ اور تم کھڑے نہ رہو ۔ عَلٰى قَبْرِهٖ ؛ اس کی قبر پر ۔ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا ؛ ان لوگوں نے کفر کیا ، انکار کیا ہے ، حق پوشی کی ہے ۔ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؛ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ۔ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ؛ اور مرگئے تو فاسق اور نافرمان مرے

ترجمہ :- تم ان لوگوں میں سے کسی پر ہرگز نماز نہ پڑھو جو مرگیا ہو (ان کے لئے دُعا نہ کرو) نہ اس کی قبر کے پاس کھڑے رہو ۔ یہ لوگ خدا اور رسول سے منکر تھے ۔ اور مرے تو فاسق و بدکار مرے ۔

وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾

وَلَا تُعْجِبْكَ ؛ اور تم کو تعجب میں نہ ڈالے ، پسند نہ آئے ۔ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؛ اُن کے مال اور اُن کی اولاد ۔ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ ؛ بے شک اللہ صرف یہ چاہتا ہے ، یہی ارادہ کرتا ہے ۔ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ ؛ کہ ان کو عذاب کرے ۔ بِهَا ؛ اس سے

یعنی مال اور اولاد سے ۔ فِي الدُّنْيَا ؛ دنیا میں ۔ وَتَزْهَقَ ؛ اور نکل جائے ۔ اَنْفُسُهُمْ ؛ ان کی جانیں ۔ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ؛ اس حال میں کہ وہ کافر و منکر ہیں ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) تم کو ان کے مال اور اولاد کہیں تعجب میں نہ ڈال دیں ، (پسند نہ آ جائیں) ، (ان کو مال و اولاد دینے سے) خدا کا صرف یہ مقصد ہے کہ ان کو اسی سے دنیا ہی میں عذاب میں مبتلا کرے ۔ اور وہ مریں تو کافر ہی مریں ۔

زیارتِ قبور

صاحبو! اس آیت پر غور کرو کہ اللہ تعالیٰ رسولِ خدا ﷺ کو منع فرماتا ہے کہ مخالفینِ اسلام کی قبر کے پاس نہ جاؤ ، اُن کے لئے دُعا مت کرو ۔ وہ کیوں منع فرما رہا ہے ۔ اس واسطہ کہ ان کا دُعا کرنا اور قبر کے پاس جانا اُن کے لئے باعثِ رفعِ عذاب ہے ۔ اور نادان زیارتِ قبور سے منع کرتے ہیں ۔ احادیث کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بی بی عائشہؓ کو زیارتِ قبور کی اجازت دی تھی ۔ ذرا اس آیت پر بھی غور کرو ۔ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؛ تم ان پر نماز پڑھو ان کے لئے دُعا کرو ۔ تمہاری دُعا ان کے لئے باعثِ تسکین ہے ، باعثِ رحمت ہے ۔ جب تک رسولِ خدا ﷺ تھے وہ دُعا کرتے تھے ، اب اُن کے جانشین دُعا کرتے ہیں ۔

واضح ہو کہ مال و اولاد فتنہ ہیں ۔ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۔ اکیلا آدمی اگر برائیوں سے بچ سکتا ہے تو کثرتِ مال و اولاد کے وقت بچنا نہایت مشکل ہے ۔ جس کو دیکھو! مال و اولاد کی فکر میں مبتلا ہے ۔ مال و اولاد کے ہوتے انسان مغرور ہو جاتا ہے ، خدا کا خوف دل سے نکل جاتا ہے ۔ برے کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے ۔

وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٨٦﴾

وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ ؛ اور جب ایک سورت نازل کی جاتی ہے ، اُتاری جاتی ہے ، اور اس میں یہ حکم ہوتا ہے : اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ ؛ کہ اللہ پر ایمان رکھو ۔ خدا کا یقین رکھو ۔ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهٖ ؛ اور اللہ کے رسول کے ساتھ ہو کر جہاد کرو ۔ اِسْتَاْذَنَكَ ؛ تو تم سے اجازت طلب کرتے ہیں ۔ اِذن چاہتے ہیں ۔ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے کشادہ دست ، تونگر ، فراخی والے ۔ قَالُوْا ؛ تو وہ کہتے ہیں ۔ ذَرْنَا ؛ ہم کو چھوڑو ۔ نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ؛ کہ ہم گھر میں بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ رہیں ، یعنی وہ جنگ کو جانا نہیں چاہتے ۔

ترجمہ :- اور جب کوئی سورت اُتاری جاتی ہے (جس میں حکم رہتا ہے) کہ اللہ پر ایمان لاؤ ، اللہ کے رسول کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو فراخ دست ، (مال دار) لوگ تم سے اجازت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو خانہ نشین لوگوں کے ساتھ رہنے دو ۔

رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۷﴾

رَضُوْا ؛ اور راضی ہوگئے ۔ پسند کرلیا ۔ اختیار کرلیا ۔ بِاَنْ يَّكُوْنُوْا ؛ کہ رہیں ۔ مَعَ الْخَوَالِفِ ؛ خانہ نشین عورتوں کے ساتھ ، گھر میں رہنے والے عورتوں اور بچوں کے ساتھ ۔ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ؛ اور اُن کے دلوں پر مہر کردی گئی ، تاریکی چھاگئی ۔ اُن کی فطرت کی سیاہی نمایاں کردی گئی ۔ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ؛ لہذا وہ کچھ سوچتے سمجھتے نہیں ۔

ترجمہ :- (یہ منافق) عورتوں اور بچوں کے ساتھ گھر میں رہ جانے کو پسند کرتے ہیں ۔ ان کے دلوں پر مہر لگ گئی ہے ۔ (تاریکی چھا گئی ہے) لہذا وہ کچھ نہیں سمجھتے ۔

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸۸﴾

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ ؛ لیکن رسول ، یعنی محمد مصطفےٰ ﷺ ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ؛ اور وہ لوگ جو پیغمبر کے ساتھ ایمان لائے یا جو پیغمبر پر ایمان لائے اور ان کے ساتھ ہیں ۔ اُنھوں نے کیا کیا ۔ جٰهَدُوْا ؛ جہاد کیا ۔ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؛ اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ ۔ مال صرف کیا ۔ جاں نثاری دکھائی ۔ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ؛ اُنھیں کے لئے ہے ہر قسم کی بھلائی ۔ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؛ اور وہی ہیں فلاح پانے والے ، کامیاب ۔

ترجمہ :- مگر رسول اللہ اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ایمان لائے اپنے جان و مال سے (اسلام کے لئے) کوشش کرتے ہیں (جہاد کرتے ہیں) اُنھیں کے لئے ہے ہر قسم کی بھلائی اور وہی ہیں کامیاب (فلاح پانے والے) ۔

ع ۱۱/۱۷ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۸۹﴾

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ ؛ اللہ نے ان کے لئے تیار رکھا ہے ۔ عَدٌّ ؛ گننا ۔ اِعْدَادٌ ؛ تیار کرنا ۔ جَنّٰتٍ ؛ باغوں کو ۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ جن کے نیچے نیچے ۔ جن کے تحت میں نہریں جاری رہتی ہیں ۔ ندیاں بہتی ہیں ۔ یعنی وہ کبھی خشک نہیں ہوسکتے ۔ ہر وقت سرسبز و شاداب رہیں گے ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؛ ان جنتوں میں ایماندار لوگ ہمیشہ رہیں گے ، ان کو دوام اور خلود نصیب ہوگا ۔ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؛ یہ بڑی عظیم الشان کامیابی اور فائز المرامی ہے ۔

ترجمہ :- اللہ نے اُن (ایمانداروں) کے لئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی رہتی ہیں اور وہ (ایماندار لوگ) ان میں ہمیشہ رہیں گے ، یہی بڑی کامیابی ہے ۔

صاحبو! جو منافق تھے، مالدار تھے وہ جہاد سے جی چراتے تھے۔ ہر وقت جھوٹے حیلے کرتے اور جنگ میں شریک نہ ہوتے۔ اللہ تعالیٰ شرم دلاتا ہے کہ یہ ہول دِلے، نامرد، عورتوں اور بچوں کے ساتھ گھروں میں بیٹھنے کو پسند کرتے ہیں، بے عزتی سے جینے کو اختیار کرتے ہیں۔ ان کو معلوم نہیں چاقو سے کاٹے بغیر بھی ناک کٹ جاتی ہے اور مردانِ عالم کا نام کبھی مٹ نہیں سکتا۔

بزدل جہاد سے بھاگے ہیں

نامرد مرتا روز ہے ÷ مردوں کی موت اک بار ہے
ہرگز نہیں مرتا ہے وہ ÷ مرنے کو جو تیار ہے
باآبرو ہو زندگی ÷ بے آبرو بے کار ہے (حسرت صدیقی)

چونکہ یہ بزدل، نامرد، منافق، خدا اور رسول کے احکام کی مخالفت کرتے تھے۔ جھوٹ بولنا ان کا شیوہ تھا۔ عذر لنگ کرنا ان کا کام تھا۔ لہٰذا ان کے مرنے کے بعد بھی پیغمبر کو ان کی نماز پڑھانے کی اجازت نہیں دی گئی اور فرمایا گیا: اے پیغمبر! تم اُن کی نماز نہ پڑھاؤ۔ یہ دشمنِ خدا اور رسول ہیں۔ ان کے لئے ستر (۷۰) دفعہ بھی اگر تم دُعائے مغفرت کروگے تو ہم کبھی قبول نہ کریں گے۔ یہ خدا کا کیا بگاڑ سکتے تھے، پیغمبر کی مخالفت نے، ان کی دشمنی نے ان کو فِی النَّارِ وَالسَّقَر کردیا جاں نثارانِ نبوت کو خوش خبری دی گئی، مژدہ سنایا گیا کہ ان کے لئے فوزِ عظیم اور بڑی کامیابی ہے، ان کی دنیا بھی اچھی، ان کی آخرت بھی اچھی۔

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۰﴾

وَجَــآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ ؛ اور آئے عذر کرنے والے۔ اِعْتَذَرَ ؛ عذر کیا۔ چاہے جھوٹ ہو یا سچ۔ عَذَّرَ ؛ جھوٹا عذر کیا۔ حیلے حوالے کیا۔ بہانہ کیا۔ مِنَ الْاَعْـرَابِ ؛ بادیہ نشین عربوں میں سے۔ عرب ایک قوم کا نام ہے جو واحد جمع سب پر مستعمل ہوسکتی ہے۔ عَـرَبِیٌّ اس کا واحد ہے۔ اَعْرَابٌ ؛ بادیہ نشین عرب، دیہاتی عرب، اس کا واحد اَعْرَابِیٌّ ہے۔ ہماری اس تقریر سے معلوم ہوگیا کہ عرب کی جمع عُرُوْب غلط ہے۔ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ ؛ کہ ان کو اذن اور اجازت دی جائے۔ یہ لوگ کس بات کا عذر کررہے تھے؟ اپنے وطن جانے اور شریکِ جنگ نہ ہونے کا عذر۔ وَقَـعَدَ ؛ اور بیٹھ رہے۔ اَلَّـذِيْنَ ؛ جو لوگ۔ جنھوں نے۔ كَـذَبُـوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ کہا۔ كَذَّبَ ؛ جھٹلایا۔ جھوٹا سمجھا۔ سَيُـصِيْـبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ عنقریب پہنچ جائے گا ان لوگوں کو جنھوں نے کفر کیا، انکار کیا۔ مِـنْهُـمْ ؛ ان میں سے۔ عَـذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ الم ناک عذاب، دردناک سزا۔

ترجمہ:- اور ان بادیہ نشین عربوں میں سے (ان دیہاتیوں میں سے) بعض جھوٹے عذر کرنے والے (حیلے حوالے کرنے والے) آئیں گے، کہ ان کو اجازت دی جائے۔ یہ اور وہ لوگ جو خدا اور

اس کے رسول سے جھوٹی باتیں کہتے تھے گھر میں بیٹھ رہے ۔ ان منکروں کو عنقریب دردناک عذاب پہنچے گا ۔

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ
اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۱﴾

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ ؛ ضعیفوں پر نہیں ہے ۔ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى ؛ اور نہ بیماروں پر ۔ وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ ؛ اور نہ اُن پر جو ۔ لَا يَجِدُوْنَ ؛ نہیں پاتے ۔ ان کے پاس نہیں ہے ۔ مَا يُنْفِقُوْنَ ؛ اتنا مال کہ وہ صَرف کریں ۔ حَرَجٌ ؛ کوئی سختی ۔ گناہ ۔ اِذَا نَصَحُوْا ؛ جب کہ وہ خیر خواہی کریں ۔ جب کہ وہ خالص ارادہ رکھیں ۔ نَصَحَ الشَّيْءَ ؛ خَلَصَ ۔ اس کے مقابل غِش ہے ۔ بہ معنی کھوٹ ۔ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؛ اللہ اور اس کے رسول کے لئے ۔ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ؛ احسان اور نیکی کرنے والوں پر نہیں ہے ۔ مِنْ سَبِيْلٍ ؛ کوئی راہ ۔ کوئی الزام ۔ کوئی اعتراض ۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ اللہ غفور و رحیم ہے ۔ مغفرت اور رحم کرنے والا ہے ۔ بخشنے والا مہربان ہے ۔

ترجمہ :- ان لوگوں پر کوئی گناہ نہیں ، (الزام نہیں) جو ضعیف ہیں ، بیمار ہیں اور نہ ان لوگوں پر جو خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں پاتے جب کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے مخلص ہیں ، خیر خواہ ہیں ، (مطیع وفرماں بردار ہیں) اور نہ نیکوکاروں پر الزام کی کوئی راہ ہے ۔ اور اللہ تو غفور رحیم ہے ہی ۔

وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَاۤ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ
تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ؕ ﴿۹۲﴾

وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ ؛ اور ان لوگوں پر بھی کوئی حرج ، الزام نہیں ۔ گرفت نہیں ۔ اِذَا مَاۤ اَتَوْكَ ؛ جب کہ وہ تمہارے پاس آئیں ۔ لِتَحْمِلَهُمْ ؛ کہ تم ان کو سوار کرا دو ۔ سواری عطا کرو ۔ قُلْتَ ؛ اور آپ نے کہا ۔ لَاۤ اَجِدُ ؛ میں نہیں پاتا ۔ میرے پاس نہیں ہے ۔ مَاۤ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ؛ وہ جو کہ میں اس پر تم کو سوار کرادوں ۔ میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے ۔ نہ گھوڑا ہے ، نہ اُونٹ ہے ، نہ کوئی ایسی چیز ہے جس پر تم کو سوار کردوں ۔ تَوَلَّوْا ؛ تو وہ واپس چلے گئے ۔ پھر گئے ۔ روگرداں ہوگئے ۔ وَاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ ؛ اور اُن کی آنکھیں بہتی ہیں ۔ مِنَ الدَّمْعِ ؛ آنسوؤں سے ۔ حَزَنًا ؛ غم سے ۔ یعنی وہ غم کے مارے روتے ہیں ۔ اَلَّا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ ؛ کہ وہ نہیں پاتے وہ مال جس کو وہ خرچ کرسکیں ۔

ترجمہ :- ان لوگوں پر بھی کوئی حرج نہیں ہے جو تمہارے پاس آتے ہیں کہ تم انھیں سواری عطا کرو اور

تم کہتے ہو کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے ۔ (یہ سُن کر) وہ واپس چلے جاتے ہیں اور اُن کی آنکھیں غم کے مارے آنسو بہاتی ہیں (یعنی وہ روتے ہیں) کہ پاس اتنا مال نہیں کہ وہ صَرف کرسکیں ۔

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ ۚ

رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٩٣﴾

اِنَّمَا السَّبِيْلُ ؛ اعتراض کا راستہ تو اُن لوگوں پر کھلتا ہے ، اُن پر الزام لگ سکتا ہے ۔ عَلَی الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَکَ ؛ ان لوگوں پر جوتم سے اجازت مانگتے ہیں یعنی جنگ میں شریک نہ ہونے کی ۔ وَھُمْ اَغْنِیَآءُ ؛ اور وہ غنی ہیں ، تونگر ہیں ، دولتمند ہیں ، جنگ کا ساز و سامان رکھتے ہیں ، مگر حالت یہ ہے ۔ رَضُوْا بِاَنْ یَّکُوْنُوْا ؛ اس بات پر راضی ہیں کہ وہ رہیں ۔ مَعَ الْخَوَالِفِ ؛ خانہ نشین عورتوں بچوں کے ساتھ ۔ وَطَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ ؛ اور خدا نے اُن کے دلوں پر مہر کردی ہے ، زنگ آ گیا ہے ۔ ان کے دل سیاہ پڑ گئے ہیں ۔ فَھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ؛ تو وہ کچھ نہیں جانتے ۔ ان کو کسی اہم بات کا احساس تک نہیں ۔ جنگ کے فوائد سے واقف نہیں ۔ دین کا غلبہ نہیں چاہتے ۔

ترجمہ :- اعتراض کا راستہ تو ان پر کھلتا ہے جو جنگ میں حاضر ہونا نہیں چاہتے اور تم سے اس کی اجازت چاہتے ہیں حالانکہ وہ غنی ہیں (صاحبِ ساز و سامان ہیں) وہ عورتوں بچوں کے ساتھ گھر میں بیٹھ رہنے سے بڑے خوش ہیں (یعنی ان کا مقولہ ہے جان بچی لاکھوں پائے) ان کے دلوں پر خدا نے مہر کردی ہے ۔ اب وہ (کوئی دُرست اور صحیح بات) نہ سمجھتے ہیں نہ جانتے ہیں ۔

صاحبو ! اصحابِؓ رسولِ کریمؐ ہیں کہ ہمیشہ اپنے رسول (ﷺ) پر جان نثار کرنے کو تیار ہیں ۔ حضرت سے سواری کا انتظام چاہتے ہیں اور حضرت اس کا انتظام نہیں فرما سکتے ۔ کیونکہ مسلمانوں کی حالت بڑی بے سر و سامانی کی ہے ۔ وہ لوگ روتے ہیں ، اور اپنی ناداری پر افسوس کرتے ہیں ۔

مگر افسوس آج کل کیا حال ہے ان مسلمانوں کا جن کے پاس دھن دولت ہے ، ساز و سامان ہے ۔ راہِ خدا میں لڑنا اور جان دینا ایک طرف فی سبیل اللہ چند روپے دینے کو بھی تیار نہیں ۔ ان کا کام کیا ہے ۔ عورتوں کی طرح گھر میں بیٹھنا ، فساد ہوا تو گھر کے دروازے بند کرلینا ۔ ان کے خیال میں کوتوالی اور فوج کی مدد کافی ہے ۔ مرد اور سپاہی بننے کی کیا ضرورت ہے ۔ ان کا بھی وہی مقولہ ہے : جان بچی اور لاکھوں پائے ۔

کسی غیر مسلم سے لڑائی چھڑ جائے تو ان کی بے بسی ، ان کی عاجزی واجب الرحم ہوتی ہے ، کیونکہ ہتھیار اور اسلحہ رکھنے کو عیب سمجھتے ہیں ۔ فوجی تعلیم حاصل کرنے کو عار جانتے ہیں ۔ سپہ گری کے فن سے بالکل واقف ہی نہیں ۔ لہٰذا بھاگنے کے سوائے ان کو کوئی چارہ نہیں ۔ بھاگ بھی وہی سکتے ہیں جن کو دوڑنے کی عادت ہو ۔ اللہ ان لوگوں کو مرد بنائے ۔ ان کے دل میں اسلامی محبت ہو ۔